Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلام یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے اہل سنت

خلاصہ جلد ہفتم ذوالفقار حیدریہ

کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم

از رشحات قلم افادت شیم جناب محقق مدقق

سرکار حذاقت مدار مولوی حکیم سید علی اظہر [illegible]

علامة الزمن جناب مولوی سید حسن زاد [illegible] افاداتہ

رئیس کھجوہ بازار بندی ضلع سارن

مطبوعہ مطبع بستان مرتضوی

واقع لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان سنہ ۱۳[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غرض مصنف لا ابیم ہے کہ جناب مومنین خصوصاً سادات اس رسالہ عجالہ کو من اولہ الی آخرہ [illegible] مطالب متعلق اصل تحقیق عقد حضرت ام کلثوم میں کوئی امر زاید از مطلب بجز خارج از بحث جہاں تک ہو سکے [illegible] میں کوشاں ہوں کہ یا سرور قلوب مومنین کیلئے مرہم اعجاز ہے والسلام۔

فہرست مطالب کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم علیہا السلام

[illegible] علمای شیعہ از عقد اور [illegible] ...
حقیقت مذہب شیعہ باقرار اہلسنت — ۷
حضرات شیعہ و مفید [illegible] از تسلیم وقوع عقد مع جواب — ۱۰
وجہ جواب تسلیمی علمای شیعہ — ۱۲
[illegible] تسلیمی — ۱۸
بحث نکاح دختران رسولؐ — ۲۰
لزوم خسارات در صورت تسلیم عقد بر اہلسنت متعلقہ صحابہ جلیلہ — ۳۰
حرمت نکاح معتزلہ و شافعیہ — ۳۳
[illegible] — ۳۰
طبقہ اول [illegible] اہلسنت متعلقہ [illegible] اخراج الفاظ صحیح بخاری — ۳۵
تاویلات اہلسنت بجنابت جواب روایت جنیہ — ۴۵
قدم عالم تحلیل فروج بنی آدم — ۴۶
[illegible] — ۶۶
طبقہ ثانی [illegible] مہر و [illegible] — ۶۹
[illegible] — ۶۹
صفت لا اولے بر بنیاد [illegible] ۲۲ کی تحقیق — ۷۶
دلائل مادی [illegible] اثبات [illegible] ام کلثوم [illegible] — ۹۹
دلائل اشتباہ و اغلاط [illegible] — ۹۹
دلیل ۳ متعلق مہر — ۱۰۴
دلیل چہارم متعلق عقد عون بن جعفر — ۱۰۶
[illegible] — ۱۰۷
دلیل [illegible] متعلق [illegible] [illegible] حضرت ام کلثوم [illegible] — ۱۰۹
[illegible] حضرت ام کلثوم در معرکہ کربلا — ۱۱۲
مناقضات خارجیہ [illegible] وقوع عقد [illegible] — ۱۲۰
[illegible] — ۱۲۶
نظایر [illegible] ابو حنیفہ — ۱۳۶
مسابقہ ام عمرو ابوبکر دختر ابجواری شیخین — ۱۴۲
[illegible] اہلسنت — ۱۶۱
[illegible] — ۱۹۴
اعتراض اہلسنت فضائل [illegible] روایات و اعتراض صحیح روایت — ۲۰۰
دلیل اول [illegible] روایات [illegible] ذکر بخاری و مسلم — ۲۰۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیکم کنا کنتم
هذا کتابنا ینطق بالحق انا نستنسخ ما تعملون

الحمد لله الملک الوہاب کہ درین ایام سعادت انتساب کتاب مستطاب عدیم النظیر
ولاجواب متعلق بمبحث عقد حضرت ام کلثوم دختر جناب ولایت مآب صلوات الله وسلامه
علیهما افحاماً للاعداء العترة الاطیاب وارغاماً للاناف المعرضین عن جادة الصواب الموسوم

بالکنز المکتوم فی حل عقد ام کلثوم

من مصنفات غرة محاسن الایام عمدة الافاضل الکرام النحریر المدقق الحبر المحقق حائز المقامات السنیة
الفائز بالمدائح العلیة قاطع اعناق الجاحدین قامع اساس الضالین المتعب نفسه فی حمایة الدین
ذی الشرف الازهر الحکیم المولوی السید علی اظهر دامت برکاته وزادت افاداته

در مطبع بستان مرتضوی حلیۂ طبع پوشید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد بندہ اقفر مولف
ذو الفقار حیدر علی اظہر بن المولی المومن السید حسن دام ظلہ العالی بخدمت برادران
ایمانی عرض پرداز ہے کہ گو مدت مدیدہ سے مسئلہ عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام
درمیان علمای فریقین دایر وسایر ہی مگر نہ علمای اہلسنت نے اس مسئلہ کو باستقلال
تصنیف کر کے پیش کیا نہ علمای شیعہ ایدہم اللہ نے توجہ کامل فرمائی بلکہ جسطرح
مخالفین نے ضمنا و تطفلا اسکا تذکرہ کیا علمای اہلحق نے بھی اوسیطرح رد و ابطال
اسکا فرمایا خواہ تحقیقاً بہ انکار کلی خواہ الزاماً بہ تسلیم فرضی اسلیے کہ یہ امر بفرض وقوع
بھی کسیطرح نہ مفید مخالفین ہی نہ مضر اہلحق لیکن چونکہ تا بحال کوئی کتاب بالاستقلال
اس مادہ مین علمای فریقین سے نہین لکھی گئی تو کچھ عرصہ سے جب اہلسنت ہر مسئلہ مین عاجز آگئے
تو بعض مسایل فرعیہ مین گفتگو شروع کی بے سر و پا رسایل چھاپنے لگے بالخصوص
اس مسئلہ مین زیادہ تر شور و غل مچایا اور عوام فریبی کا دام بچھایا علمای اعلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایدہم اللہ کی بے اعتنائی اور عدم توجہی نے اور بھی انہین سر چڑھایا یہانتک کہ
ابدانست خود علماے مذہب حق شیعہ اثناعشریہ کو اس مسئلہ مین بالکل لاجواب
اور مغلوب ٹھہرایا حتی کہ صاحب آیات بینات جنکی تحقیقات پر عوام اہلسنت
بہت نازان ہین فرماتے ہین کہ شیعہ کسی مسئلہ مین ایسے زچ اور دق نہین ہوے جیسا
اس مسئلہ مین دق اور زچ ہوے **افسوس** مقولہ صرف انہین بزرگ کا نہین ہے
جنکی لیاقت و حالت سے سارا عالم واقف ہے بلکہ خود مولوی حیدر علی فیض آبادی
جنکو اپنی قابلیت و ہمہ دانی پر وہ ناز تھا کہ بمقابلہ اپنے اساتذہ کے کوس
لمن الملکی بجاتے تھے اور سوا اپنے سبکو نافہم بتاتے تھے اور اسی بنا کر اہلسنت تو
اونکو اپنا امام ہی تصور کرتے ہین وہ حضرت بھی ازالۃ الغین مین ایسا ہی دعوی کا
فرماتے ہین پھر بیچارے جاہلون کا کیا قصور بہرکیف جب غوغاے بیجا انحضرات
اس تمام مین بڑھا اور قابل تحمل و اعراض الحق نرہا ناچار کمترین نے بنا بر
اصرار بعض اعاظم دین ایدہم اللہ اسطرف توجہ کی اور بہت قلیل عرصہ مین
تفصیلاً تحقیق اس مسئلہ کی کرکے ساتوین جلد ذوالفقار حیدری کی خاص اسی
باب مین قرار دی چونکہ اوسمین ہر ہر روایت پر اہلسنت کی بحث کی گئی ہے اور
اختلافات اوسکے دکھائے گئے اور موضوع ہونا اون روایات کا اور کاذب اور
خائن و دجال ہونا اونکے راویونکا ثابت کیا گیا ہے علاوہ اسکی الحق کہ طرف
سے جملہ اعتراضات بیجا و توہمات واہیہ مخالفین کا جواب شافی ہی دیا گیا ہے اور
جو کچھ اغلاط و تحریفات سے تھے کھولے گئے ہین اور روایات فریقین سے بحث
کامل کی گئی ہے لہذا حجم اوس کتاب کا بیجا ساٹھ جز سے زیادہ ہوگیا اور پوری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک جلد کامل اوسکی مرتب ہوئی چونکہ بوجہ ضخامت کتابت وکثرت مصارف طبع ہونا اوسکا باعتبار استطاعت نحیف فی الحال نا ممکن تھا اور نیز بنظر زبان بندی مخالفین واطمینان خاطر مومنین اشاعت اوسکی حد وجوب و فرض سے بھی تجاوز معلوم ہوتی تھی لہذا بعض احباب اطیاب سلمہم اللہ نے بکمال الحاح واصرار فرمایا کہ اجمالاً لب لباب اوس کتاب کا مع اصل جواب جو تحقیقات مفصلہ سے ثابت ہو شایع کرنا چاہیئے اور اوس بحر زخار کو کسطرح کوزہ مین بند کرنا چاہیے لا اقل بطور فہرست ہی سہی کہ شاید ان مضامین خوش آئین و تحقیقات حق آگین کے مطالعہ سے مومنین ذوالاقتدار کے دلونمین شوق پیدا ہو اور جوش مین آکر اصل کتاب کو جلد چھپوائین الغرض مین نے بھی اپنے احباب کی اس فرمائش کو بدل قبول کیا اور بخیال بے اعتباری حیات ناپائیدار زیادہ تر مستعد ہوا کہ شاید اجل موعود آجای تو دل کی حسرت دل ہی مین رہجای اور یہ جواہر تحقیقات گرانمایہ نادر الوجود معرض شہود مین نہ آئین اور مومنین اس سے کچھ بہرہ مند نہون مخالفین کی زبانین بند نہون از ین قبیل ورچند مصلحتون سے بکمال تعجیل یہ رسالہ بطور فہرست کنز مکنوم پیشکش ارباب علوم کیا گیا وما توفیقی الا باللہ الحی القیوم امید کہ جو حضرات اس رسالہ سے مستفیض ہون مولف کو دعای خیر سے فراموش نکرین

تمہید مفید جو لوگ اسلام کے دائرہ مین داخل اور لا اقل توحید و رسالت ومعاد کے قایل ہین حسب حکم خدا و وصیت رسول او نپر واجب و فرض ہی کہ تعظیم و مودت و احترام اہلبیت رسول انام مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرین اور اونکے اعزاز و اکرام کے جملہ مراتب کو ملحوظ رکھین

تمہید مفید در اثبات ... اہلبیت ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میرا مطلب یہان یہ نہین ہے کہ اہلسنت خواہی نخواہی اونکی خلافت ہی کو
مان لین کیونکہ جو ظلم ہونا تہا ہو چکا جسکو جو کچہ ملنا تہا مل چکا ع حریفان بادہا خوردند و رفتند
بلکہ لا اقل اتنا ہی لحاظ رکہین کہ کسی قسم کی اہانت و ذلت حضرات کی نسبت
گوارا نکرین اور اپنی زبان کو اونکی توہین و تحقیر سے بچاتے رہین اس سے
یہ بہی میرا منشا نہین ہے کہ کسی صحیح واقعے کا بلا سبب انکار کیا جائے اور کسی امر واقعی
کا اخفا کر دیا جاے فان اللہ لا یستحیی من الحق بلکہ صرف اسقدر چاہتا ہون
کہ جو واقعات انحضرات کے راست راست ہون اونہین کو ظاہر کرین اور بلا
تحقیق کامل کوئی امر خلاف شان اونکی طرف منسوب نہ کرین نہ میری یہہ
فرمائش ہے کہ جیسے خلفاؓ و صحابہ کے معائب و الزامات مٹانیکے لئے یقینیات
و متواترات و احادیث صحیحہ کا انکار کرتے ہین وہی سلوک یہان بہی کیا جاے
اور اسکی بہی امید نہین کرسکتا کہ جو کچہ فرضی و وہمی دختر حضرت خلیفۂ اول
کی تعظیم کیجاتی ہے بضعۂ رسول کے حق مین اوسکی مراعات ہو جیسا کہ صواعق
محرقہ مین ہے و ابو المطرف فتوی کرد بتادیب شدید در حق کسیکہ راضی نشد
کہ زنے را سوگند در شب دہد و بآن زن گفت اگر تو دختر ابو بکر باشی ترا در روز
سوگند خواہم داد و فتوی بتادیب آنشخص بواسطہ آن داد کہ بے ادبی کردہ
درین نوع قضیہ نام دختر ابو بکر بردہ بود ہاں یہ آرزو بہی نہین کرسکتا کہ اپنے
خلیفہ ہارون رشید کی خواہر عباسہ کے برابر ہی اہلبیت رسول کی قدر دانی
کرین کیونکہ اقتدار دنیوی انکو کہان حاصل ہوا جو دنیا پرست لوگ انکو طرف خدا ان
بلکہ مین فقط اسقدر چاہتا ہون کہ اس مسئلہ عقد دختر بضعۃ الرسول حضرت ام کلثوم

ع۱ تعیین ان امور جنکی ... مابعد اسکے ... ۱۲ منہ

ص ۵۶ ورق قلمی ترجمہ صواعق محرقہ

ع۲ تفصیل اسکی مابعد ... ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیہا السلام کے بارہین صرف تعصب و جنبہ داری سے ہی دست بردار ہوکر
انصافانہ تحقیق کرین کہ آیا واقعی یہ عقد خلیفہ دوم کے ساتھہ ہوا یا نہین ہوا
مجادلہ مکابرہ ہٹ دہرمی کو دخل نہ دین پھر دیکھین کہ عقلا و نقلا کسیطرح یہ امر
ممکن الوقوع ہی یا نہین کیونکہ مقصود راقم یہان صرف تحقیق امر واقعی ہی نہ اظہار منقصت
و مطاعن خلیفہ دوم یا اونکے اسلام و نفاق سے گفتگو کرنا اور حضرات اہل سنت
سے بھی ملتمس ہون کہ بالفرض اگر اہلبیت ع کو مستحق خلافت نہین جانتے اور نصوص
صریحہ وراثت و امامت کو انکے بارہین نہین مانتے کسی خیال سے ہو تو خیر نہ سہی
ابتو نہ طمع مال ہے نہ امید حصول سلطنت فکر نجات آخرت البتہ لاحق ہے پھر کیون
کردار آبائی کے نباہ کے لئے انصاف و ایمان کے پہلو کو چھوڑ دین اور ترک مودت
ذوالقربے سے اجر رسالت فخر المرسلین کو رائگان کرین بنظر افزائش قدر و جنبہ داری
صحابہ (جنسے فلاح اخروی کا حصول محال ہے) اہل قرابت کے پایہ منزلت کو جو
عقلا و نقلا بعد رسول سب سے اعلی اور سب پر مقدم ہے ناحق بغرض اعلاء مراتب
خلیفہ ثانی بلا تحقیق و بلا ضرورت گھٹائین (کیونکہ یہ امر نہ مثبت حقیقت خلافت ہے
نہ مفید ایمان و فضیلت نہ دافع الزام و معائب) خواہی نخواہی تہمت لگائی
جائین اور خدا اور رسول سے بھی نہ شرمائین نہ عقل و نقل سے کام لین نہ تحقیق امر واقعے
فرمائین یہ بڑی نافہمی ہے اونلوگونکی جو اس مسئلہ کو موجب ندامت و عاجزی
مذہب شیعہ جانتے ہین جس سے بڑہ کر کوئی غلط فہمی نہوگی کیونکہ اولا توقیر
و تعظیم اہلبیت طاہرین تو تمامی اہل اسلام پر عموما فرض ہے سنی ہو خواہ شیعہ ثانیا
درصورت تخصیص شیعونکی بھی اہلبیت طاہرین کے ساتھہ اس مسئلہ مین کوئی الزام نہین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسواسطے کہ دو حال سے خالی نہین یا عقد نہین ہوا یا ہوا پہلی صورت یعنی درصورت عدم وقوع عقد تو کوئی بات ہی نہین ہے جیساکہ فی الواقع یہی ہے نہ عقد ہوا نہ خطبہ نہ دوسرا کوئی امر چنانچہ بہت سے اکابر اہل حق اس قصہ کے بالمرہ منکر ہین خود جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ اوستاد جناب سید مرتضی علم الہدی اعلی اللہ مقامہما جنھنے جناب سیدة نساء العالمین ع نے اپنی اولاد کے تعلیم کی فرمائش کی اور جناب امیر ع نے بخلعت فاخرہ انت شیخی و معتمدی مخلع فرمایا اور دیگر حضرات باوصف قرب عہد ائمہ معصومین علیہم السلام اس واقعہ سے بالکلیہ انکار کرتے ہین چنانچہ کلام انکا بعد اسکے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی حتے کہ خود علماے اہلسنت بھی اس انکار کے مقر ہین گو اوسپر معترض بھی ہون چنانچہ ترجمہ صواعق محرقہ ص ۱۵۹ مین ہے زیادہ شد تعجب من از اہلبیت زمان بالّٰہ انکار تزویج عمر با ام کلثوم میکنند ولیکن عجبی نیست از ایشان چہ اکثر اینجماعت با علماء اختلاط نکردہ اند و معذلک جہل روافض بر عقول ایشان استیلا یافتہ و در رفض ائمہ اثنا عشر مقلد خود ساختہ در خاطر شان درآوردہ اند کہ حکایت این تزویج ذرہ صحت ندارد بلکہ خود مولوی حیدر علی صاحب ازالۃ الغین ص ۹۵۹ مین فرماتے ہین نور الدین حسینی میگوید کہ عجب دارم از روافض خذلہم اللہ کہ روایات اہلبیت و افادات شان کہ عقل و نقل از امور ثابت و قرآن و حدیث تاسیس آن میکند ہرگز بگوش جا نمید ہند و نقد دین و ایمان خود را بر روایات چندے از ابالسہ و دجاجلہ کہ نقیض این احادیث است حوالہ میکنند الخ ان عبارات کا جواب شافی بلکہ بدیہی ہونا انکا اس کلام سے اصل کتاب ذوالفقار حیدر جلد ہفتم مین بخوبی مذکور ہے پس اس سے بخوبی ثابت ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ شیعون کو اس حکایت سے بالمرہ انکار ہے اہلبیت رسول ہی بالمرہ منکر ہین اور
روایات اہلبیت طاہرین مین نقیض ان روایات اہلسنت کی یقینا موجود ہین خواہ مولف حسب
اون رواۃ کو ابلیس علیہ فرمائین یا دجال بتائین اسکا اونکو اختیار ہے مگر اصل مطلب
ہمارا یعنی انکار اہلحق اس واقعہ سے بلکہ انکار اہلبیت رسول ور روایات اہلبیت
رسول کا مناقض روایات اہلسنت وارد ہونا بخوبی ثابت ہوا باقی رہا امر واقعے
کا دریافت کہ نکاح ہوا یا نہین پس انشاء اللہ تحقیقات اسکی مابعد اسکے
کیجاویگی لیکن یہان سے لغو بیانی اون علمای اہلسنت کی بخوبی ظاہر ہوئی
جو اسکے مدعی ہین کہ کل علماے شیعہ وقوع عقد کے مقر ہین پھر کیف بلا لحاظ
دیگر ادلہ قویہ کی جو بعد مذکور ہونگے خود اہلبیت رسول ور اکابر اہلحق کا انکار
کرنا اس واقعہ سے اور اوسکو دروغ جاننا بنفسہ دلیل بطلان واقعہ مذکورہ
ہے چہ جائیکہ اور دلیلین بھی ہون کیونکہ شیعہ منکر ہین اور انکار کے لیئے حاجت
دلیل نہین اور اہلسنت مدعی والبینۃ علی المدعی پس بار ثبوت اونپر ہے اور شیعہ
مانع ہین مانع کے بارے مین خود اہلسنت کا قول ہے مانع کو ضرورت دلیل نہین معقد لک
شاہ صاحب تحفہ مین فرماتے ہین بر عاقل پوشیدہ نیست کہ اقوال و افعال
شخص بر فرزندان و برادران و اقارب و عشایر او قسمیکہ مکشوف میباشد
بر دیگری گاہ گاہ بصحبت او رسد چرا خواہد بود پس اگر یہ نکاح ہوا ہوتا اور اصلیت
اوسکی ہوتی تو اہلبیت طاہرین کیون انکار کرتے اور روایات اونکی نقیض
روایات اہلسنت کیون وارد ہوتی جنکا خود اہلسنت بھی اقرار کرتے ہین
پس بقول شاہ صاحب ان اہلبیت رسول پر جو اقارب و عشایر ہی تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور بدانست اہلسنت محب شیخین سے تھے یہہ حال کیونکر مخفی رہا اور کیونکر روایات
اونکی نقیض روایات اہلسنت میں واقع ہوئے پس انکار اہلبیت ظاہر بن دلیل قطعی
ابطلان واقعہ مذکورہ ہے علاوہ اسکے جو جس مذہب کا ہوتا ہے باقرار فاضل
رشیدہ وہ شخص اپنے یہاں کے واقعات کو خوب جانتا ہے جیسا کہ انتساب جواز متعہ
مین طرف امام مالک کے جو اقوال علماء اعلام حنفیہ سے بخوبی ثابت ہے
یہی عذر پیش کیا کہ اہل البیت ادری بما فی البیت قول مالکیہ نقل مذہب امام مالک مین
بہ نسبت نقل حنفیہ زیادہ قابل قبول ہے بلکہ برخلاف اوسکے نسبت کرنا مانن
ستم بر جان انصاف ست انتہی ملخصا اور خاتم علماء فرنگی محل مولوی عبد الحی
لکھنوی اپنی سعی مشکور مین کہتے ہین اور ظاہر ہے کہ اصحاب مذہب جسقدر اپنے
مذہب سے واقف ہوتے ہین دوسرے مذہب والے واقفیت نہین رکھتے پس مالکیہ
کا اور اونکے کتب کا انکار امر مذکور سے مقدم کیا جاویگا اور نسبت کرنا ابن تیمیہ
یا ابن عبد الہادی وغیرہ کا امام مالک کیطرف کب مسموع ہوگا انتہی اور خود مولوی
حیدر علی فرماتے ہین وقوع ظلم بر اہلبیت بقصد احراق خانہ ایشان بجناب
فاروق نسبت کردن حالانکہ اہل حق از ان انکار می نمایند چنانکہ دانستی عنقریب
خواہی دانست انشاء اللہ از غرائب افادات و دعوی قصد احراق از اکثر کتب
اہلسنت از عجائب ترہات جس سے معلوم ہوا کہ صاحب مذہب کا قول اپنے
مذہبی امور مین بہ نسبت دوسرون کے زیادہ معتمد ہے اور باوصف اوسکے
انکار کی نسبت کرنا ستم بر جان انصاف اور غرائب افادات سے ہے گو وہ امور
اعاظم علماء کے اقوال اور روایات متکاثرہ سے ثابت ہون پس یہی تقریر شیعونکی

Presented by: Rana Jabir Abbas

طرفسے دربارہ دروغ ہونے حکایت عقد کے بوجہ انکار کرنے علماے کبار
شیعہ کے کیونکر نہ مقبول ہوگی جنکے ناقل بہی خود یہی حضرات ہین کہ بذریعہ روایات
اہلبیت طاہرین شیعہ اور اہلبیت اس واقعہ کو دروغ جانتے ہین حالانکہ خود
اسکے بہی معترف ہین کہ شیعہ مذہب علی سے زیادہ واقف ہین جیسا کہ علامہ تفتازانی
وغیرہ نے تصریح کی اور شاہ عبدالعزیز نے بہی شیعون کی محب اہلبیت طاہرین
ہونیکا اقرار کیا بلکہ مولوی عبدالحلیم پدر فاضل معاصر مولوی عبدالحی لکہنوی
فرنگی محلی نے تو اس اقرار متابعت و ولاے شیعہ کے ساتھہ چار و ناچار حقیت
مذہب شیعہ کا بہی اظہار کیا چنانچہ اپنی کتاب حل المعاقد فی شرح العقاید مین
جہان ملا جلال الدین دوانی نے حقیت مذہب اشاعرہ اور بطلان سایر مذہب کا
دعوی کیا اور تمثیل مین کہا ہے مثل شیعہ کے کہ جو تمسک کرتے ہین اوس چیز سے
جو حروفی ہے اونکے ائمہ سے بسبب اعتقاد کرنے انہین شیعون کے عصمت کو انہین ائمہ علیہم السلام
فرماتے ہین ہر چند اختلاج الخ یعنی اس کلام مین اختلاج ہے کیونکہ اگر مقصود
دوانی یہ ہے کہ ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی متابعت شیعہ اسوجہ سے کرتے ہین
کہ اون ائمہ کو مجددین (یعنی نیا دین بنانے والے جانتے ہین) اور اونکو
ناقلین دین (یعنے ختم المرسلین صلعم کا ناقل نہین جانتے تو ایسا دعوی شیعون پر
محض افترا و بہتان ہی اور اگر مقصود دوانی یہ ہے کہ شیعہ اسوجہ سے ائمہ اہلبیت
کی متابعت کرتے ہین کہ وہ حضرات جناب رسالتمآب صلعم سے احکام دین کے
ناقل ہین اور عادل ترین امت ہین یہانتک کہ اونکو معصوم جانتے ہین تو اب شیعون پر
طعن یا اس بنیاد پر ہے (معاذ اللہ) کہ ائمہ اہلبیت عادل نہین ہین اور اونکی

صہ ۲۰ حل المعاقد فی شرح العقاید مطبوعہ مطبع علوی سنہ ۱۲۸۲

ف حقیت مذہب شیعہ کا اقرار مولوی عبدالحلیم صاحب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عدالت اور عصمت کا دعوی غلط ہے پس ایسا دعوی کرنا موجب نزول بہتان ہے
یا اس بنیاد پر شیعہ مورد طعن ہین کہ ائمہ اہلبیت کی متابعت جایز نہین ہے گو وہ
لوگ عدول امت سے ہون پس ایسا دعوی محض ترجیح بلا مرجح ہے کیونکہ قوم
اشاعرہ جو متابعت اشعری و شافعی کرتے ہین تو اسی وجہ سے کہ اونکو عادل و
ناقل دین جانتے ہین پس اب کوئی فرق نرہا درمیان شیعہ و اشاعرہ کے
انتہی کلامہ جزاہ اللہ خیر الجزا پس اس تقریر سے علاوہ اعرفیت شیعہ و متابعت
ائمہ ہدی علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کمال حقیت مذہب شیعہ ثابت ہوئی بہ کیفیت

ثبوت حقیت مذہب شیعہ

تصریحات شاہ صاحب و فاضل رشید و مولوی حیدر علی و مولوی عبد الحی
اہلبیت طاہرین اور شیعونکا انکار کرنا وقوع عقد مذکور سے باقرار اہلسنت
مقدم کیا جاویگا اور ان اہلسنت کا افترا و بہتان کب مسموع ہوگا حالانکہ
شاہ ولی اللہ صاحب تو اون روایات کو جو بطور اہلسنت اہلبیت طاہرین ع
سے منقول ہین صرف اسی وجہ سے کہ شیعہ اہلبیت اونکو نہین مانتے یا نہین پہچانتے
غلط بتاتے ہین جیسا کہ قرۃ العینین مین فرماتے ہین پس اگر از حضرت مرتضی ع
و ذریت او این معانی منقول میبود لا اقل امامیہ و زیدیہ میشناختند و بہ آن

صہ ۲۰۲ وغیرہ قرۃ العینین

قایل میبودند ولیس فلیس پس جب شیعہ و زیدیہ کی نہ مانتے اور نہ قایل ہوئی ہے
شاہ صاحب بعض مسائل تصوف کو باطل کرتے ہین حالانکہ روایات اہلسنت
مین وہ معانی اہلبیت کیطرف منسوب ہین تو روایات عقد باوصف انکار اہلبیت
و شیعہ و ورود روایات مخالفہ روایات سنیہ کیونکر مردود و باطل نہو گی چہ
جائیکہ خود در روایات اہلسنت سے بھی عدم وقوع اس عقد کا ثابت ہوا ور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ روایات عقد اونہین کے قواعد و اصول کے مطابق موضوع و غلط قرار
پاتی ہین جیسا کہ عنقریب مذکور ہوتا ہے انشاءاللہ تعالےٰ باقی رہی دوسری
صورت کہ عقد ہوا کسیطرح ہو بین بنابر اصول اہلسنت اسقدر محالات اور
فسادات و الزامات عاید ہوتے ہین کہ دفعیہ اونکا ممکن نہین بجز انکار از وقوع
عقد کوئی چارہ نہین بخلاف شیعون کے کہ بنابر اونکے اصول کے درصورت
تسلیم وقوع عقد بہی کوئی امر قابل الزام نہین کیونکہ بظاہر مفید اہلسنت و
مضر شیعہ اس عقد مین یہی باتین ظاہر کیجاتی ہین کہ خلیفۂ دوم اور جناب امیرؑ
مین اتحاد و اتفاق اسدرجہ تہا کہ ایسی مواصلت ہوئی تو دعوی شیعہ دربارۂ
عداوت غلط ہوا دوسرے یہ کہ خلیفۂ دوم کا ایمان اور فضیلت ثابت ہوئی
کہ ایسے نہوتے تو یہ عقد کیونکر ہوتا پس دعوی شیعہ دربارہ کفر و نفاق انکے
غلط ہوا اور ظاہرا انہین اغراض سے اہلسنت نے اس غلط قصہ کو مشتہر کیا ہے
اب ان دونون امرونکو دیکہنا چاہیئے کہ کہانتک اسکی اصلیت ہے اور اصول
شیعہ کے بنا بر یہ الزام عاید ہوتا ہے یا نہین افسوس کہ اس بحث کو مین
اصل کتاب جلد ہفتم ذوالفقار حیدری مین جہان صاحب آیات بینات کی تمامی تقریر کا جواب لکہا
ہے بہت بسط سے لکہ چکا ہون یہان اوسکا تذکرہ بخوف طوالت ممکن نہین مگر کچہہ مختصر طور سے گذارش کرتا ہون امر اول
یعنی اسکا دلیل اتحاد و موافقت و عدم عداوت ہونا اوسیوقت راست
ہو سکتا ہے کہ جب فرقہ شیعہ اسکا قایل ہو کہ کسیطرح نکاح بدون اتحاد کلی
و موافقت ممکن نہین حالانکہ کسیکا یہ مقولہ نہین ہے نہ کسی عاقل ہی کا قول ہے
کہ کسیطرح نکاح ہو جبرا یا قہرا صرف نکاح سے اتحاد و اتفاق ثابت ہوجاتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بلکہ خود اہلسنت بھی عام طور پر یہ دعوی نہین کر سکتے کیونکہ جن لوگون سے
جناب رسولخدا ص کی بیٹیان (حسب بیان اہلسنت) بیاہی گئین وہ عموماً
اونکے ایمان سکے قایل ہین نہ اتحاد و نہ اتفاق کے مقر بلکہ صاف صاف
طور پر اونکو کافر کہتے ہین مثل عتبہ و عتیبہ پسران ابولہب شوہر سابق حضرت
رقیہ و ام کلثوم و ابو العاص شوہر حضرت زینب جنکے بارے مین تنقیص جناب
سیدۃ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا کے لئے حدیث خیر بناتی زینب
یعنی بہترین دخترون سے میری زینب ہے روایت کرتے ہین پس جب ایسی
مناکحت و مواصلت مین جو بلا جبر و اکراہ تھا باانیہمہ قرابت قریبہ فریقین نہ قایل
اتحاد و اتفاق ہین نہ مدعی ایمان و فضیلت (حالانکہ اثبات فضیلت خلیفہ
ثالث کے لیے مثل کلیۃ الصحابۃ کلہم عدول کے کلیہ بنایا کہ داماد نبی ہمیشہ مگر کسیکہ
عاقبت او محمود ہشود کما فی ازالۃ الخفا باانیہمہ جن لوگون کو داماد نبی بیان کرتے ہین
اونہین کافر بھی کہتے ہین) تو پھر اس صورت خاص مین کہ حسب روایات خود
اہلسنت اگر ہوا تو جبراً ہوا کیونکر ان امور کا اثبات ہو سکتا ہے حضرت نوح
اور حضرت لوط پیغمبر کے ازواج جنکا کفر قرآن سے ثابت ہے جیسا کہ خود خدا نے
سورہ تحریم مین بغرض تمثیل بی بی عایشہ و حفصہ کے فرمایا ضرب اللہ مثلاً
للذین کفروا امرأۃ نوح و امرأۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا
صالحین فخانتاہما فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا و قیل ادخلا النار
مع الداخلین و ضرب اللہ مثلاً للذین امنوا امرأۃ فرعون اذ قالت
رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ و نجنی من فرعون و عملہ و نجنی من القوم الظالمین

۱۲ جنکی نازل ہوئی سورۂ تبت یدا ابی لہب
بعض ... کی بیٹی ... از نتائج کی مینا ... بعض دختران
صواعق المحرقہ مدارج النبوۃ ج ۲
مطبع ...

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی خدا نے مثال دی اونکی جو کافر ہوگئی زن نوح اور زن لوط کی کہ تھے
دو نیک بندون کی بی بیان تہین اون دونون نے خیانت کی پس پیغمبر
نزدیکی سے اونکو کچہہ نفع نہ ملا اور حکم دیا گیا کہ جاؤ جہنم مین جانیوالون کے ساتہہ
اور ایمان لانیوالون کی مثال دی خدا نے زن فرعون سے جسنے یہ دعا کی کہ الٰہی
گھر بنا میرے لئے اپنے پاس بہشت مین اور نجات دے مجکو فرعون سے او
اوسکے عمل سے اور نجات دے مجھے قوم ظالمین سے الایہ پس ان دونو
انبیاء کرام اور اونکی دونو بیبیون مین کہان اتحاد و نفاق تھا اور کہان اس
مواصلت و مناکحت سے ایمان پایا گیا انہین حضرت لوط نے اون کفار سے
جو بطلب ملائکہ آئے تھے کہا ھؤلاء بناتی ھن اطہر لکم ان کنتم فاعلین کہ یہ میری
بیٹیان پاکیزہ ہین تمھارے لیئے اگر ہو کرنیوالے یعنی انسے نکاح کر لیں پس
کیا حضرت لوط مین اور اون کفار مین اتحاد و اتفاق تھا یا وہ مومن تھے
جو یہ فرمائش کیگئی حضرت آسیہ جو حسب روایات اہلسنت پھوپھی حضرت
موسی کلیم اللہ علی نبینا و علیہ السلام کے تھین زوجیت فرعون مین آئین
پس کہان اتحاد و اتفاق و ایمان پایا گیا کذلک بہت سی مثالین ہین جنکا
احصا نہین ہو سکتا پس جب ان مواصلت و مناکحت سے نہ اتحاد حاصل ہوا
نہ اتفاق جیسا کہ دونون صورتون کا فیصلہ خود احکم الحاکمین نے کر دیا تو
اس مسئلہ خاص مین کیونکر صرف نکاح ہو جانے سے اتحاد و اتفاق و ایمان کا
ثبوت ہوگا خصوصاً در صورتیکہ روایات اہلسنت سے ثابت و متحقق ہے کہ یہ نکاح
اگر ہوا ہے تو ایکطرف سے نہایت جبر و تشدد کے ساتھہ اور دوسری طرف سے

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہایت مجبوری کے ساتھہ کہ کسی عذر کئے گئے تمامی خاندان نے ناراضی
ظاہر کی ہیں باایں ہمہ کون عاقل کہہ سکتا ہی کہ ایسا نکاح دلیل کمال اتحاد
واتفاق ہے یہہ امر تو نہایت درجہ بدیہی ہے کہ جو لڑکی اوس خاندان
عالی سے ہو جسکے برابر کوئی خاندان شریف دنیا مین نہو اور اوسکی نسبت
حسب حکم رسول اپنے حقیقی چچا کی بیٹی سے یعنی بھتیجی سے مقرر ہو جو ہمسن اور ہمعمر اور ہمسر
اور اوس خاندان مین یہ رسم بھی نہایت مضبوطی کے ساتھہ بحکم رسول مقبول
جاری ہو کہ اپنے ہی کنبہ مین بیٹی بیاہی جائے اور تمامی خاندان از جد تا
پدر و از عم تا برادر یہی چاہتا ہو کہ یہ رشتہ اسیطرح قایم ہو اور نہایت صغر سن
بھی ہو کہ کسیطرح قابل شادی نہو بلکہ ابھی بالکل تین چار برس کی بیان
کیجاتی ہے باایں ہمہ وہ لڑکی ایسی کارہ و متنفر ہو کہ آنکھہ ناک توڑنے پر
مستعد ہو پس ایسی شریف لڑکی سے اگر وہ بادشاہ جابر عقد کرنا چاہی
جسنے اوس لڑکی کے تمامی خاندان پر انتہا کے ظلم اور ستم کئے ہوں اور
اور ساٹھہ باسٹھہ برس کا اوسکا سن ہو جو اوس لڑکی کے نانا کا سن ہو
اور نہایت ذلیل اور ذلیل خاندان سے ہو اور ایسا بدخلق و بدخو ہو کہ اوسکی
جلیس و انیس لوگ اوس سے کارہ رہین وہ لڑکیاں جو ہمسر کے بادشاہ
بیٹی ہو جنکے ماں باپ بہن کی تعظیم و توقیر یہ بادشاہ سب سی زیادہ کرے
اور صلہ و انعام مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے اوس سی کارہ ہون
بلکہ وہ لڑکیاں بھی اوس بادشاہ سے متنفر ہون جو اوس بادشاہ کی رعایا
سے ہون اور اوس بادشاہ کے احباب و وزرا و اراکین دولت حتی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حتی کہ رہا یا ہی معترض ہوں پس با اینہمہ اگر بفرض محال خلاف عقل و نقل نکاح ہو جائے تو کسی عاقل کے نزدیک ایسی مواصلت و مناکحت کسیطرح دلیل اتحاد و اتفاق ہو سکتی ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں دان کل امرون کا ثبوت خود اہلسنت کی روایات مین موجود ہے جو اصل کتاب مین بشرح تمام مذکور ہے بہرکیف امر اول غلط ہوا اور دعوے اتحاد و اتفاق کا بخوبی بطلان ہوا حالانکہ یہ امر یعنی بغض و عداوت خلیفہ دوم جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ اون دلائل قطعیہ و براہین یقینیہ سے ثابت ہی کہ اگر اسکے خلاف کا کوئی دعوے کرے تو خود مذہب اوسکا اور ساری کتابین جنکی صحت قرآن کے برابر یا زیادہ سمجھی گئی ہی باطل ہوتے ہین حتے کہ خود خلیفہ دوم نے جیسا اپنے منافق اور کافر ہونیکا اقرار کیا بلکہ اپنے نفاق پر قسم کھائی ویسا ہی جناب امیر کے اولے و احق ہونیکا بخلافت اور اپنے ظلم و ستم کا اقرار کیا جیسا کہ کتاب مستطاب استقصاء الافحام مین محاضرات امام راغب اصفہانی و موفقیات زبیر بن بکار و نظم درر سمطین محمد بن یوسف زرندی سے منقول ہی پس آن اگر اہلسنت کوئی ایسی روایت وضع کرتے کہ اولاد جناب امیر علیہ السلام اور اولاد خلیفہ دوم مین باہم با وصل و پیوند ہوا اور بخوشی جناب امیر علیہ السلام نے ایسی مواصلت جائز رکھی تو ابولعب کیطرح اتحاد و اتفاق کا دعوے کرنا ممکن ہوتا اس صورت خاص کو کہ چار پانچ برس کی لڑکی ساٹھ پینسٹھ برس کے بڈھے سے بایں اصرار و اجبار بیاہی جائے کوئی عاقل دلیل اتحاد و اتفاق

ازالۃ الغین ص ۲۴۶

ص ۱۵۲ ورق قلمی جلد اول
میزان الاعتدال علامہ ذہبی
ذکر زید بن وہب

۱۔ استقصاء الافحام
جلد اول صفحہ ۶۱۹
لغایت ص ۶۲۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین کہ سکتا ازینجاست کہ شاہ ولی اللہ نے دعوی اتحاد و اتفاق سے
صاف صاف غلطی دیدی کہ ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین گویہ صحابہ اقران
وہمسران خلیفہ سے تھے ببرکت صحبت نبوی برخلاف عادت مستمرہ بنی آدم
ایذا و فک خلافت مین مرتکب کسی امر محرم کی نہوئی معہذا از انقباض خاطر
خالی نبودند در بسیاری از احادیث خواہی گذشت برانچہ دلالت میکند
بر انقباض خواطر و عدم التیام بحضرت انتہی مختصراً پس با وصفیکہ اس انقباض خاطر کے
مقر ہین معذلک اس نکاح جبری سے اثبات اتفاق و اتحاد سراسر حیرت خیز
بلکہ سفاحت آمیز باقی رہا **امر دوم** یعنی ثبوت ایمان و فضیلت صرف
اس مناکحت سے پس یہ امر بھی امر اول مین ثابت ہو چکا کہ صرف مناکحت
یا فرزندیت سے ایمان کا اثبات نہین ہو سکتا اگر ایسا ہو تو پھر کسی کافر کو کافر
نہین کہہ سکتے کیونکہ سب حضرت آدم صفی اللہ کی اولاد سے ہین انکے سوا
نہ معلوم کتنی پشتین انبیا اور اوصیا کی گذری ہین اور جب خاتم المرسلین اپنی پیاری
دختر نیک اختر جناب سیدۃ نساء العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہا سے فرماتے ہین
کہ تم اسکا بھروسا نہ کرنا کہ میری بیٹی ہو عمل نیک کر تب رستگاری ہوگی پھر
کس منہ سے کوئی ایسا غلط دعوی کر سکتا ہے بوجہ کمال شہرت ان امور کے
ہمنے اس مختصر تقریر پر قناعت کی ورنہ ہزارون دلیلین کتب کلامیہ مین مرقوم ہین
بہرکیف اصول شیعہ پر بھی دو اعتراض وارد کیے جاتے ہین جنکی رد نہایت
آسانی سے ہوتی ہے کوئی محنت مشقت ہی نہین کرنی پڑتی ہے باعث یہ ہوا
کہ بعض علماے شیعہ نے بعد انکار یا بلا انکار اس نکاح کو مانکر جواب دیا اور

ص ۲۴۷ ازالۃ الخفا مقصد ۲

امر دوم ثبوت ایمان

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بطور فرض محال تسلیم کرکے اون نتائج کو باطل کر دیا کہ اب علمائے اہلسنت اونہین اقوال و روایات کو جو بطور فرض و تسلیم تھے نہ بر بنائے تحقیق و واقعیت ہمارے سامنے پیش کرکے وقوع عقد کا اثبات چاہتے ہین حالانکہ یہ نہین سمجھتے کہ تمامی عقلا اس طریقہ کے پابند ہین کہ تقریر مخالف کو قبول کرکے پھر نتیجہ غلط ٹھہراتے ہین اور کوئی اس امر تسلیمی کو امر تحقیقی نہین جانتا خود خداوند عالم اپنے کلام مجید مین فرماتا ہے کہ اگر آسمان و زمین مین متعدد خدا ہوتے تو دونون فاسد ہو جاوینگے پس تعدد الٰہ کو قبول کرکے نتیجہ برعکس مخالف نکالا کیونکہ مخالفین متعدد خدا کے ضرورت نظام عالم کے لیے بیان کرتے تھے اسیطرح علمائے اعلام شیعہ نے بعد تسلیم جواب دیا کہ اگر یہ نکاح ہوا تو اور بھی عداوت و نفاق خلیفہ دوم ثابت ہوا نہ اتحاد و ایمان پس اگر مشرکین آیہ قرآنی سے دو خدا کا وجود ثابت کر سکین تو اہلسنت بھی ان اقوال سے وقوع نکاح ثابت کر سکتے ہین و دونہ خرط القتاد دیکھیے شاہ عبد العزیز صاحب اس قول کے بارے مین کہ جب رسول خدا نے قریب وفات لشکر اسامہ کے جانیکا حکم دیا اور خلفائے ثلثہ وغیرہ کو نامزد کیا نہ جانے والون کی بہ نسبت لعن اللہ من تخلف عنھا فرمایا تحفہ مین فرماتے ہین ابنجملہ ہرگز در کتب اہلسنت و الجماعت نیست جناب علامہ مفتی محمد قلیخان مرحوم نے جواب اسکے تشئید المطاعن مین فرمایا کہ یہ جملہ ملل و نحل علامہ شہرستانی اور شرح مواقف مین بنقل آمدی موجود ہے اور ابوبکر جوہری نے اسکی روایت کی اور ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نے بھی

وجہ جواب تسلیمی

جواب تسلیمی کا عرف مین بھی مقصود نہین ہوتا امر تحقیقی ہین

ص ۶۹ تشئید المطاعن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسالہ عقائد مین تصریح کی ہے بورود لعن بر تخلف از جیش اسامہ مولوی
ص ۳۲۷ ازالۃ الغین حیدر علی نے ازالۃ الغین مین اولاً نقل کلام علامہ مین یہہ تحریف کی کہ
اصل کلام (و ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نیز در رسالہ عقاید تصریح
بورود لعن بر تخلف از جیش اسامہ نمودہ) کو یون لکہا و در رسالہ عقاید
ص ۳۲۸ ازالۃ الغین مطبوعہ تمر ہندی ملا یعقوب بنیانی بر سبیل تسلیم الخ بعد اسکے کہتے ہین دوم آنکہ چون باعتراف
کنتوری کلام ملا یعقوب بر سبیل تسلیم است پس صحت واقعی جملہ معلوم کہ کلام
در آنست کجا لازم آید یا در کلام صاحب تحفہ جواب تسلیمی مذکور نیست جس سے
معلوم ہوا کہ جواب تسلیمی سے صحت کسی واقعہ کی یا اوس جواب کا تحقیقی ہونا
نہین لازم آتا پس علمای اہل حق شیعہ کی جواب تسلیمی سے کیونکر وقوع عقد حقیقۃ
ثابت ہو سکتا ہے اور از انجا کہ مولوی صاحب نے اس معرکہ مین جہان
اس امر کو ثابت کرنا چاہا کہ صاحب ملل و نحل نے تصریح کی کہ یہہ جملہ لعن
موضوع ہے حالانکہ نسخہ قلمی و چہاپہ مین انکا وجود نہین ـــــ خواجہ
نصر اللہ کابلی و نصیر الدین و فرزند خواجہ کابلی و شاہ عبد العزیز نے اوسکو کیا جو
متاخرین سے ہین لہذا ہم بہی یہان اونہین متاخرین کا نام لیتے ہین جنہو نے
بعد انکار بطور فرض و تسلیم جواب دیا پس منجملہ اونکے ہین علامہ دہلوی صاحب
نزہہ کہ فرماتے ہین وجہ اول آنکہ بر تقدیر تسلیم صحت روایت و محفوظ بودن ان
انچہ الخ جس سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے صحت روایت کا انکار کیا بعد اوسکے
ص ۸۳ تنبیہ اللبانی بطور تسلیم جواب دیا صاحب تنبیہ اللبانی فرماتے ہین وانتساب تزوج حضرت
ام کلثوم بہ ابن الخطاب بہ ثبوت نرسیدہ پہر کہا و بر تقدیر تسلیم رانید بر تزویج حضرت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسالت پناہ باکفار نیست الخ یہ اقوال علماے متاخرین ہین جنہون نے بعد انکار

واقعی برسبیل فرض و تسلیم جواب دیا اور سابقا انکار علماے امامیہ

اصل واقعہ سے نحو دبا قرار ابن حجر و نور الدین و حیدر علی ثابت کرچکا ہون اور

تقریر جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ جو متقدمین اہلحق سے ہین بعد اسکے مذکور

ہوگی پس معلوم ہوا کہ اولا علماے امامیہ بنابر تحقیق منکر اصلیت واقعہ ہین

ثانیا بعد تسلیم اہلسنت کے اعتراضونکا جواب دیتے ہین خواہ اوسکے ساتھ

تصریح بالانکار والتسلیم کرین یا نہ کرین پس اس جواب تسلیمی سے صحت واقعے

اوسکی ہنین لازم آتی جیساکہ مولویصاحب نے بھی تصریح کی منتہی الکلام مین

روایت احراق خانہ جناب سیدہ کے بارہ مین لکھتے ہین انیہمہ کہ شنیدی

مبنی برآن بود کہ روایت احراق سالم عن المعارض باشد وھو فی حیز المنع

واز مجرد توجیہ و ذکر آن صحت و اعتبار آن لازم نمی آید پس جب یہ روایات

احراق جو کیسی قطعی و یقینی ہین کہ جالت ونکی تشیید المطاعن مین قابل

ملاحظہ ہے مولویصاحب کی نزدیک باوصف ذکر توجیہ مستلزم صحت

و اعتبار نہون تو علماے شیعہ کے فرض و تسلیم کرنے سے اور اوسکی توجیہات بیان

کرنیسے صحت و اعتبار واقعی قصۂ عقد کیونکر سمجھا سکتا ہے سبحان اللہ فاضل رشید

بجواب اس عبارت کے کہ صاحب بارقہ ضیغمیہ نے علامہ قوشجی و علامہ

تفتازانی کے کلام سے نقل کیا کہ عمر نے بالاے منبر جاکر کہا ایہا الناس

تین امر عہد رسول مین تھے جس سے ہم منع کرتے ہین اور ہم اونکو حرام کرتے ہین

اور جو مرتکب اونکا ہوگا عقاب کرینگے ایک متعۃ النسا دوسرے متعۃ الحج

ص ۸۱ منتہی الکلام

جواب علماے امامیہ مشتمل است بر تسلیم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صفحہ ۳۵ شوکت عمریہ قلمی

تیسرے حی علے خیر العمل شوکت عمریہ مین فرماتے ہین آرے در شرح
تجرید علامہ قوشجی موجودست باین طریق کہ محقق طوسی جائیکہ در مطاعن
حضرت عمر گفتہ ومنہا انہ منع المتعتین علامہ مذکور در شرح آن فرمودہ فانہ صعد المنبر
وقال الخ و ازین کلام علامہ قوشجی لازم نمی آید کہ این روایت بجمیع الفاظہا
درکتب اہلسنت بطریقی مرویست کہ احتجاج بآن برا اہلسنت بوقوع نسخ
متعہ از طرف حضرت عمر نہ از جانب خدا و رسول صحیح باشد کما لا یخفے جس سے
معلوم ہوا کہ باوصفیکہ علامہ قوشجی نے بطور حتم وجزم بیان کیا کہ عمر نے
بالائے منبر جاکر متعہ کو حرام کیا اور اوس سے لوگونکو منع کیا مگر فاضل
رشید اوسکو قابل احتجاج نہین جانتے اور اوسکے بجمیع الفاظہا کے منقول
ہونے کو کتب اہلسنت مین منع کرتے ہین پس علمائے اہلحق کا قول جو
بطور فرض تسلیم قول مخالف ہے کہ اگر نکاح ہوا تو اوس سے خلیفہ کو کیا نفع ہوا
یا اگر نکاح کیا تو بمجبوری کیا وغیرہ وغیرہ جو اقوال علما مین مذکور ہے
کیونکر معرض استدلال و احتجاج مین لایا جاسکتا ہے اس سے بھی زیادہ
اعجب یہ ہے کہ صاحب بارقہ تفسیر کبیر فخر الدین رازی و مسند احمد بن
حنبل و علامہ زمخشری و قاضی بیضاوی و صاحب مدارک و امام زاہدی
و علامہ سیوطی و ثعلبی و حاکم وغیرہ سے ناقل ہین کہ آیہ فما استمتعتم بہ منہن
صفحہ ۱۶ ورق قلمی شوکت عمریہ
دربارہ متعہ نازل ہوا فاضل رشید بجواب اسکے فرماتے ہین کہ این اقوال
مرجوح و شاذ و قول قل بمقابلہ اکثر اند و اقوالیکہ چنین باشند باعتراف
علمائے فریقین صلاحیت استدلال مخالف و لیاقت احتجاج اعتراض

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باآن بر صاحب مذہب نداز ند جس سے معلوم ہوا کہ فاضل رشید نے
ان اقوال کو جو مستند بروایات صحابہ و تابعین ہین اور اضعاف مضاعف
انکی موید ات سے موجود چنانچہ صراحت حیدریہ مین مختصراً منقول ہو بااینہمہ
بمقابلہ اپنے مذہب حرمت متعہ کی اسکو قول شاذ و مرجوح قرار دیکر
صلاحیت استدلال و احتجاج سے ساقط کرتے ہین پس اقوال علمای شیعہ
جو محض بطور فرض و تسلیم قول مخالف ہے زیادہ تر صلاحیت استدلال
سے خارج ہونگے اور اوس سے بھی زیادہ عجیب یہ ہے کہ جہان صاحب
تشئید المبانی نے معارج النبوۃ سیر ملا معین سے یہ روایت نقل کی کہ
جناب سیدۂ کو جناب امیرؑ سے چند اولاد خدا نے کرامت فرمائی حسنؑ
حسینؑ زینبؑ و ام کلثومؑ رقیہؑ محسن جنکا اسقاط ہوا اور ایسی مرض سے
اوس معصومہ نے چھ مہینے بعد وفات رسول انتقال کیا اور قبر اونکی فی التحقیق
معلوم نہین مولوی حیدر علی بجواب اسکی ازالۃ الغین مین لکھتے ہین
کہ کتاب ملا معین ہرگاہ خلاف تصریحات جہابذہ محدثین افتد و مضائے
تحقیقات ثقات و معتمدین کردد چگونہ مورد اعتبار تواند بود پس اسیطرح
بالفرض اگر کسی نے علماے امامیہ سے وقوع نکاح کو تسلیم کیا تو باوصف
مخالفت اکابر اعاظم کروہ قول کیونکر لائق اعتبار ہو سکتا ہے **تنبیہ**
واضح ہو کہ واضعین روایات عقد نے بڑی کیادی و شیطنت و تزویر سے
کام لیا ہے جو بطور میراث مادری مصداق اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْم و قائلین
اِنَّ لِیْ شَیْطَاناً و زہرت مقالۃ العینے سے انکو حاصل ہے کیونکہ ان لوگون نے فریقین کو

نقلہ و اتفقین ... بدو ما ... ابن نعوذا ... روایات ... عنقریب ... ان ... اشارۃ اللہ ... شیطان ... ۱۲
درباره عائشه و حفصه ... ابن صواحب یوسف ... معارج النبوۃ ج ۲ ...
صحیح مسلم ... فخرج رسول اللہ ... فقال ... ان الشیطان ... تصدیق ... والقصا ... جلد ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فریب دینا چاہا اسلئے کہ جب اہلسنت ان روایات کو دیکھینگے جس سے بدانست خود انکی فضیلت
خلیفہ دوم ثابت ہوتی ہے تو بسر وچشم قبول کر لینگے اور کیسیطرح کا عذر
نہ کرینگے کیونکہ ہمت ہی ہمت آن لوگون سے اسمین مصروف ہو کہ کسیطرح
فضیلت خلفاے ثلثہ زیادہ تر فضیلت خلیفہ دوم اور محبت و ولا انکا
اہلبیت طاہرین کے ساتھہ ثابت کرین یہانتک کہ اسیکے واسطے کتاب
الموافقہ تصنیف ہوئی اور کیا کیا افترا نہ کئے گئے پس ایسے امر کو بلا غور
و تامل قبول کر لینگے اور ذرا بھی چون چرا نہ کرینگے چنانچہ یہ فریب انپر
بخوبی کارگر ہو گیا کہ اسیطرح ان روایات سے فسادات بلکہ لزوم محالات
و مخالفت واقعات غلطی رواۃ وضعیت روایات مین متنبہ بھی نہین ہوتے
حالانکہ اس سے ادنے خرابی و فساد کی بدولت اپنی روایات صحیحہ
قطعیہ یقینیہ متواترہ کو باطل کر دیتے ہین مگر اس بارہ مین کسیطرح عقل رزین
سے کام ہی نہین لیتے ناحق کی ہوا خواہی خلیفہ پر جان دیتے ہین
حالانکہ خود خداوند عالم نے ایسی قرابتون کو بشرط وقوع غیر موثر قرار دیا
رسول مقبول نے متعدد احادیث مین پکار پکار کر سنا دیا کہ محض قرابت سے
کچھہ سود نہین جبتک ایمان صلاح و سداد نہو خود خلیفہ دوم نے اسی
عالم بشارت من قال لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ کے بدولت ابوہریرہ کو مار کر گرا دیا
جو بیچارہ حسب الحکم نبوی حکم سنایا چاہتا تھا اور انحضرت کی نعلین مبارک اپنی تصدیق کیلئے
رکھتا تھا پس کیا خلیفہ دوم کو اتنی عقل نہ تھی کہ اگر ارشاد انحضرت کہ ہر سبب و نسب ماسواے
بروز قیامت منقطع ہو جوگی الا میری مادی سبب و نسب بطور عام ہو تو اس سے نجات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دونوں جنت کفار ومشرکین لازم آتی ہے کیونکہ نسب آنحضرت مین ہزارون
کفار شریک تھے سبب مین بھی مثل شیخین کے اور بہت سے سسر تھے
جو یقینی کافر ہے اسیطرح دامادی رسولؐ خود اہلسنت کی روایات کے
مطابق عتبہ وعتیبہ وابو العاص کافرونکو حاصل تھی پس اگر وہ بشارت
نبوی عام ہے توانکا جنتی وناجی ہونا لازم آتا ہے اور اگر خاص ہے
کسی شرط کے ساتھہ تو وہ امور حاصل کرنا چاہئے بہرکیف اہلسنت کو
تو اس پردہ مین ثبوت موافقت وحصول ایمان کے فریب دیا جو ایسی
روایات وضعیہ کو انہون نے بسر وچشم قبول کرلیا اور فسادات وشناعات
پر اوسکے مطلقاً غور نہ کیا باقی رہے شیعہ پس انکے لیے سب سے زیادہ اسباب
مکر وتزویر کو ان روایات مین مہیا کیا کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ اولاً شیعہ
عداوت وبغض وحسد وظلم وتشدد خلیفہ دوم کو بخوبی ثابت کرتے ہین
اور جو روایتین اہلسنت کی اسمادہ مین ملتی ہین اونکے سامنے پیش کرتے ہین
لہذا اون واضعین کاذبین نے روایات عقد مین بھی اونہین مضامین
ظلم وتشدد خلیفہ دوم کو درج کیا تاکہ شیعہ فریب مین آکر اسکو قبول کرلین
اور روبروے اہلسنت پیش کرین کہ دیکھو خود انہین روایات عقد سے ظلم و
تشدد خلیفہ دوم بخوبی ثابت ہوتا ہے ثانیاً چونکہ شیعہ مطلق قرابت ورشتہ داری کو
مفید نہین سمجھتے ہین جبتک شرائط ایمان واعمال صالحہ نہون لہذا اوسی قرابت
ورشتہ داری کے مفید ہونیکو اس روایت مین بھی درج کیا کہ خلیفہ نے اسی بنا پر
عقد کا قصد کیا تاکہ شیعہ اوسکے تردید مین مشغول ہون اصل روایت کیطرف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

التفات نکرین وہ مسلم ہو جائے اور عوام الناس کے اغوا اور تضلیل کا آلہ ہاتھ لگے کہ دیکھو صاحبو وقوع عقد کو مانتے ہین اوسپر بھی خلیفہ کو مومن نہین جانتے اور اونکے کفر و نفاق کے قایل ہین بھلا اگر خلیفہ دوم مومن عارف کامل الایمان نہوتے تو جناب امیرع ام کلثوم کا نکاح اونکے ساتھہ کسی حالت مین نہوتے دیتے جیسا کہ تقریر صاحب آیات بینات سے ظاہر ہے بہرکیف اس شطرنجی چال سے مکر و تزویر کا جال بچھایا اور اس قصہ کو وضع کیا کہ خواہی نخواہی لوگ اونکے فریب مین آجائین ادہر ظلم و تشدد خلیفہ دوم آئین روایتون سے ثابت کرنے لگین اودہر قرابت کے غیر مفید ہونے مین اوکبین اصل روایت مین چون و چرا نہو مسلم ہو جائے ازینجاست کہ زیادہ چھیڑ چھاڑ اسکی نہ کی موقع پر چھیڑکر خاموش ہوگئے کہ جب پورے طور سے علماے شیعہ اسکو تسلیم کرلین تب اسکی چھیڑ نکالیجائے کیونکہ بخوبی جانتے تھے شیعہ جستہ جستہ اوسیطا عن خلفا مین گفتگو کرتے ہین اہلسنت کی مستند کتابون سے اوسی بنیاد پر اسماد ہین بھی اہلسنت کے کتابون سے بحث کرینگے اور عداوت خلیفہ دوم اور قرابت کے غیر موثر ہونیکو اونہین کتب سے ثابت کرینگے پس روایت مسلم ہو جائیگی چنانچہ یہ ودایع مستودعہ و وصایاے محفوظہ زبیر بن بکار ناصبی وضاع سے شروع ہوئی اور مولوی حیدر علی پر ختم ہوئی دیگر حضرات اب انہین موضوعات پر زاد نغمة علی الطنبور کے مطابق بمفوا ہر کہ آمد عمارت نو ساخت مضامین جدیدہ اسپر اضافہ کرنے لگے مگر الحمد للہ کہ بمفواے لن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا یہ تدبیر پر تزویر اونکے الحق پر کچھ موثر نہوئی

قولہ وضع کیا اس قصہ کو تاکہ تبدیل الباطل بالباطل علی شیدالدال [illegible] ایہا الحق ... عجب من اہل العجب [illegible] رفعی علاء الدین ... نقل ... اہلسنت ... اسماعیلیہ ... روایت ابو العباس ... استقصاء الافحام جلد ۲ (۲۰۰)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہونے اوسے عاقلانہ طریقہ انکار و تسلیم سے کام لیا گاہے انکار کلی کیا
اور موضوعیت روایات ثابت کی جسکی تصدیق خود علماے اہلسنت
کی زبانی سے ثابت کی اور مابعد اسکے بھی بعض اقوال مذکور ہونگے
گاہے بطور تسلیم و فرض محال اون مقاصد کو باطل کیا ہے جنکی لیے
یہ موضوعات بنائے گئے تھے تاکہ تحقیق کامل ہو (?) حصہ مین اس قاصر کو یہ
وکم ترک الاوائل للاواخر جسے کہ بعض اکابر نے اس قاصر کے حق مین شعر پڑھا
انی وان کنت الاخیر زمانہ   لات بمالم تستطعہ الاوائل سلیکہ مشتی از خروارے کے
از بسیار یہی عجالہ بھی تصدیق کرتا ہے چونکہ نواب محمد علیخان بہادر نے آیات
بینات مین تمامتر ایسے ہی اقوال و روایات شیعہ کو جو بطور فرض و تسلیم
ہین ثبوت واقع ہین پیش کیا ہے اور عوام الناس کے کانون مین
پھونک دیا کہ علماے شیعہ کو تو اس کا جواب دینے سے قرار ہے لہذا کچھ فہمائش انکی
اذہان کے مذاق مین ضرور ہے افسوس کہ اصل کتاب ذوالفقار حیدر جلد [سفتم]
جہان ہس بحث کی آیات بینات کی تردید کی ہے بکمال شرح و بسط
ان مطالب کو لکھا ہے اور بخوبی اسکے ہر ہر ثبوت کی تردید کی ہے
دیکھیے پروردگار عالم کب اوسکے چھپنے کا سامان کرتا ہے اللہم عجل
بحق محمد و آلہ الامجاد پس جو کہ مطلب میرا زیادہ تر انہین کیطرف ہے اگر اور مریدلوگ
انکی سماعت اسکی کرین تو خیر ورنہ اونکے لیے قول مولوی حیدر علی
کافی ہے جو سابق مذکور ہوا باقی رہے نواب صاحب پس اونکے لیے
کلام جناب سید احمد خان بہادر بالقابہ کافی ہے جو اپنی تفسیر مین بیان کی (?)

صفحہ ۱۴۵ تفسیر سید احمد مطبوعہ علیگڈھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان سب سی زیادہ ایک اور امر ہے جسپر شارح مواقف اور صاحب مواقف بلکہ اور کسی نے بھی غور نہین کیا اور وہ کلام غیر مقصود ہے مثلاً ایک شخص یہ بات کہے کہ جب آفتاب مغرب سے نکلیگا اونٹ سوئی کے ناکے مین سے نکلجاوے تب یہ امر واقع ہوگا اور مخاطب اوسکو یہ جواب دے کہ آفتاب کے مغرب سی نکلنے اور اونٹ کے سوئی کے ناکے مین سے نکلجانے پر بھی یہ امر واقع نہوگا اس کلام مین آفتاب کا مغرب سے نکلنا اور اونٹ کا سوئی کے ناکے مین سے نکل جانا کلام مقصود نہین ہے بلکہ عدم وقوع اس امر کا جسکے وقوع کا قایل مدعی تھا مقصود ہے اور اس کلام سے تسلیم اوس بات کی کہ در حقیقت کبھی آفتاب مغرب سے نکلیگا یا اونٹ سوئی کے ناکے مین سے نکلجاویگا لازم نہین آتی پس دلیل نقلی مین ان باتکا علم بھی کہ وہ کلام غیر مقصود مین ہے اشد ضروریات مین سے ہے اور بغیر اسکی کوئی نقلی دلیل مفید یقین نہین ہوسکتی قرآن مجید مین اس قسم کا کلام غیر مقصود نہایت کثرت سی ہے مشرکین و اہل کتاب کے عقیدہ مین بہت سی ایسی باتین سمائی ہوئی تہین جنکا دراصل کچھ وجود نہ تھا یا وجود تھا مگر اسکی جو حقیقت کہ وہ سمجھے ہوئی تھے دراصل وہ نہ تھی یا وہ بات ظاہر مین دکھائی دیتی تھی اور بطور غلط العام یا باعتبار مشاہدہ اوسکو وہ قسمی سمجھتے تھے حالانکہ حقیقت اور اصلیت برخلاف اوسکی تھی اور قرآن مجید کو اوس سے بحث مقصود نہ تھی اسلئے اوسکو اوسیطرح بیان کیا۔ جسطرح مشرکین و اہل کتاب خیال کرتے تھے اور کبھی اسی سے بطور حجت الزامی کلام مقصود کی بنا قایم کی اور کبھی بلحاظ مشاہدہ ظاہری کے اوسکو بیان کیا اور کلام مقصود سمجھا گیا پس کلام مقصود کو وہ سب جسقدر کلام ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کلام غیر مقصود ہے اور اوس سے کوئی ثبوت کسی امر کے واقعیت کا حاصل
نہیں ہوتا اور نہ وہ کسی امر کے لئے مفید یقین ہوتا ہے اور اس سے
دلیل نقلی کے مفید یا بیقین ہونیکو قطع نظر ان تمام باتوں کے جو شارح
مواقف اور صاحب مواقف نے بیان کی ہون اس بات کا علم کہ وہ
کلام غیر مقصود نہین ہے واجب و ضرور ہے یہ امر جو ہمنے بیان کیا اسکو
کچھ کلام اللہ ہی سے خصوصیت نہین ہے بلکہ علم کلام کا اور نحو ہمارے
روزمرہ گفتگو کا بلکہ تمام دنیا اور تمام قومون کی باہمی گفتگو و کلام کا یہی
طریقہ ہے کہ جو امر بحث سے اور مقصود سے خارج ہے اوسکے صحیح یا غیر
صحیح ہونے سے قطع نظر کرکے کبھی بطور حکایت اور کبھی بطور تسلیم فرضی
اور کبھی بغیر کسی خیال کے اسکا ذکر او بیان آجاتا ہے اور اوس سے سمجھ
اسکے کہ اسکے بعد کا کلام مقصود بیان کیا جاویگا اور کچھ مقصد نہین ہوتا
یہی سبب ہی کہ بعض اشخاص غلطی سے سمجھتے ہین کہ قرآن مین بعض ایسی باتین
بیان ہوئی ہین جو حقائق موجودہ کے برخلاف ہین اور بعض اس سے زیادہ
غلطی یہ کرتے ہین کہ اسکو کلام مقصود سمجھکر اوس بات پر اصرار کرتے ہین کہ
وہی دراصل حقایق موجودہ ہین اور دراصل دونو غلطی پر ہین انتھے
بقدر الحاجۃ اقول نہین اشخاص سے جنکو ایسی غلطیونپر اصرار ہے صاحب
آیات بینات اور اونکے پیشوا اور تابعین ہین کہ کلام مقصود و غیر مقصود
مین تمیز نہین کرتے اور اپنے غلط خیال پر اڑے رہتے ہین کیونکہ کلام مقصود
اہلسنت اثبات ایمان و حقیت و فضیلت خلیفہ دوم ہے جسکے منجملہ دلایل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلایل سے اس نکاح موہوم کو بھی دلیل قرار دیتے ہین شیعونکا کلام
مقصود اثبات تعلق و عدم حقیت خلیفہ دوم وغیرہ سے نہ وقوع نکاح
پس جہان کل دلایل اہلسنت کو بذریعہ انکار و تسلیم باطل کرتے ہین وہان
اس دلیل کو بھی اوسی طریقہ سے باطل کرتے ہین اور بعد فرض و تسلیم ثابت
کر دیتے ہین کہ اگر یہ نکاح ہوا بھی تو خلیفہ دوم کا نہ ایمان ثابت ہوا نہ کوئی
فضیلت نکلی جب اہلسنت نے اس نکاح کو دلیل اتحاد و موافقت باخود ہا
قایم کیا شیعون نے خود اس نکاح کو دلیل عداوت و بغض و جور و تشدد
خلیفہ ثابت کر دیا پس کلام مقصود ثبوت عدم اتحاد و موافقت ہوا نہ واقعیت
نکاح اور جب اہلسنت نے اس نکاح کو دلیل ایمان و فضیلت خلیفہ قرار دیا
شیعون نے اس نکاح کے دلیل ایمان ہونیکو باطل کرکے فرعون عتبہ عتیبہ
ابو العاص زوجہ حضرت نوح و حضرت لوط و عائشہ و حفصہ کو نظیر مین
پیش کیا اب ایسے کلام غیر مقصود کو جو بطور فرض و تسلیم یا حجت الزامی یا
بربنا د غلط العام یا غلط واقعات مشہورہ پر ہے دلیل تحقیقی اور کلام مقصود
سمجھنا اور دلایل تحقیقی مفید علم و یقین مین پیش کرنا موجب تشفی ہی نہ لایق
توجہ دانشمند اب مین صاحب آیات بینات سے بکمال ادب ملتجی
ہون کہ اپنے کل بغوتون پر غور فرمائین کہ وہ کل روایات و اقوال و حکایات
ایسی ہے فرضی و تسلیمی و الزامی ہین یا نہین بعد اوسکے اگر کچھ حوصلہ ہو
تو بسم اللہ ہمین چوگان ہمین میدان اور اگر حضرات اہلسنت اس سید بزرگ کا
قول نمانین تو اپنے مولوی حیدر علی صاحب کی تحریر دیکھین کہ اسی عبارت

ص ۹۰۹ ازالۃ الغین

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذوالنورین کے مطلب کو ان الفاظ سے بیان کرتے ہین و بسا ہے کہ علمائے بعضے از
چیزہا را اظہار فرمودند بالذات می آرند برسے مزید فواید جس سے معلوم ہوا کہ
کلام غیر مقصود سے استدلال درست نہین ہر کیف چونکہ نہایت متانت و استحکام سے
اصل کتاب ذوالفقار حیدری مین انکی تقریر ونکا جواب لکھ چکا ہون لہذا
یہان اسے کلام مختصر پر ایک امر ومتعلق اس جواب تسلیمی کے
باقی ہے اوسکو لکھکر اصل تحقیق پر رجوع کرتا ہون انشاء اللہ تعالے
ہان آپ تقریر یہ کہ مومنات کا عقد کفار کے ساتھ اور کافرہ کا عقد مومن
کے ساتھ پہلے بھی ہوا ہے خدا کے رسولون نے بھی کیا ہے اہلسنت
یہ عذر کرتے ہین کہ انبیائے سابقین نے یا آنحضرت نے جو اپنی بیٹیان کفار
سے بیاہین تو اوسوقت نکاح با مشرکین جایز تھا آیہ لاتنکحوا المشرکین حتے یومنوا
یعنی مشرکین سے مت بیاہو جب تک ایمان نہ لائین اوسوقت تک
نازل نہین ہوا تھا پس فعل آنحضرت قبل از تحریم ہے اور فعل جناب امیر بعد از
تحریم پس گو یہ تقریر خارج از بحث ہے کیونکہ منشاء بحث یہان اسیقدر ہے
کہ مطلق وقوع نکاح سے اتحاد و اتفاق و ایمان ثابت ہوتا ہے
یا نہین جسکو خود آیات قرآنی سے ہمنے ثابت کر دیا کہ نہین ہوتا مگر پھر
پہلے جواب اسکا یہی ہے کہ خلیفہ دوم کا مشرک ہونا تصریحات صریحہ
علمائے شیعہ سے ثابت کرلو تب یہ تقریر پیش کرو کیونکہ قرآن مین ممانعت
نکاح از مشرکین مذکور ہے نہ ممانعت نکاح از منافقین جو حسب شرع
حکم مسلم مین داخل ہین دوسرے عموماً جواز نکاح مومنات با مشرکین

بحث نکاح بعد از نزول آیہ تحریم
متعلق جواب تسلیمی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

گو شرایع سابقہ مین ہو بنا بر اصول خود اہلسنت غیر ثابت ہوا اسلئے کہ حضرت
لوط کے اوس کلام مین جو کفار سے کہا یہ میری بیٹیان پاکیزہ ہین تمہارے
لیے اہلسنت بھی تاویل کرتے ہین کہ مقصود حضرت لوط یہ تھا
کہ بشرط قبول اسلام عقد کر لو جس سے معلوم ہوا کہ عموما
کفار کے ساتھ نکاح نہین جایز تھا تسلیم
ہمنے مانلیا عموما نکاح اوسوقت کفار کے ساتھ جایز تھا اور بنا بر اوسی
جواز کے نکاح حضرت زینب و رقیہ و ام کلثوم عتبہ و عتیبہ و ابو العاص
کے ساتھ ہوا مگر بعد تحریم بھی تو با وصف تفریق اسلام حضرت رسول دونون
کو جدا نہ کر سکے جیسا کہ تاریخ خمیس اور اسد الغابہ اور اصابہ فی معرفۃ
الصحابہ مین ابن حجر عسقلانی نے ام المومنین بی بی عایشہ سے ناقل ہین
کہ اسلام نے جدائی ڈالدی تھی درمیان زینب اور ابو العاص کے
مگر رسولخدا اوس پر قادر نہوے کہ دونون مین جدائی کر دین کیونکہ وہ حضرت
مکہ مین مغلوب تھے اور حلال و حرام نہ کر سکتے تھے پس جب بسبب قبول اسلام قوت و شوکت
کہ خود لشکر اسلام نے اسی ابو العاص کو گرفتار کیا اور حضرت نے رہائی
فرمایا مگر اس تفریق پر قادر نہوے (جیسا کہ خوف قوم بی بی عایشہ
جو حضرت کے وقت وفات تک قریب العہد بکفر و جاہلیت تھے
کسطرح آنحضرت تعمیر خانہ کعبہ پر قادر نہوے) خواہ وہ تفریق و تعمیر
رسول پر واجب ہو یا مستحب تو جناب امیر نے اگر ایسی مجبوری بلکہ
اس سے بدرجہا زاید مجبوری کے عالم مین بفرض محال یہ نکاح کر دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جواز دس حکم لاتنکحوا المشرکین مین کبھی داخل ہنین ہے اور جواز مین اسکے و
خصوصًا درحالیکہ جناب امیر علیہ السلام کیطرف اسکی نسبت ہوا و
کسیکو کوی عذر بھی ہنین ہے تو کیونکر محلّ طعن و تشنیع ہو سکتا ہے
خصوصًا جبکہ باتفاق فریقین ثابت ہے کہ بہت سے امور محرمات
عالم اضطرار و مجبوری مین حلال و مباح ہو جاتے ہین جیسا کہ
فعل رسول مین بھی مشاہدہ ہوا اور جناب امیر علیہ السلام کی مجبوری
و ناچاری کا حالت حصول خلافت و فرمانروائی مین بھی خود شاہ صاحب
کو اقرار ہے چہ جائے ایام حکمرانی افظ اغلظ حضرت خلیفہ دوم
جنکے تشددات خصوصًا بہ نسبت خانوادہ رسالت طشت از بام
ہین اور حضرت لوط کے بارے مین تو خود قرآن سے ظاہر ہے کہ باوجودیکہ
حضرت لوط نے قوت و طاقت جبرئیل امین کو ملاحظہ کیا تھا و پھر
بھی تسلط و غلبہ کفار سے اس قلق و اضطراب مین تھے او اوی
الی رکن شدید کہا اور اوسی عالم قلق مین کفار سے فرمایا کہ یہہ میری بیٹیان
پاکیزہ ہین اگر ہو کرنیوالے جسکی بہ نسبت امام فخر رازی لکھتے ہین
اپنی بیٹیون کو فجار و اوباش پر عرض کرنا اہل مروت سے
نہایت بعید ہے چہ جائیکہ اکابر انبیا سے یہہ امر سرزد ہونا چنانچہ
امام صاحب نے اسی وجہ سے اون دختران حضرت لوط کو فرزندیت
حضرت لوط سے نکالکر امت کی بیٹیان قرار دین اور یہہ بھی نہ خیال
کیا کہ اینچہ بر خود نپسندی بہ دیگرے مپسند کے خلاف انبیائے کرام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ تو نکر سکتی ہین جنکے بعثت بالخصوص تعلیم مکارم اخلاق کے لیے
ہوئی اور اونکی بدولت ایذاے امت تمام سہنا شب و روز جفا
کفار مین مبتلا رہنا اونکی شان سے ہے مگر علامہ ابی سعود نے اس عرض
دختران کو نجار و کفار پر کرم حضرت لوط مین شمار کیا ہے کہ مہمان کے
بچاو کے لیے از راہ غایت کرم یہہ فرمایا حالانکہ وہ سب بسبب کفر
و فسق و خباثت و عدم کفاءت کے باوصف استدعا نہ لائق عقد تہین
نہ حضرت لوط اونسے نکاح کرنا قبول فرماتے تہے بہرکیف یہہ جواب
اجمالی بطور فرض و تسلیم وقوع عقد ہے کہ شیعیان اہلبیت اس
حالت مین بہی چیرہ دست ہین اور اہلسنت کے الزامون سے پاک و
صاف ورنہ عنقریب معلوم ہوگا کہ عندالتحقیق یہہ قصے تمامتر غلط و بے
بنیاد محض افترا و بہتان ہین اب یہہ دیکہنا چاہیئے کہ درصورت تسلیم
وقوع عقد بنابر اصول اہلسنت کیا کیا خرابیان لازم آتی ہین اور اونکا
دفعیہ ہوسکتا ہے یا نہین خرابیان تو بہت ہین دفعیہ کی کوئی صورت
نہین کیونکہ اوپر دو طرح کی خرابیان لازم آتی ہین ایک وہ جو خاص
خلیفہ دوم اور صحابہ مقبولین اہلسنت پر وارد ہوتی ہین دوسری وہ جو بنابر اصول
اہلسنت جناب امیر اور سایر بنی ہاشم پر عاید ہوتی ہین چنانچہ ہر ایک کو علحدہ علحدہ
بیان کرتا ہون قسم اول یعنی وہ خرابیان جو بنابر اصول اہلسنت خلیفہ دوم و صحابہ
پر عاید ہوتی ہین پس کئی پہلی یہ کہ اگر اس عقد کو مانین تو ضرور ہی اہلسنت اسکے
قایل ہونگے کہ خلیفہ دوم نے دیدہ و دانستہ بالقصد ایذا و حق تلفی رسول کا ارتکاب کیا کیونکہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختصر عبارت کتاب کامل علامہ ابن اثیر جزری) جب عمر نے
دختر ابو بکر سے عقد کرنا چاہا عایشہ کو پیغام دیا ام کلثوم بنت ابو بکر نے
انکار کیا اور کہا مجھکو ایسے شخص کی حاجت نہین جو خشن العیش ہے عورتون پر
شدت کرتا ہے مگر بی بی عایشہ بہت گھبرائین یہانتک متردد ہوئین کہ عمرو عاص حیلہ ور سے
ملتجی ہوئین کہ کوئی ایسی تدبیر نکالو جس سے یہ بلا ٹلے تو عمرو عاص نے کہا مین تمہاری کفایت کرونگا
بعد اسکے جاکر عمر سے کہا مجھے تمہارے ایک ایسی خبر ہے کہ مین تمکو اوس سے خدا کی پناہ مین دیتا ہون
عمر نے متحیر ہوکر پوچھا وہ کیا ہے عمرو عاص نے کہا کہ مینے سنا ہے تم ابو بکر
کی بیٹی ام کلثوم سے عقد کرنا چاہتے ہو عمر نے برافروختہ ہوکر کہا پھر اسمین
مضائقہ کیا ہے مجھ مین عیب ہے یا اوسمین عمرو عاص نے کہا کہ عیب نہین ہے
مگر بات یہ ہے کہ ام کلثوم دختر ابو بکر بکمال رفق و لینت عایشہ کی صحبت مین پلی ہے
اور شدت و خشونت تمہاری ایسی ہے کہ ہم لوگ خوف کھاتے ہین اور تمہارے کسی خلق کو
بدل نہین سکتے پس اگر تمنے اوس سے نکاح کیا اور اوس سے کوئی قصور تمہارے
خدمت مین سرزد ہوا تمنے اوسکی کچھ تنبیہ و تادیب کی تو اوس سے حق تلفی اوسکے جناب
تا حق برابو بکر لازم آویگی عمر فوراً متنبہ ہوکر باز آے بلکہ یہانتک پریشان ہوے
کہ عمرو عاص سے کہا پھر عایشہ سے کیا کیا جاے کہ مین اون سے
کہہ چکا ہون عمرو عاص نے کہا کہ مین بندوبست کرلونگا انتہی پس اگر ام کلثوم بنت
جناب سیدہ علیہما السلام سے خلیفہ نے عقد کیا تو حق تلفی و حقارت رسول بھی ویسے ہی لازم
ہوئی بلکہ صورت اولے سے کہین زیادہ حق تلفی و ایذاے رسول مین مبتلا
ٹھہرے کیونکہ ایک تو تفاوت سن کے سبب سے صحبت ناجنس کا سابقہ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسکو صحبت ناجنس عذاب الیم کہتے ہیں دوسرے یہ عمر وہی ہیں
کہ جنہوں نے والدہ ماجدہ جناب ام کلثوم سیدہ نساء العالمین پر کیا کیا ظلم
وستم کئے جنکو حضرت ام کلثوم نے اپنے نانا رسولخدا صلعم کی وقت وفات
سے اوس وقت تک بچشم خود دیکھا مثل قسم عمر بخانہ سوزی اور آگ لکڑی
لیجانے گھر جلانے کے لئے لااقل یہ تو یقینی ہے کہ حضرت ام کلثوم یقیناً
جانتی ہیں کہ جناب سیدہ شیخین سے ناراض تشریف لیگئیں اور اسی وجہ سے
جنازہ پر اوس معصومہ کے نہ آنے پائے تیسرے کسی ایسی جس سے
صدور بواعث منازعت ومخاصمت گویا لوازم سے ہے خصوصاً اوس
کمسن لڑکی سے جو بکمال ناز ونعم پرورش پائی ہو جسکا نمونہ طمانچہ مارنیوالی
روایت سے ظاہر ہے چوتھے غیر کفو غیر قبیلہ کی ایک بدنامی بدخود
بدخلق سے سابقہ ہے کہ بہر طور اسباب رنج وکدورت موجود ہیں جس سے
پیدا ہونا بواعث مذکورہ کا ضروری ہے لااقل جسطرحکی وہمی حق تلفی
عقد دختر ابوبکر میں ممکن الوقوع تھی اوس سے تو بمدارج بڑھکر یہاں
یقینی الوقوع ہے وہاں اگر حق تلفی ابوبکر صرف تھی تو یہاں حق تلفی
وایذائے رسول وبضعۃ الرسول دونو ہی بلکہ جناب امیر اور حسنین علیہم السلام اور
سایر اہلبیت کی ایذا رسانی ہی تو اب حق تلفی ابوبکر کا لحاظ کرنا اور حق تلفی
رسول واہلبیت کا بالکل لحاظ نکرنا جس درجہ کی خرابی ہے اوسکو اہلسنت
ہی خوب جانتے ہیں اگر اقرار بوقوع عقد کیا جاوے تو اوسکے ساتھ
اسکا بھی اقرار کرنا ضروری ہوگا کہ عمر نے دیدہ ودانستہ رسول کا خیال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترک کیا اور اونکے حقوق کا اوتنا بھی لحاظ نہ کیا جتنا ابوبکر کے حقوق کا (بلفظہٖ) لحاظ کیا بلکہ وہان اگر حق بلفظی ابوبکر لازم آتی تھی تو بلا قصد اور یہان حق رسول کا ارتکاب بالقصد دیدہ و دانستہ ہوتا ہے پس نہ معلوم ایسے شخص کو اہلسنت کیونکر مسلمان و مومن کہہ سکتے ہین حالانکہ خود صحیح بخاری مین ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کبھی کوئی مومن نہین ہو سکتا جبتک ہماری محبت اوسکے دلمین باپ بیٹی تمام آدمیون سے زیادہ نہو اور اہلبیت طاہرین کے بارہمین جو کچھ وصیت فرما گئے محتاج شرح نہین ہے کہ خود علماے اہلسنت نے تصریح کی اگر علوی را علویک گوید کافر گردد و ایذا عام است سوا کان اورا کشد فرزند و بدگوید بجد بلکہ اگر از مجلس برخیزد و جامہ بیفشاند چنانکہ خاک باہل مجلس رسد ایذا بود و نیز اگر فرزند و یا غلام و متعلق اورا آزار رود آزار بود و نیز روے ترش کردن آزار است و ایذا اہلبیت ایذاء رسول است بتصریح نص و سوالحدیث الاول فی الکتاب و شرف النبوۃ رواہ علی حرمت الجنۃ علی من ظلم اہلبیتی واذانی فی عترتی ثم قال و در ایذاء علویہ ایذاء رسول است صلی اللہ علیہ وسلم و درین بیان احادیث کثیرت بسبب اختصار مذکور نشد انتہی (مناقب السادات ملک العلماء دولت آبادی) پس ہم نہین سمجھتے کہ بغیر انکار وقوع عقد اہلسنت کیونکر اپنے خلیفہ دوم کو اس الزام سے بری کر سکتے ہین کہ ابوبکر کے حقوق کے برابر بھی حقوق رسول کا خیال نہ کیا جس سے اصل ایمان خلیفہ دوم وغیرہ مشتبہ ہوتا ہے حالانکہ بالخصوص اس مادہ مین نص صریح صحیح بخاری مین

صحیح بخاری صفحہ ۵

صفحہ ۳ ورق قلمی مناقب السادات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موجود ہے کہ جناب رسالت مآب نے اسد علے اولاد ہشام پر دوبارہ عقد
جناب میرؑ ناراضی ظاہر فرمائی اور سوت ہونیکو موجب ایذاے معصومہ
مظلومہ فرمایا جو موجب ایذاے خدا و رسول ہے دوسرے خرابی
یہ ہے کہ یہی کل الزام عمرو عاص پر بھی عاید ہوتے ہین جسنے عمر کو حق
تلفی ابوبکر کا خیال دلاکے ام کلثوم دختر ابوبکر سے عقد کرنے کو روکا اور
ام کلثوم بنت جناب امیرؑ سے عقد کرنے کی راے دی حالانکہ یہ عمرو
عاص وہ ہین کہ معاذ اللہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے عمرو بن العاص
سے فرمایا بلکہ خلفاے ثلثہ و کل صحابہ پر آنحضرت نے (معاذ اللہ) اسے
ص ۱۲۱ تفضیل دیا کہ فرمایا ہر شخص اسلام لایا عمرو عاص ایمان لایا (کما فی اسماء الرجال
للشیخ عبد الحق) ازینجاست کہ یہ شخص تیسرا سرحد دار اہلسنت والجماعت ہے
جیساکہ تکمیل الایمان مین ہے تیسرے خرابی یہ کہ یہی کل الزام بعینہ اور
اوسکے ساتھ مزید عداوت با جناب میرؑ اکثر صحابہ پر عاید ہوتے ہین
کیونکہ جب جناب میرؑ نے عذر صغر سنی کیا تھا تو عمر بار آئے پھر
لوگون نے بہکایا کہ علی نے تمکو ذلیل جانا اسوجہ سے عقد کرنا تمہارے
۹۱ ازالۃ الغین ص ۹۲۵ ساتھ منظور نہ کیا کہ پھر خلیفہ کا اصرار بڑہا حالانکہ اہلسنت کو
رفع عداوت صحابہ و خلفامین با جناب میر علیہ السلام جو کدو کاوش
ہے معلوم ہے چوتھے خرابی یہ ہے کہ اگر عمر نے ایسا قصد کیا اور
عقد ہوا تو لازم آتا ہے کہ انہونے احکام خدا و رسول کو باطل کر دیا کیونکہ
ص ۱۶۰ صواعق محرقہ بخوبی انکے بیان ثابت ہے کہ بنی ہاشم کا کفو ہمسر غیر بنی ہاشم نہین ہوسکتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس انہوں نے ابطال احکام خدا و رسول کیا بلکہ خود اپنے مذہب کے
بھی خلاف کیا کیونکہ صاحبان حسب و نسب مین کفو کا خیال انکے
نزدیک ضروری تھا کہ مہاجرہ سے غیر مہاجر کے عقد کو منع کیا بلکہ
عربیہ سے غلام آزاد کردہ کے نکاح کرنے کی بھی ممانعت کی چنانچہ
یہین خیالات سے اہلسنت قایل ہوے کہ نکاح معتزلہ اور شافعیہ کے سات
حرام ہے جیسا کہ جامع الرموز شمس الدین قہستانی مین ہے پانچوین
خرابی یہ ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام نے عذر تقرری نسبت
بفرزند جعفر پیش کیا اوسپر بھی خلیفہ نے اصرار کیا تو مخالفت اوس
حکم نبوی کی لازم آتی ہے جو حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برادر
مسلمان کسی سے خواستگاری کرے تو پھر دوسرا خواستگاری
نہ کرے الخ چہ جائیکہ اسپر اصرار کیا جائے اور تشدد عمل مین لایا
جاوے چھٹین خرابی یہ ہے کہ جناب امیر نے چند عذر کیے
ایک کمسنی دوسرے تقرری نسبت بفرزند جعفر تیسرے مشورہ لینا
چوتھے اذن لینا امرا سے مگر خلیفہ نے قبول نہ کیا بلکہ اسدرجہ
جبر و اصرار کیا کہ جناب امیر نے گاہے عقیل و گاہے حسنین علیہم السلام
سے مشورہ کیا سب مانع ہوے پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ
کسطرح جناب امیر اسکو گوارا نہ فرماتے تھے خلیفہ دوم کے تشدد و جبر نے
ایسا مجبور کیا کہ خورد و بزرگ سے مشورہ لیا ساتوین خرابی یہ ہے کہ خلیفہ دوم نے
جب نہایت اصرار و مبالغہ کیا اور حضرت نے اپنے اعزا و اقارب سے مشورہ لیا اور نکی بھی نہ تھی تو خلیفہ

صفحہ ۱۱ ازالۃ الخفا

صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۴۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوم نے جبر مین تشدد شروع کیا یہانتک تشدد کیا کہ حضرت
عباس علیہ السلام نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ اب
نکاح کردینا مناسب ہے کہ مجھے عمر سے ایک کلام پہونچا ہے
یعنی کلام متضمن تخویف و تہدید اسپر بہی حضرت راضی نہ ہوے تو حضرت
عباس علیہ السلام نے سمجہا بوجہا کر خود نکاح کردیا پس اس سے سراسر ظلم و تشدد
خلیفہ دوم ثابت ہوا بلکہ خروج اونکا اسلام و ایمان سے کیونکہ یہ کہنا
حضرت عباس عم اشرف الناس کا فقد بلغنی عنہ کلام صاف
دلالت کرتا ہے اسپر کہ خلیفہ کیطرف سے کوئی سخت دہمکی دیگئی اور نہایت
درجہ کی تخویف و تہدید عمل مین آئے حالانکہ عموم ناس کے لیئے
بھی ایسی دہمکی جائیز نہین چہ جائیکہ بہ نسبت اہلبیت طاہرین ہو چنانچہ
سابقًا کلام ملک العلماء دولت آبادی مذکور ہوا اور وہین کے مناقب
السادات کے باب دوم مین ہے و نیز روے ترش کردن آزار ست
زیرا کہ چون عباس بر انصار آمد ایشان روے ترش کردند مصطفیٰ صلعم
را غضب شد و گفت نباشد ایمان کسے را کہ عم مرا ازار دہا بجدیکہ
سر کہ پیالہ خورد و در مجلس در آید کہ مردمان از بوے وے آزردہ شوند
آزار باشد بلکہ خود صحیح بخاری مین ہے اسلام وہ ہے جس سے لوگ
سلامتی پائین اور اکثر احادیث مین تخویف و تحذیر عامہ مسلمان سے
ممانعت صریح وارد ہے پس جب اس قوع عقد سے کفر و ظلم خلیفہ
دوم ثابت ہوا نہ اتحاد و اتفاق جسکے اثبات کے لئے وہ روایت

فقال ... فقد بلغنی عنہ ... کلام ... سلطان بخاری

ص ٣٩ ورق قلمی
مناقب السادات
باب دوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنائی گئی تو اب کیا ضرور ہے کہ ایسے موضوعات سے خدا و رسول کے
ایذا دہی کیجائے اور کوئی کام بھی نہ نکلے بلکہ بعوض نفع نقصان
حاصل ہو آٹھوین خرابی یہہ ہے کہ خلیفہ دوم نے معاذ اللہ جناب امیرؑ
کی تکذیب کی اور حضرت کے عذرونکو لغو تصور کیا یہانتک مجبور کیا
کہ ہمارے پاس بھیجدو دیکھین کم سن ہین یا نہین اور جب بھیجدی گئین
تو عمر نے کہلا بھیجا کہ ہرگز یہ کم سن نہین ہین جیسا کہ تم بیان کرتے تھے فانی اذا لمن
الغاین حالانکہ تکذیب جناب امیر علیہ السلام وہ خرابی ہے کہ بدولت
اسکے صحیح مسلم کے روایت بنص فاضل رشید و قاضی عیاض و مازری غلط
و باطل کردی گئی کما سیجیئ انشاء اللہ مگر اعجب امور سے یہہ ہے کہ اہلسنت کے
یہان باپ کا قول و فعل اپنی اولاد کے بارہ مین اور اوسکے مصالح مین
زیادہ معتبر ہے حتے کہ معاویہ نادیدکو الزام ولیعہدی یزید پلید سے
رجس سے وہ افعال سرزد ہوے کہ مستحق لعنت ابدی قرار پایا اسی تقریر سے
بچاتے ہین مگر ان اہلسنت کے امام خلیفہ دوم جناب امیرؑ کے بارہ مین اس
کلیہ کو بھی مسلم نہین رہنے دیتے جو اس جبر شدید کے مرتکب ہوے سراسر
عجب ہے نوین خرابی یہ ہے (اللھم اغفر لنا ذنوبنا و ثبت اقدامنا
علی الحق وانصرنا علے القوم الظالمین ہم نہایت مجبوری سے اس دفعہ کو بیان کرتے
ہین جس سے قلب و جگر مین رعشہ ہی کہ جب جناب امیرؑ نے حسب الحکم خلیفہ حضرت ام کلثوم کو
بھیجا تو عمر نے بازو تھاما یا چادر کھینچی بوسہ لیا سینہ سے چمٹایا ساق پا کھولا اسپر حضرت
ام کلثوم کو بہت غصہ آیا اور کہا تو خلیفہ نہوتا تو مین تیری ناک توڑ دیتی اور آنکھین پھوڑ دیتی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھکو میرے گھر بھیجدے او سپر عمر نے حضرت کو بھیجدیا۔ روایۃ خود داؤد
گھر چلی گئیں (یہہ مضمون بہت سی روایتوں مین اہلسنت کے مذکور ہے
چنانچہ استیعاب و اصابہ سے خود مولوی حیدر علی ازالۃ الغین مین
ناقل ہین جسکو بڑے بسط سے ہمنے جلد ہفتم ذوالفقار حیدری مین لکھا ہے)
ان روایات سے جو جو خرابیان خلیفہ دوم پر لازم آتی ہین اگر شیعہ
بیان کرین تو اہلسنت پر نہایت ہی گران گذریگا لہذا ہم اونہین کے
ایک بڑے عالم محقق کا قول بیان کرتے ہین یعنی علامہ سبط ابن جوزی
کہ وہ ان روایات واہیہ کو اپنے تذکرہ خواص الامۃ مین اپنے جد امجد
کی کتاب منتظم سے بالاجمال نقل کرکے بقسم شرعی فرماتے ہین قلت
وھذا قبیح واللہ لوکانت امۃ الخ واللہ یہ امر نہایت ہی قبیح ہے کیونکہ لونڈیوں کی نسبت
بھی خلیفہ دوم ایسا نہ کرتے چہ جائیکہ خانوادہ رسالت کے ساتھ
اسلیئے کہ عورت اجنبیہ کا بدن چھونا باجماع تمامی مسلمانان حرام ہے
پس کیونکر ایسے امر کی نسبت کیجا سکتی ہے طرف خلیفہ دوم کے
انتہے علامہ مذکور ان روایات مس و کشف ساق یا وغیرہ کو بلا جرح و
قدح رواۃ صرف اسی خیال سے کہ ایسا امر عظیم کیونکر ہوگا غلط بتاتے ہین
اور کہتے ہین کہ صحیح اسیقدر ہے کہ جب ام کلثوم عمر کے پاس تشریف
لائین تو عمر نے بھر نظر گھورا وسپر حضرت ام کلثوم کو نہایت غصہ آیا
اور باپ سے جاکر شکایت کی کہ لقد ارسلتنی الی شیخ سوء یعنے تمنے
مجھکو ایک بڈھے خبیث کے پاس بھیجا انتہے قابل غور ہے کہ جسکو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہایت درجہ کا بیان بیجا ہے اوسکی کیا کیفیت ہے ایا کسی بھلے آدمی
سے یہہ افعال ہو سکتے ہین کیون صاحبو نظر بر انصاف اسکا نزدیک یا بیہ
مولوی حیدر علی بھی با وصفیکہ مجادلہ و مکابرہ پر جیسے کمر ہمت بیت
باندھے رہتے ہین ظاہر ہے روایت کشف ساق یعنی پنڈلی کہولنے
کچھ ایسے دست پاچہ ہوے کہ با وصف تاویلات بیشمار آخر اسکے
قباحت و فسادات پر متنبہ ہوکر اسکے قائل ہوے کہ یہہ عبارت الحاقی ہے
یعنی لوگون نے بڑہا دیا بلکہ معاذ اللہ شیعونپر اسکا الزام لگایا کہ
کشف رضیت روایت فرمودند تا بزعم خود محمدت را بمنقصت ازالۃ الغین ص ۹۲۷
بدل کنند خیر اسکا بدلہ تو انکو خدا دیگا جو شیعونپر تہمت کی مگر انکے
خود بدولت اصابہ سے اس روایت کے ناقل ہین جسکی تعریف ص ۹۲۶ ازالۃ الغین
مین یہ الفاظ فرمائے بلکہ آنچہ در آن مستطاب یعنی اصابہ فی معرفۃ الصحابہ
ابن حجر عسقلانی در بارہ مابہ النزاع مرقوم ست بلا اختلاف نسخ
و بے کم و کاست بگوش صفا باید شنید جس سے معلوم ہوا کہ عبارت
اصابہ جسمین روایت کشف ساق مرقوم ہے بلا اختلاف نسخ و بے
کم و کاست ہی پھر شیعونپر بیجا افترا کہ انہونے اس لفظ کو اضافہ کر دیا کیونکر
راست ہوگا بلکہ اوسی ورق کے پچھلے صفحہ مین مضمون کشف ساق
و تقبیل یعنے بوسہ لینے کو استیعاب سے بھی نقل کیا ہے مگر یہ بات اس سے
بخوبی ظاہر ہوتی کہ کشف ساق کا مضمون ایسی غرابیون سے مملو ہے
جسکی کوئی اصلاح نہین ہوسکتی نہ کوئی تاویل اوسمین چل سکتی ہے سواے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

الحاق شیعہ کے قایل ہون جیسا کہ دربارۂ قصہ فدک و قرطاس کہ بحسب افادۂ جناب
و مولوی حیدر علیصاحب مبطل مذہب اہلسنت ہی یہی ترکیب نکالی ہی کیونکہ بقول سبط
ابن جوزی و مولوی حیدر علی یہ روایات غلط ٹھہری فرق یہ ہی کہ سبط ابن جوزی نے ان
روایات کی قباحت پر متنبہ ہوکر اوسکو خود غلط کر دیا اور اپنے ہی راویون پر اسکی
وضع و افترا کا بار رکھا اور مولویصاحب نے بھی اس روایت کو غلط کیا مگر اوسکے ساتھ
شیعون پر بھی ایک تہمت و بیہودی خیر این ہمہ بالاے علم دسوین خرابی یہ ہی کہ یہ کل
افعال خلاف انسانیت خلیفہ صاحب سے سرزد ہوئی اور صحابہ رسول بیٹھے دیکھا کیے
تا او نہون نے اسکی حرمت بیان کی نہ رسول کی حق تلفی کا خیال دلایا ایک عالم اہلسنت
کا بیان ہی کہ خلیفہ ثانی نے مہاجرین اولین سے فرمایش کی کہ (عیاذاً باللہ) جماع
کرا دو اوسکے بعد معذرت کرتا ہی کہ حرمت اس مسئلہ کی نہ خلیفہ دوم کو معلوم تھی
نہ دیگر صحابہ کو جو اس فرمایش پر اعتراض کرتے (سیرۂ حلبیہ) ان روایات کی تحریر سے
جو خون کو جوش ہوتا ہی منتقم حقیقی کو حوالہ کرتے ہین لیکن یہان سے معلوم ہوا کہ اہلسنت کے
نزدیک خلفا و صحابہ بہایم و حیوانات سے تھے نہ از قسم انسان کیونکہ بجز نامردگان
کوئی فرد بشر ایسا نہو گا جسے اسکی حرمت نہ معلوم ہو بہرحال ہمنی نہایت اختصار کے
ساتھ قسم اول کی بعض خرابیونکو اہلسنت کی روایات سے منتخب کر کے یہان لکھا تفصیل
ان کل امور کی اصل کتاب ذوالفقار حیدریہ پر محول ہی باقی رہین خرابیان قسم دوم کی
یعنی وہ الزام جو بنا بر اصول اہلسنت جناب امیرؑ اور اہلبیت طاہرین پر وارد ہوتی ہین
پس پہلی خرابی یہ ہی کہ ہرگاہ خلیفہ دوم (عیاذاً باللہ) باآنہمہ فضیلت مظہرۂ اہلسنت
لایق تزویج و مناکحت تہی تو جناب امیرؑ نے انکار کیون فرمایا اسد رجہ عذرات

ولما [illegible] ان سیدنا [illegible]
لما تزوج ام کلثوم بنت
علی بن ابی طالب [illegible]
المہاجرین الاولین فقال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سیرۂ حلبیہ ج ۳ صفحہ ۳۴۳

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیون پیش کئے اور باوجود عدالت خلیفہ دوم جناب امیرؑ کو بعد انکار ایسا تردد و انتشار کیون پیدا ہوا کہ گاہے حسنینؑ سے مشورہ لیا گاہے حضرت عباسؓ اور عقیل سے جسپر سب نے اپنی ناراضی و نارضامندی ظاہر کی پھر بعد مشورہ کے خلاف رائے جمہور عقد کیون کر دیا دوسری خرابی یہ ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام اور حضرت عقیل جو انساب قریش و عرب سے نہایت درجہ واقف تھے کیون اس عقد سے مانع ہوئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکے نزدیک عمر لائق مناکحت نہ تھی تو جناب امیرؑ کے نزدیک کیونکر لائق ہوئے اور اگر اہلسنت کو اوس روایت کا خیال ہو کہ جیسا جناب امام حسنؑ نے ابوبکر کو منبر رسول سے اوترنے کا حکم دیا اور امام حسین علیہ السلام نے عمر کو منبر رسول سے اوترنیکا ارشاد کیا اور حسنینؑ نے شہادت بر عدالت خلیفہ دوم مین سکوت کیا تھا تو اس زمانہ مین عذر صغر سنی کا بھی موقع نہین ہے کیونکہ اب وہ حضرت جوان تھے بلکہ اس لایق کہ جناب امیرؑ اون سے استشارہ فرماوین اور اونکو امیر قرار دین تیسرے خرابی یہ ہے کہ جو اختیارات قانون عقل و شرع سے عورتونکو ملے ہین وہ اختیارات یہان جناب امیرؑ نے حضرت ام کلثوم سے کیون سلب کئے یعنی اذن لینا کیونکہ کسی روایت سے اہلسنت کے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت ام کلثوم سے اجازت لیگئی ہو حالانکہ ام کلثوم بنت ابوبکر سے جو بوقت خطبہ چار سالہ تھے اجازت لیگئی جسپر اوسنے انکار کیا اور کہا کہ اگر ایسا ہوا تو قبر رسول سے فریاد کرونگی جسپر بی بی عایشہ عمرو عاص سے خواہان حیلہ ہوئین پس جناب ام کلثوم علیہا السلام سے اذن نہ لینا جو یقیناً ام کلثوم بنت

۱ عن الحسن علیہ السلام بن علی بن ابی طالب قال اتیت علی عمر بن الخطاب وہو علی المنبر فصعدت الیہ فقلت لہ انزل عن منبر ابی واذہب الی منبر ابیک فقال عمر لم یکن لابی منبر [illegible] فاجلسنی معہ [illegible] فلما نزل انطلق بی الی منزلہ فقال [illegible] من علمک [illegible] ازالۃ الخفا مقصد ۲ صفحہ ۸۰ ازالۃ الخفا مقصد ۲ صفحہ ۱۵۱

۲ ازالۃ الخفا مقصد ۲ [illegible]

۳ [illegible] رسول [illegible] بنا ابی الحسن [illegible] ۲۱۲ [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ترجمہ صواعق محرقہ صد ۱۵۹

ابو بکر سے بری تھین حالانکہ برخلاف عقل ہے چہ جائیکہ برعکس اون
نارضامندی اونکی اون شکایات سے جو اپنے باپ سے بنسبت
عمر بیان کین ظاہر ہوتی ہے بلکہ بروایات صاحب صواعق محرقہ کہ
جناب امیرؑ نے حسنینؑ سے فرمایا عمر سے انکا عقد کردو حسنین علیہما السلام
نے عرض کیا او زنے از زنان ہست از جہت خود ہر کس کہ خواہد اختیا
کند انگاہ علی غضب فرمود از پیش حسین علیہ السلام
برخاست حسن علیہ السلام چون غضب پدر را ملاحظہ نمود دامنش
بگرفت وبگفت اے پدر مارا طاقت ہجران تو نیست آنچہ فرمائی بر آن
عمل نمایم انگاہ عقد تزویج بوقوع آیا معلوم ہوا کہ جناب امیرؑ نے حضرت
ام کلثوم سے اسدرجہ اختیارات مقررہ عقل وشرع کو سلب کر کے اجازت
لینا کیسا اونکے بھائی جناب امام حسینؑ سے جو اپنی خواہر کا اختیارات
کو ظاہر کئے اوسپر جناب امیرؑ ایسا غضبناک ہوئے کہ اون فرزندان
رسول کے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا واہ ام کلثوم بنت ابو بکر تو باوجود
چار سالگی کے اس عقد عمر پر قبر رسول سے فریاد کرینگی عائشہ کو بھی جا
اور حضرت ام کلثوم ایسی مجبور ہو جائین کہ نہ اونسے اذن لیا جاوے
نہ اجازت طلب ہو نہ شکایت کی سماعت ہو نہ اونکی فریاد و زاری کا
خیال ہو کہ نواسی جناب رسول خدا تھین اور یون جبراً عقد کر دیا جاے
سبحان اللہ کہان تو خود جناب امیرؑ کو اسدرجہ استکراہ تھا کہ بالکل
انکار کیا ہر چند عذر کئے بعد اوسکے اپنے بزرگون سے مشورہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا بعد اسکے فرزندون سے صلاح لی کہ بالاتفاق انہون نے بہ نارضامندی
ظاہر کی اب کہاں سے ایسی رضامندی ہو گئی کہ سب کے برخلاف
بلا اذن بلکہ خلاف مرضی اوس سیدۂ پاک کے عقد کردینے پر طیار
ہوگئے وہ بھی اس جبر شدید کے ساتھ جو سراسر خلاف عقل و شرع ہی
ایسی افتراؤنکا کیا جواب ہے ہمارے ان اہلسنت نے اس بضعۃ الرسول
کی نسبت کچھ ایسی بے اختیاری ظاہر کی ہے کہ عقد ثانی و ثالث
مین بھی ان جو مثل اس غلط قصہ کے محض دروغ ہے انکو وہی مجبوری
رہی کہ جناب امیرؑ نے اس دفعہ بھی مجبور کیا اور اوسی جبر شدید سے
کام لیا جو بہ نسبت جبر اولے زیادہ تر خلاف عقل و شرع ہے چنانچہ
ازالۃ الخفین مین ہے بعد از وفات فاروق امام حسنؑ و امام حسینؑ ص ۹۲۸ ازالۃ الغین
نزد ام کلثوم آمدند و گفتند کہ اگر اختیار خود را بدست حضرت امیر خواہی داد
بہ یکے از فرزندان جعفر طیار ترا تزویج خواہند نمود و اگر تو مال و دولت
و آسودگی دنیا میخواہی آنہم موجود است بعد ازین امیر المومنین داخل شد
و خدا را حمد و ثنا گفت و فرمود اے دختر اختیار تو بدست تست من اب
آن می بینم کہ مرا از طرف خود مختار کنی جواب داد کہ من مثل دیگر زنان
رغبت بآسودگی دنیا دارم فرمود کہ این جہت حسنینؑ است کہ تو چنین ارادہ
داری باز نبیطہ تمام برخاست و فرمود قسم بکبریائے الٰہی کہ ہرگز با یکے
از ینہا کلام نخواہم کرد مگر آنکہ تو اختیار من دہی پس حسنینؑ دامن ام کلثوم
گرفتند و الحاح نمودند پس ام کلثوم باختیار مرتضوی راضی شد و حضرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمود من ترا بعون فرزند جعفر تزویج کردم راوی گوید که عون نیز در گذشت پس بار دیگر حضرت امیر آمد و درخواست که اختیار بدست مبارکش سپارد بار دیگر ام کلثوم بے قیل و قال حضرت را مختار کرد پس بنکاح محمد برادر عون او را تفویض کردند چون بعد مدتے او داعی اجل را لبیک گفت او را به برادرش عبداللہ نکاح کردند ام کلثوم در خانہ او وفات یافت و عبداللہ بن عمر برادر نماز گذارد و چار تکبیر گفت و فرزندے از وے جز زید در قیہ فرزندان فاروق بوجود نیامدند انتہی قول منصف مزاج لوگ برائے خدا ذرا غور کریں کہ یہ اہلسنت جناب امیرؑ پر کیا کیا اتہام لگاتے ہیں معاذ اللہ ذریہ رسول بلکہ خود اپنی اولاد سے جناب امیرؑ کو کیا ایسی کدہ تھی کہ ایکدفعہ بایں جبر شدید اپنے پارہ جگر کو شیخ سو سالہ خلیفہ ثانی سے بیاہا جس سے رعایا اور برآیا کی لڑکیاں بھی عقد کرنا منظور نہیں کرتی تھیں وہ بھی بلا اذن بلکہ باوصف انکار کیا حضرت کو اپنی بیٹی کی اتنی بھی محبت نہ تھی جتنی عائشہ کو اپنی سوتیلی بہن ام کلثوم سے محبت تھی کیا کوئی صحابی رسول جناب امیرؑ و اہلبیت طاہرین کا اتنا بھی طرفدار نہوا جتنا عمرو عاص نے عائشہ اور ابو بکر کی طرفداری کی بھلا کوئی عاقل اسکو باور کر سکتا ہے کہ صرف اس غرض سے کہ خلیفہ دوم ایسے عالی نسب کی شرافت قرابت حاصل کریں جناب امیرؑ خود ایسا جبر سہیں اور تمامی کنبہ قبیلہ پر جبر کریں بضعۃ الرسول کو مجبور کریں کہ خواہی نخواہی اس مصیبت کو گوارا کریں الحمد و اللہ ہرگز کوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوشمند اسکو قبول نہ کرے گا خیر اگر یہان کوئے بات بنائے
بھی جائے تو بار دوم کیون ایسا جبر دیا گیا کہ باوصف انکار اوس
سیدہ پاک کو فقر و فاقہ کی مصیبت مین مبتلا کیا وہ بھی اس صبر شدید
کے ساتھہ اگر کوئی کہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے بلحاظ و پاس کنبہ
اور خیال کفائت یہ جبر کیا کیونکہ روایت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت ام کلثوم غیر کنبہ مین عقد کرنا اپنا چاہتی تھین اسوجہ سے
حضرت نے یہہ جبر کیا تو کیا کیسکو اتنی بھی عقل نہ تھے جو کہتا کیا حضرت
جب آپنے بار اول اسکو جائز کہا اور گوارا فرمایا تو اب کیا مضائقہ
ہے جو آپ یہ جبر کرتے ہین اور ہر دفعہ اپنی بیٹی کو تازہ مصیبت مین
گرفتار فرماتے ہین بیٹی کو کوئین مین جھوکنا اسکو کہتے ہین افسوس کہ
حضرات اہلسنت ذرا غور نہین فرماتے اپنے موضوعات کے
بیان مین ذرا نہین شرماتے جو سے خرابی یہہ ہے کہ جناب امیر
علیہ السلام اسد اللہ الغالب کل غالب مصداق لا فتی الا علی لا سیف
الا ذوالفقار باوصف حمایت تمام بنی ہاشم جو ملنع تھے اس
عقد سے کیونکر ایسے مجبور ہوے کہ باوصف عدم رضاے
کنبہ و قبیلہ بلکہ اکراہ خود مخطوبہ عقد کرنے پر طیار ہوگئے کیا انکو عایشہ
کے برابر بھی قدرت نہ تھا جو ام کلثوم بنت ابوبکر سے عقد عمر کو
رد کا کیا جناب امیر علیہ السلام ام ابان کے برابر بھی قوت
نہ تھے جنے عقد عمر سے صاف انکار کیا انکے مذمت کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلیفہ سے کچھ ہو سکا پانچوین خرابی یہہ ہے کہ علاوہ اون امور کے
جو خلیفہ دوم کی عالی نسبی پر دال ہین (کہ اصل کتاب ذو الفقار حیدر
مین بخوبی مرقوم ہے) صرف اوصاف بدخلقی و بدخوئی مسلّمہ مانع عقد
تھے پھر جناب امیر ع نے عقد کرنا کیونکر قبول کیا حالانکہ ام کلثوم بنت
ابو بکر اور ام ابان نے صرف اسی عیب کی بدولت نکاح عمر سے
انکار کیا تھا اور حدیث نبوی سے بھی ممانعت مناکحت ایسے شخص سے
معلوم ہوتی ہے جسکا اقل مرتبہ کراہت ہوگا جیسا کہ شرح مشکوٰۃ مین ہے
کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسالت مآب سے کہا ابو جہم اور معاویہ
نے خطبہ کیا ہے کس سے عقد کرین حضرت نے ابو جہم کے عقد سے
بوجہ بدخوئی منع فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ بدخوئی مانع عقد ہے
اگرچہ برسبیل کراہت ہو تو جناب امیر ع نے کیونکر ایسے بدخو سے
خلاف حکم نبوی (عقد کرنا پسند کیا) جسکے گھر مین آلی تک بھی داد
نہ تھی اور ازواج نبی نے اونکا نام ہی افظ اغلظ رکھ لیا تھا اور صحابہ
رسول بھی ہمیشہ انکی بدمزاجی و شدت و خشونت پر معترض رہے
حتّےٰ کہ صحابہ نے خلیفہ اول پر مرتے وقت اونکے خلیفہ مقرر کرنے کی
بدولت سخت اعتراض کیا اور خدا سے ڈرایا کہ تم خدا کو کیا جواب دوگے
جو ایسے بدمزاج کو خلیفہ مقرر کرتے ہو چھٹی خرابی یہ ہے کہ صحیح
بخاری مین جناب رسالتمآب نے فرمایا اور راوہ ہشام بن مغیرہ
مجھسے مستدعی ہین کہ اگر آپ اذن دین تو اپنی لڑکی کا عقد جناب امیر سے کر دین

ص ۹۵ شرح مشکوٰۃ ج ۲ بمبئی

ص ۲ ج نصف ۲ ازالۃ الخفاء عن الخلفاء ... [illegible]

ص صحیح بخاری

ص ۹۷ ورق قلمی صواعق محرقہ

ص ۵۱ صحیح بخاری ج ۲ بمبئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس ہرگز نہین اذن دونگا یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا مگر یہ کہ علی بن ابیطالب
میری بیٹی کو طلاق دین تب دس لڑکی سے عقد کرین کیونکہ وہ
جناب سیدہ پارہ جگر میری ہے جو امر اوسکی خوشی و ایذا کا باعث
ہوتا ہے وہ امر میری خوشی و ایذا کا باعث ہے انتہی پس تعجب ہے
کہ جناب رسالت مآب صلعم نے صرف اس خیال سے کہ میرے پارہ جگر کو سوت
کے ساتھ ایذا ہوگی باوصف جواز تعدد نکاح ایسے امر ابغض مباحات
یعنی طلاق کو جس سے زیادہ کوئی چیز خدا کے نزدیک مبغوض نہین گوارا
فرمایا مگر یہ نہ گوارا کیا کہ جناب سیدہ کو سوت کا سامنا ہو تو جناب امیر نے
باوصف اوس تاسی رسول کے جسکے سامنے جان دینا گوارا کیا مگر
ترک تاسی نہ قبول کیا اس باب مین کیون تاسی کو ترک کیا اور عیاذاً باللہ
اپنے پارہ جگر کو جو ودیعہ رسول سے تھے اوسی سوت کے عذاب مین
دیدہ و دانستہ مبتلا کیا جس کو سوء عذاب کہنا بجا ہے وہ بھی
کون سی سوت ام کلثوم زوجہ سابقہ حضرت خلیفہ دوم جو ہمیشہ
خلیفہ سے تکرار کرتے تھیں ہائے اس بضعہ رسول ذریہ بتول ہاسے
عیاذاً باللہ حسب روایات اہلسنت جناب امیر کو کیا ایسی عداوت تھی
کہ برخلاف سیرت رسول بلکہ خلاف وصیت رسول اوس اپنے پارہ جگر
کو آن چیز شدید انواع و اقسام کے مصائب و شداید مین گرفتار کیا
کہ ایکطرف خلیفہ کی تندمزاجی و بدخوئی دوسریطرف سوت کا عذاب
تیسریطرف اوس سوت کی بدمزاجی چوتھی طرف خلیفہ صاحب کی بیٹی

ازالۃ الخفا صفحہ ۱۹۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بی بی حفصہ کی بدمزاجی نسبت آنحضرت فات مین جناب امیر ع دیدہ و دانستہ اپنے
پارہ جگر کو مبتلا کرین اور باپ بھائی چچا دادا کسیکو رحم نہ آئے بلکہ
اگر بھائیکو کچھہ ترس آتا بھی تو جناب امیر ع اوس پر آزردہ ہوں لا واللہ
لا واللہ کوئی عاقل دیندار صاحب ولا اسکو قبول نہ کرے گا کہ جناب امیر ع
بخوشی خاطر اپنی بیٹی کو ایسے عذاب شدید مین مبتلا کرینگے اور عیاذاً باللہ
ایذاے خدا و رسول کا بھی خیال نہوگا **ساتوین** خرابی یہہ ہے
کہ جناب امیر ع اور سارے بنی ہاشم نے کیونکر گوارا کیا کہ اپنی بیٹی کو نامحرم کے
پاس بلا عقد و بلا نکاح بھیجدیا جس سے یہہ بے ادبیان واقع ہوئین کہ
چہار و پنجسالہ عمر دسال عمر نے بھی ایسی گستاخی و بے ادبی کی تمیز کے
اور کہدیا کہ اگر تو امیر المومنین ہوتا تو وہ طمانچہ پڑتا کہ ناک ٹوٹ جاتی
آنکھہ پھوٹ جاتی اور اوسی غصہ مین وہ کہکر چلی آئی اور باپ سے شکایت کی
کہ تمنے ہمکو ایک بڈھے خبیث کے پاس بھیجدیا مگر اسپر بھی باپ بھائی
چچا دادا کو جو بنی ہاشم تھے چین برجبین بھی نہوا حالانکہ خاندان رسالت
مین جسقدر غیرت و حمیت تھی روے زمین پر کسیکو کبھی نصیب بھی نہوئی
چنانچہ خود جناب رسالت مآب نے اس غیرت پر فخر کیا اور جناب امام حسین
علیہ السلام کا یہہ شعر اکثر بہا مشہورات سے ہے **شعر** الموت اولی من رکوب العار
والعار اولی من دخول النار یعنے عار و ننگ گوارا کرنے سے موت بہتر ہے
اور جہنم مین جانے سے ننگ و عار قبول کرنا اولے ہے حتی کہ خود فاضل
رشید نے ایضاح لطافۃ المقال مین اقرار کیا ہے کہ بنی ہاشم مین جیسی غیرت

شرح مشکوۃ جلد ۲ صفحہ ۹۱

ورق قلمی صفحہ ۱۳

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وحمیت تھی دوسرے مین نہ تھی چنانچہ لکھتے ہین وفیھم بنین وبعض حمیت
وغیرت فراوان کما قال صاحب النواقض وفی الہاشمیۃ شجۃ اشد الحمیۃ والغیرۃ یعنی بنی ہاشم
مین سبسے زیادہ حمیت وغیرت پائی جاتی ہے پس کیسکو غیرت ہو تعجب
خیر ہوا انیجا ہے کہ سبط ابن جوزی سنے اون روایات کو جنمین یہہ مضامین
واہیہ درج ہین غلط وبے بنیاد قرار دیا اور مولوی حیدر علی نے بھی
اوسکے الحاق کا دعوی کیا جیسا کہ سابقا مذکور ہوا علی ہذا القیاس
سوا اسکے اور بھی بہت سی خرابیان ہین جنکو ہمنے اصل کتاب مین ہر
روایت کی ذیل مین لکھا ہے بہرکیف بنابر اصول اہلسنت یہہ کل
خرابیان عاید ہوتی ہین جنکا دفعیہ کسیطرح ممکن نہین ہے از آنجا کہ
جناب امیر عہ اور اہلبیت طاہرین عہ کی محبت وولا وحفظ وعصمت کا
دعوی اہلسنت کو بھی ہے گو زبانی ہی سہی تو وہ ان الزامات کے
بھی ملزم ہین جو بنابر اونکی روایات کے جناب امیر عہ اور اہلبیت طاہرین
پر عاید ہوتی ہین نہ صرف شیعہ بلکہ شیعہ کسیطرح ان الزامات سے ملزم
ہو ہی نہین سکتے کیونکہ یہہ لوگ سرے سے اصل وقوع نکاح ہی کے
منکر ہین چہ جائیکہ یہہ امور قبیحہ اونکی روایات سے ثابت ہون کہ مثل شریک
باری محال ور ممتنع ہے پس جب بنابر اصول اہلسنت اسقدر شناعت
صحابہ وخلیفہ دوم واہلبیت طاہرین پر عاید ہوتے ہین علاوہ ان قباحات
ولزوم محالات کے جو مابعد مذکور ہونگے انشاء اللہ تو ضروری ہوا کہ اہلسنت
صرف انہین شناعتون کی بدولت اصل روایات کو باطل وبے بنیاد

اختتام مقدمہ و تمہید [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرار دیکر تکذیب واقعہ کرین گو یہ روایتین ایسی صحیح ہون کہ اونکی صحت قرآن
کے برابر یا زیادہ اوس سے باجماع اہلسنت مانی گئی ہون مثل روایات
صحیح بخاری و صحیح مسلم کے کیونکہ ایسی حالتوں مین عموماً اہلسنت کا یہی حکم ہے
اور اسی پر عمل درآمد بنظر مزید تسکین قلوب مخالفین دو چار احکام اور برتاؤ
اونکے یہان بھی مذکور ہوتے ہین ناظرین بالتمکین اندک تطویل سے ملول
نہون کہ اصل تحقیقات سے بھی انکو از حد تعلق ہے گو یہ بحث نہایت بسط طلب
ہے کہ احصا اونکا چند مجلد مین بھی ممکن نہین لیکن نہایت اختصار کے
ساتھ صرف تین طبقون کے افکارات اور حکمت عملیان انکی مذکور ہوتی ہین

حکم اول جلد اول و دویم ذوالفقار حیدر مین مفصل لکھ آیا ہون کہ امام ص ۱۰۷ ذوالفقار حیدر جلد اول
فخر الدین رازی نے بیان کیا کہ ابن مسعود سورہ قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس کو داخل قرآن نہ جانتے تھے اور اکثر روایات
اہلسنت مین منقول ہے درجہ تواتر کے قریب الخ امام صاحب فرماتے ہین
کہ اس سے لازم آتا ہے یا قرآن صحابہ کے زمانے مین متواتر نہو یا ان
صحابیونکو کافر قرار دین کیونکہ منکر حرف واحد قرآن کا کافر ہے چونکہ دونون
صورتون مین بدیہی فساد لازم آتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ اصل ان روایتونکو
غلط و باطل قرار دین جنمین ایسی نسبت ابن مسعود کیطرف ہے (انتہی کلام
رازی بنقل سیوطی) پس اس حکم سے معلوم ہوا کہ ایسی خرابی کی حالت مین
اصل روایت کو بلا جرح و قدح رواۃ باطل کرنا ضرور ہے حکم ثانی
فاضل رشید اپنی کتاب شوکت عمریہ ص ۱۱ مین دربارہ اوس حدیث صحیح مسلم کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسمین حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا معاذ اللہ جناب امیر علیہ السلام
کو کاذب غادر خائن آثم کہنا اور جناب امیر علیہ السلام و عباس کا شیخین
کو کاذب غادر خاین آثم جاننا مذکور ہے فرماتے ہین چون ظاہر حدیث
صحیح مسلم مستلزم شناعت قطعیہ بطرف چہار یار عظیم المقدار اعنی شیخین و
حضرت امیر علیہ السلام و حضرت عباس رضی اللہ عنہم ست و آن نزد اہلسنت
مخالف ما استقر فی شریعۃ الاسلام ست و خبریکہ باین صفت باشد
باتفاق شیعہ و سنی یا محکوم علیہ ببطلان ست بتہمت وہم راوی
یا ماول ست و چون حکم ببطلان یا تاویل آن واجب گشت لہذا بعضے
علماے اہلسنت نسبت وہم بطرف رواۃ آن نمودہ رد این حدیث
کردہ اند چنانچہ امام نووی در شرح صحیح مسلم در شرح این حدیث
نقلا عن القاضی عیاض عن المازری میفرماید جسکا محصل یہ ہے
کہ چونکہ تاویل کی راہین اس حدیث مین مسدود ہین ہم نے
کذب کی نسبت طرف رواۃ کے کی اور اسی وجہ سے بعض لوگون نے
ان الفاظ کاذب غادر خائن آثم کو اپنے نسخہ صحیح مسلم سے
از راہ کمال احتیاط نکال ڈالا تھا اقول یہان نیز انحضرات اہلسنت
کے علماے کے امانت و دیانت کی خوب داد دینا چاہیے کہ
جب خود صحیح مسلم مین یہہ ترکیبین کی گئین جسکے ہزارون نسخہ
مشتہر ہوچکے ہین تو واے بر حال دیگر کتب اور یہین سے ادن الزامات
کو بھی اہلسنت کے سمجھ لینا چاہیے جو شیعون نیز دربارہ تحریف الحاق مزعوم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وارد کرتے ہین پھر کیف جب روایات متواترہ صحاح بالکہ صحیح مسلم جسکو
اصح الکتب عند اہل السنتہ شاہ صاحب فرماتے ہین بوجہ استلزام شناعت
صحابہ محکوم ببطلان ہوتے ہین تو یہ روایتین عقد کی کیون اس حکم
سے مستثنے ہونگی جو نہ صحاح ستہ مین داخل ہے نہ کسی روایت
صحیح خالی از معائب جرح و قدح کاکہین وجود ہے جیسا کہ بالعبد
مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے پس بفرض محال اگر فریقین کی روایتون سے
ایسے فسادات اور شناعات لازم آئین تو حسب قول رشیدی باتفاق
فریقین واجب الرد والابطال ہین چہ جائیکہ ایک ہی فریق کی روایت
ہو اور سیپر بھی غیر صحیح کیونکہ تعظیم و توقیر اہلبیت طاہرینؑ اور بچانا انکا تحقیر و
توہین سے فریقین پر لازم ہے بخلاف حفظ عرض شیخین کہ فی الواقع
کسی پر لازم نہین بلکہ اظہار انکے کفر و نفاق کا ہر مسلمان پر فرض عینی ہے
جیسا کہ ضربت حیدریہ و شوکت عمریہ مین مفصلاً مرقوم ہے پس جب انکے
باب مین اہلسنت کا یہ برتاؤ ہے تو اہلبیت طاہرینؑ کے بارے مین کیونکر
اس حکم سے عدول کر سکتے ہین واضح رہے کہ یہ ترکیب یعنی الفاظ
نکال ڈالنے لینا کے اسی روایت کے ساتھ خاص نہین ہے بلکہ صحیح بخاری
کی حدیث ال ابیطالب لیسوا لے باولیاء مین بھی بجنسہ کاذبا غادرا خائنا
اثما والی ترکیب استعمال ہوی کہ صحیح بخاریؒ سے لفظ ابیطالب کو نکال ڈالا
اور ان آل ابی لیسوا باولیاء رہنے دیا چنانچہ فتح الباری مین ہے
کہ کسینے ابی فلان لکھا کسینے لفظ ابی کی بعد جگہ خالی رہنے دی اوسکو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسینی بیاض سے تعبیر کیا اور آل بنی بیاض پڑہا کسینے آل بیاضہ پڑہا
آخر مین ابن حجر نے تصریح کی کہ اصل عبارت ال اسیا لب ہے اسیطرح
صحیح بخاری مین سے بذیل تفسیر آیہ نساء کو حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم
عن ابن عمر فاتوا حرثکم انی شئتم قال یاتیہا فی اسکے بعد والی لفظ کو کہ الدبر ہی نکالڈالا کسینے
کذا و کذا لکھا کسینے وہان سفیدی کاغذ چھوڑ دی کسیے لفظ فرج لکھا
بالاخر ابن عسقلانی نے تصریح کی کہ کذا کذا والی روایت کی یہ عبارت ہے
نزلت فی اتیان النساء فی ادبارھن اور اوسکے بعد والی روایت مین یاتیہا
فی الدبر لکھا یعنے کہا ابن حجر نے کہ اصل روایت یہہ ہے کہ کہا عبداللہ بن
عمر نے یہ آیہ اس بارہ مین نازل ہوا کہ عورتون کے ساتھ وطے فی الدبر جایز ہے
چنانچہ تفصیل اسکی کلام ابن حجر عسقلانی سے ضربت حیدریہ جلد اول ضربت حیدریہ جلد اول
مین بخوبی مرقوم ہے مگر افسوس یہہ ہے کہ اہلسنت کی اس تحریف نے
جو صحیح بخاری مین دربارہ وطی فی الدبر کیگئی کوئی فائدہ نہ بخشا اور
نجات اونکی اس عیب سے نہوئی کیونکہ انکے علما نے صاف صاف
لکھدیا کہ یہہ امر تمامی اہل مدینہ کا فتویٰ ہے چنانچہ ازالۃ الخفا مین ہے جو شخص اہل مدینہ ازالۃ الخفا مقصد اول
کے حکم کے مطابق استماع غنا اور اتیان فی الدبر کا عامل ہو الخ بعض
یہ دو مثالین تو متعلق بقول نووی ہتین جسنے یہہ بیان کیا کہ بعضون نے
نسخہ صحیح مسلم سے الفاظ کا ذہبا غادرا خائنا اثما کو نکالڈالا اب اس سے
بھی زیادہ تعجب خیز لطیفہ سنئے کہ جس امر پر فریقین ابتدا سے متفق ہین یعنی
قصہ فدک کہ خلیفہ اول سے جناب سیدہ ع نے طلب کیا اور خلیفہ نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بذریعہ حدیث موضوع لا نورث محروم کیا اور جناب سیدہ مدۃ العمر
غضبناک رہین اور جناب امیر علیہ السلام نے تا حیات جناب سیدہ کہ چھ مہینہ سے ہے بیعت
ابوبکر نہ کی اسکی بھی وہی گت بنائی گئی کہ موضوع قرار پائی چنانچہ
صفحہ ۹۳ منتہی الکلام — مولوی حیدر علی باوصفیکہ منتہے الکلام مین مقر ہین کہ بلی ظاہر روایت
صحیحین در قصہ فدک بروایت ام المومنین صدیقہ میتوان دریافت کہ در
صفحہ ۸۵ منتہی الکلام — بیعت صدیق تا زندگی فاطمہ زہرا انگشت نمود مگر بعد اوسکے درپے
تضعیف روایت ہوے کہ بدالنست اپنی اوسکے راوی کو ابوسعید قرار دیا
اور بوجہ عدم اسناد زہری اوسکو ضعیف و غیر مقبول بنایا اور بیہقی
وغیرہ کی روایت کو موصول قرار دیا حالانکہ اس تضعیف روایت صحیحین
مین مرتکب کذب صریح و افترائے فضیح ہوے کیونکہ یہہ روایت تین
مقام پر صحیح بخاری مین اور ایک جگہ صحیح مسلم مین موجود ہے بیچ مین ابوسعید کے
کوئی واسطہ نہین بلکہ ابن شہاب یعنی زہری عروہ سے اور عروہ بی بی
عایشہ سے ناقل ہین پھر دعوے عدم اتصال کیونکر درست ہوسکتا ہے
صفحہ ۵۸۲ ازالۃ الغین مطبوعہ دہلی — خیر یہانتک تو غنیمت تھا کہ ضعیف ہی کہا مگر ازالۃ الغین مین صاف صاف
موضوع بنا دیا چنانچہ کہتے ہین از کتب محدثین چنان بوضوح می انجامد
کہ بعد از تنقید و تحقیق در صحت بعضی از روایات صحیح بخاری کلام ست
وہمچنین در بعضی از روایات صحیح مسلم دخل زین گذشتہ کہ ان روایات
کہ اہل حدیث در صحت آن قیل و قال دارند ہرچند اقل قلیل ست مگر در
صحیح ثانی زیادہ تر از ان ست و بہمین قدر اکتفا میتوان کرد زیرا کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

افاده ابن اثیر رحمة الله علیه در صدر جامع الاصول جائیکه فرع ثالث در
طبقات مجروحین قرار داده هست دلالت بران دارد که بعض از وضاعین
خود اقرار کرده اند که حدیث فدک را ساخته بر مشایخ بغداد خواندیم همه ها
قبول کردند مگر ابن ابی شیبه علوی که او بعلت جعل و افترا پی برد
و هرگز قبول نکرد و از کتب کلامیه و احادیث اهل حق امامیه بعد از تتبع بسیر
میتوان دانست که اهل تشیع در مطاعن خلفای راشدین خصوصاً
احادیثیکه تعلق بقصه فدک دارد چه افتراها کرده در لباس تسنن و اعتزال بکرده اند
و قبل ازین گذشت که تمییز و اخراج ایشان از زمره اهلسنت خیلی مشکل افتاده
مگر بعضی از اهل کشف و عرفان را این امر عظیم که مشکلترین جمله مشکلها
توان گفت بعنایت ایزدی آسان گشته بعد چند ورق که فرمانی بهمین
اهل انصاف اند که انصاف نمایند که غضب آن معصومه و هجران تا دم حیات
از ابوبکر صدیق امت محمدی که از وجوه اصحاب بحالت ثابت بود چنانچه
عالم بخاطر دارد مجلد امامت عماد الاسلام از اکابر خویشتن نقل میکنند که
در اسلام نداشت و انواع فضایل از وی صدور یافت چنانچه
از تفسیر مجمع البیان و منهج الصادقین و خلاصة المنهج معلوم توان کرد و
با وجود حقیت خلافتش نتوانند شد با وصف آنکه نماز جنازه خلیفه سلطان
و خلیفه بود چنانچه علمای شیعه اعتراف بورود روایات در این خصوص
دارند کما نقل من الکتاب مسمی بهدایة [illegible] اعلام و ایقان لابوبکر
برای نماز جنازه وقت شب دفن نمودن آنجناب با وجود علم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بحقیت صدیق از مثل نفس رسول مقبول ممکن نیست لا و اللہ ثم لا و اللہ
پس معلوم شد کہ ہر چند این روایت در صحیح بخاری باشد مگر چون مخالف
روایات و درایات است اعتماد سے بر آن نمیتوان کرد آیا عاقلی و بیند ا تجویز
تواند کرد کہ جناب امیر کہ امیر مصداق علی مع الحق والحق مع علی تا عرصہ
شش ماہ بیعت امام بحق نہ نماید خود را عاذ اللہ داخل من مات بغیر امام زمانہ مات میتۃ
جاہلیۃ علیما یستحقہ انشاء اللہ سازد و بعد عرصہ شش ماہ وقت استنکار وجوہ ناس
التماس بیعت از امام بحق فرماید ہیہات ہیہات ر مد تعصب و عناد بصیرت
اہل تسنن را حجاب گشتہ کہ درین مقامات بلکہ دیگر امور متنازع فیہا نیز دست
از انصاف بر داشتہ و بنا د اعتراضات را بر معانی ناقص روایات
گذاشتہ اند کہ خلاف روایت و درایت است انتہی **قول** ہمارا خیال
جنگ و سر کار زار نیست کیونکہ تمامی کتب احادیث اہلسنت چہ صحاح
ستہ و دیگر صحاح و چہ سنن و مسانید و چہ سیر و تواریخ و نیز کتب فقہ و اصول فقہ
و علم کلام میں یہ قصہ موجود ہے اہلسنت کو دلو نیز جو اس قضیہ میں کہ تا ہمہ
وہی خوب جانتے ہیں سے کہ مولوی عبد العلی بحر العلوم اہلسنت نے
از راہ کمال ناصبیت و فاک بدہانش اسی روایت کی بدولت جناب سیدہ ؑ
کو خاطی قرار دیا اور اجماع اہلبیت طاہرین کو درجہ حجیت سے ساقط کیا
کتب کلامیہ امامیہ میں بھی بخوبی بحث ہو چکی ہے نہ یہی ذو الفقار حیدری
جلد چہارم میں بخوبی انکی تفضیح کی مگر یہاں نیز بمقابلہ مولویصاحب میں بھی بطور
واقعی کہتا ہوں نہ بطور مجادلہ کہ اہل انصاف ذرا انصاف فرمائیں کہ کوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ کوئی عاقل اسکو قبول کرسکتا ہی کہ جناب امیرؑ اپنی پارہ جگر حضرت ام کلثوم بنت سیدۃ نساء العالمین
کا عقد عمر بن خطاب سے گوارا کرینگے جو ارذل ناس و اذل بطون سے تھے جیسا کہ جناب صاحب
معارف و مثالب شاہ عبدالحق وغیرہ کی کتابوں سے ہویدا ہے اور انواع کفر و نفاق
اون سے سرزد ہوے جیسا کہ صحاح ستہ وغیرہ سے پیدا ہیں حتی کہ خود اپنی نفاق کا بحلف اقرار کیا اور
اپنی کفر کا اظہار کیا جناب رسالت مآبؐ نے بوقت وفات اپنے دولتسرا سے نکال دیا اور جناب سیدہؑ
تا حیات رنجیدہ رہیں کہ ترک سلام کلام کیا اور اونکی جنازہ پر حاضر ہونیکی اجازت نہ ملی اور
جناب امیرؑ جب مضطر بیعت ابوبکر ہوئے تو ابوبکر کو تنہا بلایا اور عمر کو آنے کی روادار نہوئے
پس کیونکر ممکن ہی کہ ایسے شخص سے جناب امیرؑ اپنی دختر نیک اختر ام کلثومؑ کا عقد کریں باوصفیکہ
نسبت اونکی حسب وصیت رسول مقبولؐ محمد بن جعفر سے مقرر ہوا اور احادیث نبویہ میں
تصریح ہو کہ بنی ہاشم کا کفو و ہمسر غیر بنی ہاشم نہیں ہوسکتا عمر وغیرہ جو سابق مذکور ہوا
لا واللہ لا واللہ ممکن نہیں کہ ایسے شخص سے باوصف عدم رضامندی تمامی خاندان بنی ہاشم
بطیب خاطر ایسی نسبت واقع ہو پس معلوم ہو کہ یہ قصہ محض غلط ہی اور یہ ثابت ہے کہ صحیح بخاری
و دیگر صحاح ستہ میں بھی یہ قصہ نہیں ہی اور کوئی روایت صحیح قطعی سے یہ امر ثابت نہیں ہوسکتا
حالانکہ اگر صحیح بخاری میں بھی ہو تو باوصف مخالفت قطعیات عقلیہ و درایات جلیہ اسپر اعتماد
نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ اوسمیں بھی نہیں آیا کوئی عاقل تجویز کرسکتا ہی کہ جس شخص بدخلق و بدخو سے
خود اوسکی رعایا کی لڑکیاں متنفر و کارہ ہوں خلاف رائے تمامی خاندان جناب امیرؑ کل اہل
اپنی بیٹی کی شادی کر دیں لا واللہ لا واللہ ہیہات ہیہات رمد تعصب و عناد نے بصارت و
بصیرت اہلسنت کو ایسا ضایع برباد کیا کہ کسیطرح کسی امر حق کو قبول نہیں کرتے قطعیات و
یقینیات پر تعجب ہوتا ہی کیونکہ جناب سیدہؑ ابوبکر پر باوصف غصب فدک و منع خمس غضبناک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئیں اور جناب امیر نے بایں وصف حرمان حق خلافت کیونکر چھ مہینہ تک بیعت نہ کی اور ایسے
امر صریح البطلان پر مطلقاً تعجب نہیں ہوتا جسکی بنیاد اون روایات واہیہ موضوعہ پر قرار دیگئی ہیں
جو عقلاً و نقلاً روایۃً و درایۃً صحیح نہیں بلکہ سراسر غلط و تہمت و افترا و جعل و بہتان ہیں چنانچہ عنقریب
مابعد اسکی معلوم ہوگا اب سننا چاہئے کہ اہلسنت نے فقط انہیں روایات مذکورہ کے انکار پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ
قصہ قرطاس کے بارے میں جو سات مقام پر صحیح بخاری میں اور تین جگہ صحیح مسلم میں موجود ہے مولوی
حیدر علی صاحب ازالۃ الغین میں فرماتے ہیں بدانکہ فقیر را بعد از تتبع کتب قدمای این فرقہ و تصفح مضمرات و مکنونات
ایشان کہ در تالیفات خویش بمقتضای حدیث نعم تضوی علی اضمر احد شیئا الا و قد ظہر فی فلتات لسانہ
گاہ گاہ ازان خبر میدہند چنان یقین شد کہ این حدیث مثل حدیث دوات جمیع اصحاب اثنا عشری
لا یعبأ بہ از خصایص مذہب امامیہ بودہ و اکابر این مسلک بایما سر و دقایق آگہی داشتند و این قصہ را
حلق نقیض کمان می بردند و بکتمانش ہمہ گروہ صابایانی می ورزیدند بعد اہل سنت بدامصلحت در آن
دیدند کہ در لباس تشنیع این روایت را کہ منتہای آرزوی ایشان بقول مجلسی در بحار و حیات القلوب
است در عہد سہا بیشتر معتقدین خویش از زمرہ اہل حق روایت نمودند تا آنکہ رفتہ رفتہ در کتب
محدثین ختم ملتہ بین صحت مندرج شد و پر ظاہر است کہ اگر این حدیث در صدر اول و طبقہ
تابعین ثابت و مشہور میبود کتمان و اختفاء آنہم بدین تاکیدات انتہا کہ پارہ ازان بگوشت شان ہم
صنور نمی رسید نشد و ہر یکی از دیگری عہود و مواثیق چرا میگرفت و میگفت کہ این خبر را باید بدوستان
نشنود کہ اہل خلاف بر صحت مذہب خود را فدا میکنند بر معنی مطلع شوند چنانچہ نسخہ سلیم بن قیس ہلالی
کہ اقدم و افضل از جمیع کتب احادیث امامیہ توان گفت کما اعترف المجلسی فی مجلد الفتن من البحار
از مہر قوم الصدر بر دلالت میکند داخیم از اشارات و عبارتش ہویداست کہ بعضی از اکابر
این حدیث مثل نام فاروق از شیعیان ہم دریغ میکردند و کتب رجال و رسایل تحقیق سازد او معتمد مکانند

صفحہ ۲۹۶ ازالۃ الغین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اول دلیل است کہ مقصود ایشان از اختفا و استتار ہمین بود کہ آیندہ علماے اہلسنت فریب خورند و سہام تدبیر بر نشانہ نشیند و براے مناظر خصوصا متاخرین را بکار آید و در صورت ظہور این کید پیش نخواہد رفت فی جمہور محدثین سنیان خواہند گفت کہ این روایت از خصائص شیعہ است و موید مدعا کہ درینجا یاد کردم آنست کہ بعضے از علماے ما باین مکاید پے بردند و حقیقت امر را دانستند چنانچہ تا تصنیف ہفوات مشہدی از مدے نقل میکند و میگویند کہ او در مسند خویش میفرماید کہ قصہ ائتونی بقرطاس بے ثبوت و بے اساس است و از شیوخ محدثین نقل مینماید کہ بعد از تصفح بظہور می انجامد کہ در صحیحین دو صد و دہ حدیث ضعیف است تفرد بخاری ہشتاد و تفرد مسلم یکصد و سی و دو روایت ہر دو بزرگ شریک شدہ اند انتہے پس حال حدیث قرطاس نزد احفظ الناس برنگ حدیث فدک مینماید کہ شیخ مبارک جزری ابو السعادات در تصانیف خویش آوردہ و گفتہ کہ بعضے از اہل اختلاق بعد از انکہ اقرار بجعل و افترا کردند و گفتند کہ ما قصہ فدک را موضوع ساختہ بر محدثین بغداد عرض کردیم و نزد آنہا معنعن بروایت نمودیم پس تمامی جماعت مذکور قبول کردند و بدام فریب واقع شدند مگر ابن شیبہ علوی کہ بوضع و اختلاق پے بردہ و دانست کہ حدیث از موضوعات است و ان شاء اللہ تعالے عبارت جزری بعد ازین خواہد آمد بالجملہ از دقائق مکیدت اہل دغا جان بسلامت بردن سخت دشوار است ع

امان مگر لطف خدا پیش شند کامی چند تمام ہوا کلام مولوی حیدر علی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کلام سراپا اتہام سے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ اس قصۂ قرطاس سے
اہلسنت کی ہوش و حواس کیسے مختل ہوتے ہین بہرکیف ہمکو انکی تقریر کے رد
جواب سے یہان مطلب نہین ہے جو اسطرف متوجہ ہون لیکن یہان سے
معروضات خفیہ کے بخوبی تصدیق ہوے جو سابق مین گذارش ہوے
کہ وضاعین اہلسنت نے قصہ عقد حضرت ام کلثوم کو وضع کرکے بکمال خرم
احتیاط بعض فرقہ مین جعلی مشہور کیا بالآخر شیعہ پر اوس سے استدلال کرنے لگے
مگر ناقدین اہلحق نے ظاہر کر دیا کہ یہہ بالکل بے اصل ہے اور اگر کسیکو یہہ
خیال ہو کہ یہہ ترکیبین اہلسنت کی اپنے خلفاء و صحابہ کی حفاظت مین صرف
بمقابلہ شیعہ ہین کہ اپنی صحیحین کو غلط کر دیتے ہین اور روایات صحیحہ
قطعیہ یقینیہ متواترہ بین الفریقین کو باطل کر دیتے ہین کیونکہ بمقابلہ شیعہ
سوا اسکے کوئی چارہ نہین پس یہہ خیال صحیح نہین کیونکہ دوسرے مقامون پر بھی
اسی رد و انکار کے مرتکب ہوتے ہین یا حدیثین مخالف ہین وہ تاویلین
بناتے ہین جسپر خود قہقہے لگاتے ہین دیکھیے صحیح بخاری کی اس حدیث مین
کہ نعیم بن حماد ہشیم سے وہ حصین سے وہ عمرو بن میمون سے ناقل ہے کہ
ہمنے زمانہ جاہلیت مین دیکھا کہ ایک بندریا پر چند بندر مجتمع ہوے
اور اوسکے ساتھ زنا کیا لوگون نے اوسپر رجم کیا یعنے سنگسار کیا
ہمنے بھی اون لوگون کے ساتھ اوسکو سنگسار کیا انتہی علامہ ابن حجر
عسقلانی شرح اسکی فتح الباری مین فرماتے ہین کہ ابن عبدالبر نے
اس قصہ عمرو بن میمون پر سخت اعتراض کیا ہے کیونکہ اسمین نسبت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زناسے طرف غیر مکلف کے (یعنی جانوروںکی طرف) دوسری بیان ہی کہ حد شرعی جاری ہوی بہایم وحیوانات پر حالانکہ یہہ امور اہل علم کے نزدیک نہایت ہی منکر وقبیح ہین اور کہا ابن عبدالبر نے کہ اگر طرق اس روایت کے صحیح ہوںتو شاید یہہ بندر اور بندریا از قسم جنات ہوں جو مکلّفین سے ہین ابن حجر کہتے ہین کہ قول ابن عبدالبر دربارہ عدم صحت روایت صرف بر بنیاد طریق اسمعیلے ہے اور اعتراضونکا یہہ جواب ہے کہ اوس واقعہ کی بصورت زنا واقع ہونے اور رجم ہونے سے یہی نہین مراد ہے کہ حقیقۃً زنا اور رجم ہوا بلکہ ممکن ہے کہ چونکہ وہ واقعہ صورت زنا ورجم مین تھا اسوجہ سے زنا ورجم کا اطلاق اسپر ہوا پس وہ اعتراض دفع ہوگیا کہ اس سے لازم آتا ہے احکام شرعی حیوانات پر جاری ہوں اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اس روایت کو نہایت غریب جانا ہے بلکہ گمان کیا کہ یہہ حدیث شاید بعض نسخہاے بخاری مین وارد ہوئی ہے اور صرف ابومسعود نے اسکو اطراف مین ذکر کیا ہے اسی گمان پر حمیدی نے دعوے کیا کہ کسی نسخہ صحیح بخاری مین یہہ روایت نہین ہے شاید کسی نے کتاب بخاری مین بڑھا دی ہو مگر یہ قول مردود ہے کیونکہ جن جن نسخون پر صحیح بخاری کے ہم مطلع ہوے سبھون مین یہہ روایت موجود ہے اور کافی ہے اسکی صحت مین یہہ امر کہ ابی ذر حافظ نے اپنے شیوخ ثلثہ سے جو ائمہ متقنین سے تھے یہہ روایت فربری سے نقل کی ہے اسیطرح اسمعیلی اور ابی نعیم اور ابومسعود کا اطراف مین نقل کرنا اسکی صحت کی دلیل کافی ہے ہان روایت نسفی سے یہہ حدیث

قول ابن عبد البر کہ بندر وبندریا شاید از جنات ہوں

انکار حمیدی از وجود روایت و گمان الحاق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اسکے مابعد والی حدیث ساقط ہے مگر اس سے یہ نہین لازم آتا
کہ روایت فربری مین یہہ روایت نہین کیونکہ فربری کی روایت مین بہت سی
روایتین زاید ہین بہ نسبت روایت نسفی کی جسپر ہمنے تنبیہ کیا ہے اور
کرینگے انشاء اللہ باقی رہا یہہ امر جو اسمعیلی نے تجویز کیا ہے کہ صحیح بخاری مین
یہہ روایت زیادہ ہو گئی ہے پس یہہ قول اجماع علماء کے خلاف ہے
کیونکہ وہ لوگ بالاتفاق قایل ہین کہ جتنی روایتین صحیح بخاری مین ہین وہ سب
صحیح ہین اور نسبت انکی بخاری کیطرف قطعی و یقینی ہے پس قول
اسمعیلی تخیل فاسد ہے جس سے لازم آتا ہے کہ صحیح بخاری کی کسی روایت
پر وثوق و اعتماد نہ رہے کیونکہ جب ایک حدیث مین یہہ امر جائز ہوا
تو ہر ہر حدیث مین یہہ احتمال ہو سکتا ہے پس کسیکو وثوق نہ رہیگا حالانکہ
اتفاق علماء اسکی صحت پر ہے اور جس طریق سے بخاری نے یہہ روایت
نقل کی اسپر وہ اعتراض ابن عبد البر جو سند پر طریق اسمعیلی کے ہے نہین
وارد ہو سکتا اور ہمنے اس مقام مین اسوجہ سے طول دیا کہ کوئی ضعیف
کلام حمیدی سے فریب کہا جاوے اور اوسپر اعتماد نہ کرے جو خلاف انصاف
ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت فتح الباری اقول اب حاجت کسی امر کے
بیان کرنے کی نہین ہے مگر اتنا بیان کرنا ضرور ہے کہ بالفرض اگر وہ سند
اور چند روایات سے ثمرہ و احکام شرعی کی تکلیف نہ تھی تو یہہ امر لے
دریافت کر لینے کہ آپ لوگ کسی امام کے مقلد ہین یا مجتہد حرام
کیونکہ شاید وہ سب مقلد ہیں امام اور ان لوگونکی تقلید کرتے ہون جنکے نزدیک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

عموماً فروج حلال ہے کیونکہ ملا علی قاری رسالہ رد امامیہ میں ابن قیم و ذہبی
کہ جزری و ابن عبد السلام اور سبکی ناقل ہیں کہ محی الدین عربی
قائل ہیں کہ عالم قدیم ہے اور فروج بنی آدم حلال ہے جس سے تحلیل
فروج انکے مریدین کے غیر مریدین کے لیے بجاے متعہ نمایاں ہوے
پس شاید وہ فرد وقت وہ یا جنات اہلسنت کے اس وسیلے اللہ کے
مقلد یا امام تھے ہوں پھر کیفیت جب اعاظم علماے اہلسنت صرف اس خیال سے
کہ صحیح بخاری کی روایت غلط ہو جائے اس بندر اور بندریا کی قصہ میں
یہ تاویل نکالتے ہیں کہ شاید وہ جنات سے ہوں اسوجہ سے اونپر احکام
شرعی جاری ہوسکتے ہیں تو اگر ہم لوگ شیعہ بھی اس سے اعظم مطالب
کے لیے کسی واقعہ میں بشرط صحت سند بطور فرض و تسلیم ذکر جنات کا کریں
اور جنیہ کہیں تو اہلسنت کو کیونکر استبعاد ہو سکتا ہے خصوصاً در صورتیکہ
نسبت اس امر کی وسطرف ہو جو اہلسنت کے نزدیک بھی حالانکہ جن و
انس و جماعت ایجاد خلق ہو چنانچہ شواہد النبوۃ ملا جامی سے ظاہر ہوچکا
اہلسنت کو اس امر پر تعجب ہوتا ہے نہ شرم آتی ہے کہ بمقابلہ اہلحق مدعی ہوتے ہیں
... دم سے اور شیطان سے کشتی ہوئی شیطان کو دیکھا اور شیطان
... ے بھاگتا ہے اور شیطان نے انکے یہ فضایل بیان کیے
... ہریرہ کو شیطان نے سکھایا اور خالد نے شیطان کو قتل کیا
... ل الدین عربی کے وقت کہا لکھا ہے دونوں مسائل بحث کا جواب دیا
... ن خلیفہ دوم حاکم محمد حیران رہا بلکہ قرآن میں دیکھے ...

۱ کی نقل صفحہ استقصا الافحام صفحہ ۲۲۲
۲ تفصیل اس قصہ کی استقصا الافحام جلد اول میں صفحہ ۵۸ کتاب الاکتفا در باب ...
سے بخاری سے منقول ... ۱۲ منہ
۳ صحیح بخاری فضل آیۃ الکرسی ۱۲ منہ
۴ تفصیل اس قصہ کی جلد اول استقصا الافحام ... فتوحات مکیہ شعرانی اور ...

اپنی ماں کے شکم میں بحالت حمل تھی اوسکی ماں کو چھینک آئی اور الحمد للہ کہا
تو درون شکم سے کہا یرحمک اللہ کہ حاضرین جلسہ نے سنا اور اسپر تعجب ہوتا ہے
کہ جنات کیونکر کسی آدمی کے محکوم ہوئے یا کسی صورت پر متشکل ہوئے
سبحانک ھذا شیء عجیب زیادہ تر قابل افسوس یہ ہے کہ انحضرات اہلسنت
کو خلفائے ثلثہ کے کسی قضیہ پر تعجب نہیں ہوتا مگر اہلبیت کیطرف اگر کسی اعجاز
و کرامت کی نسبت ہوتی ہے تو شیعون کے دماغ کھانے پر تلجاتے ہیں
دیکھئے انکے امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں بذیل اوس قصہ کے — تفسیر کبیر
کہ خدا نے اپنی روح کو حضرت مریم پر نازل کی اور وہ بصورت مرد متشکل ہوئے
ویسی ہی چند اشکال اپنے پہلے نکالے ہیں بلکہ کچھ جواب بھی دیا ہے
کہ مدار اون جوابون کا محض قدرت باری تعالے پر ہے یا ادلہ سمعیہ یعنے
آیات و روایات پر کہ عقلا اون اشکالات کو قبول کر لیا ہیں نہ معلوم شیعہ
ایسے جواب سے بمقابلہ اہلسنت کیون محروم کئے جائینگے اور اہلسنت کا
ویسا ہی جواب بمقابلہ کفار و منکرین وجود ملئکہ و جنات بلکہ جنت و نار کے منکر
مقبول ہوگا کیا غضب ہے کہ علمائے اہلسنت محی الدین عربی کو کافر و مشرک
بھی کہیں اور اکابر اولیا سے بھی قرار دیں وقت دار و گیر یہ عذر کریں
کہ تفسیق باعتبار ظاہر شریعت ہے اور ولایت اونکے باعتبار باطن بلکہ
فاضل رشید متعہ کی حرمت کو خیبر کی سال میں باعتبار باطن کے رسالہ
فتح مکہ میں حرمت اوسکی باعتبار ظاہر قرار دیں لیکن شیعون کی کسی تقریر
کو بعد فرض و تسلیم اسی فرق ظاہر و باطن کے بھی قبول نہ کریں

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بنا انصاف سے ہے حالانکہ جو امر محال ہے ہر طور محال ہے اور جو ممکن ہے
ہر طور ممکن ہے پس جب ملائکہ و جن کا متمثل ہونا بشکل انسانی ممکن ہوا اور
مخالطت انسانی میں شامل ہوا تو پھر کیونکر ایک مقام میں ممکن اور دوسری
جگہ وہی امر محال ہوگا اور جسطرح ان امور مین فرق ظاہر و باطن نکالا جاتا ہے
دوسری جگہ بھی اگر بطور فرض و تسلیم کوئی بیان کرے تو کیونکر تعجب ہو سکتا ہے
العجب کل العجب بین الجمادی والرجب یہہ ہے کہ مولوی عبد الحی صاحب
فرنگی محلی جو خاتم العلماء انکے ہین وہ صرف اس غرض سے کہ اپنے شیخ نجم الدین کے
ترک زیارت رسول کے عیب کو مٹا مین رسالہ سعی مشکور مین فرماتے ہین سعی مشکور صفحہ ۴۲
مغتنم آپکا استبعاد حضرت شیخ نجم الدین کے ترک زیارت کے ساتھ جب
درست ہو کہ فی الحقیقت اونکی طرف یہ نسبت درست ہو حالانکہ زیارت
کیواسطے اونکا تشریف لیجانا ثابت ہے نہ بطریق سفر ظاہری بلکہ بطریق طے
مسافت و سفر ہوائی اور بعد ثبوت اسکے منکر اسکا کوئی نہین ہو سکتا مگر
جو کہ کرامات اولیاء اللہ کا منکر ہوگا اور چونکہ اس قسم کے امور کے علم سے
علمائے ظاہر بر اصل دور ہین ان لوگون کو کیفیت اونکی زیارت کی معلوم
نہوئے اسیوجہ سے ترک زیارت اونکی طرف منسوب کرکے اونپر ملامت
کی گئی یافعی مرآۃ الجنان مین شیخ مذکور کے حال مین لکھتے ہین لم یزل فی الظاہر
خارجا من مکۃ الی مکان بعید من عرفۃ واما فی الباطن فالعلم بذلک الی الله والی علماء
الباطن فقد اخبرنی بعض الاولیاء وھو شیخ محی الدین الذی کان ساکنا فی باطنہ مراعیۃ
قال المارجعہ زیارۃ النبی متوجھا الی مکۃ انکر فی آخر نجم الدین المذکور علیہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

فی نفسہ فی کونہ لا یقصد المدینۃ الشریفۃ ویزور قال ثم رفعت راسی فاذا بہ فی الرہو مار الی
جہۃ المدینۃ ونادانی یا محمد اکذا وکذا وذکر کلاما لسنیۃ انتہی اور تقی فاسی عقد
ثمین میں بعد حکایت اس حکایت کے کہتے ہیں وبہذہ الحکایۃ یجاب عن الشیخ نجم الدین فی عدم اظہار
القصد الی زیارۃ النبی لان الشیخ علیا الواسطی انتقد علیہ ذلک کما ذکر الذہبی والصفدی
انتہی عبارۃ السعی المشکور بہرکیف چونکہ یہ بحث بہی اصل کتاب میں بہت بسط سی لکہ چکا ہون
لہذا طول دینا مناسب نہین خیر یہ انکارات اہلسنت طبقہ اولی کے تہے جسکی انہین اشد ضرورت تہے
کیونکہ بمقابلہ حفظ شیخین صحیحین کا ضایع جانا آسان ہے گو صحیحین کا مرض متعدی ہے جسکی بیخ ولت
دین و ایمان ہے مگر شیخین کی بقا کی بہی صورت نہین رہتی باقی مگر اب طبقہ ثانیہ کی انکارات کو
ملاحظہ فرمائیے کہ معاویہ کی بارہ مین بہی جسکی طرفداری و حمایت سی جان بلب ہو کر مستغنی ہو اور کہدیا
کہ اوسکی طرفداری چندان ضروری نہین ہے شاہ عبد العزیز صاحب نے
صاف صاف باغی کہدیا معاذاللہ وقت دار وگیر ایسے متواترات
و بدیہیات سے انکار کرتے ہین چنانچہ معاویہ کا سب کرنا امیر المومنین
علیہ السلام کو اور لوگونکو اس امر کا حکم دینا یقینًا ثابت ہے جیسے کہ سنن
ابن ماجہ و صحیح مسلم و حدایق الازہار شرح مشارق الانوار و مستطرف و عقد
ابن ربہ و کتاب المختصر فی اخبار البشر و شرح مشکوۃ ملا علی قاری و تذکرہ
خواص الامۃ سبط ابن جوزی و ریاض النضرۃ محب الطبری و منہاج السنۃ
ابن تیمیہ وغیرہ مین منقول ہے بلکہ خود تحفہ مین بہی ہے معاذاللہ شاہ صاحب
کہا رہوین باب مین انکار کرتے ہین کہ مخفی تا حال از روے روایات
معتبر ثابت نشدہ کہ سب طرح معاویہ کے زہر دلوانے سے جناب امام حسن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو بھی انکار کرتے ہین حالانکہ استیعاب و تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی و تہذیب الکمال مزی و تہذیب التہذیب ذہبی و مرآۃ العجائب در ربیع الابرار زمخشری و تاریخ ابو الحسن مدائنی و مختصر فی اخبار البشر و حسن السریرہ عبد القادر بن محمد طبری وغیرہ مین بالاتفاق مذکور ہے کہ معاویہ کے حکم سے جناب امام حسنؑ مجتبے فرزند رسول خدا کو زہر دیا گیا فاضل رشید ایضاً غرۃ الراشدین مین اور مولوی حیدر علی ازالۃ الغین مین اس واقعہ سے انکار کرتے ہین بلکہ دربارہ یزید پلید ایسے ہی بدیہیات کے منکر ہین امام غزالی احیاء العلوم مین لکھتے ہین کہ یہ امر ثابت نہین ہے کہ یزید نے جناب امام حسینؑ کو قتل کیا ہو یا حکم قتل دیا ہو پس جبتک ثابت نہو اوسکو قاتل نہین کہہ سکتے چہ جائیکہ اوسپر لعنت کرین انتہے اور صواعق محرقہ مین ہے کہ ابن صلاح سے کسی نے لعن یزید کو پوچھا کہ بوجہ قتل کرنے امام حسینؑ کے مستحق لعن ہے تو جواب دیا حکم دینا یزید کا بقتل امام حسینؑ ثابت نہین اور اگر ثابت بھی ہو تو قاتل مسلمان پر لعن نہین جائز ہے اور شاہ عبد الحق صاحب تکمیل الایمان کی بحث لعن مین فرماتے ہین تا انکہ بعضے در یزید نیز توقف کنند و بعضے براہ غلو و افراط در شان وے و موالات وے روند و گویند وے بعد از انکہ باتفاق مسلمانان امیر شد اطاعت وے بر امام حسین علیہ السلام واجب شد نعوذ باللہ من ہذا القول و من ہذا الاعتقاد و دیگر گویند که وے امر بقتل آنحضرت نکرد و بدان راضی نبود و بعد از قتل وے و از اہلبیت وے مسرور و مستبشر نشد و این سخن نیز مردود و باطل است

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہ عداوت آن بے سعادت با اہلبیت نبوی سلام اللہ علیہم اجمعین استناً وے بقتل ایشان و اذلال و اہانت او مر ایشان را بدرجہ تواتر معنوی رسیدہ ست و انکار آن تکلف و مکابرہ ست انتہےٰ مختصر الطبقۃ ثالثہ انکارات اہلسنت غیر بہا تک کے انکار کی انکو شدید ضرورت تھی کیونکہ اس ملعون کو بھی اکابر ائمہ اہلسنت حدیث اثنا عشر خلیفۃ و اثنا عشر ائمہ مین داخل کرتے ہین اور امام برحق و خلیفہ راشد جانتے ہین چنانچہ کلام شاہ عبد الحق صاحب سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے پھر اسکی اصلاح مین کیون نہ کوشان ہون لیکن تعجب خیز یہ امر ہے کہ خلفائے بنی عباسیہ کے بارہ مین بھی ایسی ہی بدیہیات و متواترات کے منکر ہوتے ہین حالانکہ انکو ائمہ خلفائے اثنا عشر والی حدیث مین بھی داخل نہین لیتے کیونکہ وہ شرف تو بنی امیہ ہی کا خاص حصہ تھا مع اللعن فضایح و قبایح مین ان خلفائے بنی عباس کے بھی بڑے جوش و خروش سے اہور متواترہ یقینیہ کا انکار کرتے ہین اور اجماع ناقل کو غلط ٹھہراتے ہین چنانچہ علامہ عبد الرحمن بن محمد بن خلدون فرماتے ہین منجملہ ان حکایتون کے جسکو ملا جلا کر مورخین نے بیان کیا ہے اور تمامی مورخین نے اوسپر اتفاق کیا ہے یہہ ہے کہ وجہ بربادی خاندان برامکہ مین بیان کرتے ہین کہ خلیفہ ہارون رشید بوجہ مداومت شرب شراب اور عشق و محبت اپنی خواہر عباسہ و جعفر بن یحیےٰ بن خالد برمکی وزیر کی چاہتا تھا کہ ملتے تھے ان سب کا مجمع رہے لیکن خیال پردہ شرعی سے رنگ میں خلل کلمہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جم سکتا تھا آخر اپنی بہن عباسہ کا اپنے وزیر جعفر برمکی سے عقد کر دیا
بایں شرط کہ صرف شریک جلسہ شراب رہا کریں دونوں میں تخلیہ ہونے
پائے جعفر برمکی تو حسب الشرط بخوف عتاب خلیفہ اپنے کو بچاتا رہا
اور باوصف عشق صحبت سے اوسکے مجتنب رہا لیکن عباسہ خواہر
ہارون رشید کی فریفتگی اپنے شوہر جعفر وزیر پر بڑھتی گئی تا اینکہ براہ
حیلہ و مکر اپنے شوہر کے وصل سے کامیاب ہوئے مورخین کا گمان ہے
کہ عباسہ نے جعفر کو شراب پلاکر جب خوب مخمور کیا اوس حالت نشہ میں
عباسہ کی تمنا برآئی کہ حاملہ بھی ہوئی جب یہ خبر ہارون رشید کو پہونچی
تو نہایت ہی غضبناک ہوا یہانتک کہ تمامی خاندان برامکہ کو اسی غصہ سے
ہلاک کیا ابن خلدون اس حکایت کے بعد کہتے ہیں ہیہات ہیہات بہت
ہی بعید ہے یہ امر منصب عباسہ سے اور اوسکی دینداری و عظمت
و جلالت سے وہ بیٹی ہے عبداللہ بن عباس سے چار پشتوں کا صرف
فرق ہے اور یہ چاروں بزرگوار بھی شرف دین عظمات سے ہیں
کیونکہ عباسہ بیٹی ہے خلیفہ محمد مہدی بن عبداللہ ابو جعفر منصور بن محمد سجاد
بن علی ابو الخلفا بن عبداللہ ترجمان قرآن بن عباس عم رسول اللہ ص
کی ایک خلیفہ کی بیٹی ہے دوسرے خلیفہ کی بہن ہے محفوف ہے ملک عزیز
اور خلافت نبوی ص کے ساتھ صحابی رسول بلکہ عم رسول کی پوتی ہے
اوس خاندان سے ہے جسکے لوگ امام ملت ہیں اور مظہر انوار وحی کے
اور مہبط ملائکہ ہر طرف سے قریب … ہے عباسہ عزت و جلالت و عظمت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دین کے دور ہین معایب وقبایح وفواحش سے اگر اس گھرانے مین عفت وعصمت نہ پائی جائے گی تو پھر طہارت وپاکیزگی کا گمان کسپہ کا ہو گا پس کیونکر ممکن ہے کہ ایسے جلیلۃ القدر وعظیمۃ المرتبہ کا عقد جعفر بن یحیے برمکی سے ہو اور ایسے معظم خاندان عرب کی وصلت ایک عجمی سے ہو جسکے باپ دادا غلام رہے ہون اس خاندان کے کہ منتہاے شرف انکا یہی ہے کہ وزیر تھا اس دولت کا اسی خاندان کی بدولت مدارج عالیہ پر فایز ہوا اور کیونکر جایز ہے کہ ہارون رشید ایسا بادشاہ بلند ہمت عالیمرتبت والا دودمان اپنی بہن کی شادی اپنے خاندان کی ازاد کردہ کرے کہ اہل عجم سے ہو پس اگر کوئی شخص منصف مزاج اس حکایت مین غور کرے اور نظر وتامل سے کام لے اور عباسہ کی جلالت وشان کو خیال کرے کہ کیسے شاہنشاہ زمانے کی بیٹی تھی تو ضرور انکار کرے گا اس عقد سے کہ ایسے شاہزادی کی شادی اس مرد عجم سے ہو پس بلا عذر وتامل اس واقعہ کی تکذیب مین مبالغہ کرے گا کہمان قدر عباسہ ہارون رشید کہمان دوسرے لوگ وجہ غضب ہارون رشید برامکہ پر یہین سے ہے مگر تسلط انکا کہ ہارون رشید ذرہ ذرہی مال کے لئے محتاج ہوتا تھا اسی وجہ سے ان لوگون کو ہلاک کیا تمام ہوا کلام ابن خلدون اب ناظرین با تمکین اسکی فوائد پر غور کرین کہ چند فائدے حاصل ہوتے ہین پہلے یہ کہ ان خلفا بنی عباسیہ کو جو ابا واجداد سے تھے اس معاملے مین اتفاق تھا کہ انھون نے کسی بیگانہ جعفر برمکی سے وصلت حاصل کی اور منافات قدر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوس سے حمل رکہایا اون سبکو ابن خلدون مذکور علماء دین و اشراف
ملت خلیفہ و ابن خلیفہ مہبط ملئکہ و مظہر انوار وحی جانتے ہین کہ اگر وہان
عفت نہ پائی جاوے گی تو پھر کہان حاصل ہوگی پس اس سے کمال
عظمت و جلالت ان خلفا کی اہلسنت کے نزدیک ثابت ہوئی ریحانات
کہ علامہ سیوطی بعوض مودت ذوالقربے جو آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فے القربے سے ثابت ہے مودت بنی عباس کو واجب جانتے ہین شہادت
توحید و رسالت کے ساتھ اسکے شہادت بھی ادا کرتے ہین چنانچہ رسالہ
اساس صفحہ ۴۳ مین مناقب بنی عباس ہین جسمین چالیس حدیثین فضایل بنی — کما نقل فی عبقات الانوار
عباس نقل کی ہین فرماتے ہین و اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
شہادۃ محکمۃ الاساس اصلہا محبۃ النبی و فرعہا مودۃ بنی العباس دوسرے
یہ کہ جو امر باجماع مورخین اہلسنت ثابت ہے اوسکو علامہ ابن خلدون اپنے
... ... خواہش سے ان خلفا کی باطل کرتے ہین حالانکہ
کوئی رد و قدح رواۃ وغیرہ بھی ہین پیش کرتے اب مین منصفین حالیجناب
اور مدعیان اسلام و ایمان سے بکمال ادب عرض کرتا ہون
خدا فرماوے کیا جناب ام کلثوم دختر جناب سیدہ نساء العالمین بضعۃ
خیر المرسلین کی قدر و منزلت عزت و جلالت عباسہ کے برابر بھی نہ تھی
اور خلیفہ دوم کی عالی نسبی بمقابلہ اہلبیت نبی کیا جعفر برمکی سے بھی
کم تر تھی جو کبھی اسپر غور کرتے اور عباسہ جوش و خروش سے مراجع
مورخین کی تکذیب مین ایسا ہی جوش اس بضعۃ رسول کے بارے مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اس امر مختلف بین الفریقین کی تحقیق پر ایک اجمالی نظر ڈالی ورنہ اشتباہ روا و اغلاط ناقلین کے چھان بین کرتے ہائے کیسی محبت دنیا ان اہلسنت پر غالب ہو گئی کہ جو خلیفہ ہوا اوسکی ہوا خواہی مین مبتلا ہوئے خلفائے ثلثہ کے بعد معاویہ و یزید و ہارون و مامون کے لئے بھی ویسی ہی فدائی بنے جو امر ان لوگون کے موجب طعن و عیب معلوم ہوئے اونکی تاویل کرنے لگے نہ بن پڑا تو انکار کر دیا یہی ابن خلدون ہین جنہون نے صرف اسی ایک واقعہ کے انکار پر کفایت نہ کی دیگر وقائع مین بھی ان خلفائے بنی عباس کے یونہین منکر ہوئے مثل اسکے کہ ہارون مامون کی شراب خوری اور قاضی یحییٰ بن اکثم کی ندیمی سے انکار کیا حالانکہ اسکو بھی اجماعی کافہ مورخین سے جانتے ہین مگر کرتے ہین اور مامون رشید کے عاشقے بوران بنت حسن بن سہل سے بھی انکار کیا چنانچہ بعد نقل اس قصہ کے لکھا ہے کہ مامون نے رات کی گشت مین ایک جگہ زنبیل دیوار سے لٹکی ہوئی دیکھی اوسمین بیٹھ گیا وہ زنبیل اوپر کھچنے لگی وہان پہونچا ایک مکان آراستہ پیراستہ دیکھا اور نہایت حسین و جمیل لڑکے نظر پڑے تمام شب تنہا بیٹھا رہا صبح کو جب اپنے دربار مین آیا تو اوسی کے عشق کے نشہ مین مخمور تھا یہانتک کہ اوس فریفتگی مین اوس لڑکی کے باپ کو راضی کر کے اوس سے عقد کر لیا فرماتے ہین کہان یہ سب ہوا اور کہان مامون سا خلیفہ عالم دیندار سیرت خلفائے راشدین کا پابند اسکے باپ دادا سے جو رکے سبب خلیفہ تھے ارکان مذہب کی تعلیم بھی ہمیشہ علما سے

صفحہ ۳۱۶ جلد اول تاریخ ابن خلدون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بحث و مذاکرہ علمی میں مشغول رہتا تھا اور احکام خدا کا مطیع تھا اوس سے
ان امور کو کیا مناسبت جو فساق و فجار کے افعال سے ہیں اور اوباش
و عشاق کے اطوار سے اور ان امور کو بوران دختر حسن بن سہل سے
کیا واسطہ ہوا اوس خاندان شریف سے تھے کہ جہاں بجز عفت و عصمت
کسی امر کا چرچا بھی نہ تھا اسیطرح بہت سی حکایتیں ہیں جنسے مورخین کی
کتابیں مملو ہیں چونکہ یہ لوگ خود ایسے لذات محرمہ اور فسق و فجور میں مبتلا
رہتے ہیں لہذا ایسے ایسے حکایات و روایات بنا کر ایسے لوگوں کیطرف
منسوب کر دیتے ہیں تا کہ وقت دار و گیر انہیں قصونکو پیش کریں اور طعن و
لعن سے اپنی جان کو بچائیں انتہے خلاصہ کلام ابن خلدون بس جائے حیرت
بلکہ محل حسرت ہے کہ ہارون و مامون کے یوں پلہ کشی کیجاے اور سلالت
رسول ذریت بتول مخدرات سرادق عظمت و جلالت صاحبان آیہ تطہیر
کے بارہ میں برعکس اسکے وہ خارج از عقل و قیاس باتیں نسبت کیجائیں
جنکو کوئی عاقل دیندار قبول نکرے پس گو اہل اسلام تابعین خیر الانام
عموما حسب احکام اکابر اہلسنت مثل قاضی عیاض و مازری و نووی کے
شاہ عبد الحق و فاضل رشید و مولوی حیدر علی و ابن خلدون یہاں
تھے کہ محض بخیال شرافت و سیادت و عظمت و جلالت بضعۂ رسول کریم
فخر بنی آدم و دناءت و رذالت خاندانی خلیفۂ دوم و فظاظت و غلظت
حضرت ثانی اس امر کی نسبت مناکحت ہر دو کا انکار اور بقسم خدا و رسول و
سمجھا [illegible] انبیا و مرسلین بلا شرف و ہر اس کہیں بعیدات نہایت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہت بعید ہے شان و عظمت و جلالت جناب امیر نفس رسول بشیر و نذیر
سے کہ اپنے پارہ جگر دختر نیک اختر حضرت ام کلثوم بنت سیدہ نساء العالمین
کا عقد باین تفاوت سنی خلیفہ دوم سے کرین جنکے ایمان کو حسب روایات
فریقین کفار سے ہمسری ہو اور بقول ابو حنیفہ ایمان ابلیس کو اونپر برتری
اور حضرت عباس و عمرو عاص و خالد بن ولید و مہاجر بن خالد و خولہ بنت
حکیم وغیرہ وغیرہ صحابہ و صحابیہ مقبولین اہلسنت بلکہ ابو سفیان وغیرہ اونکی نسب
و حسب پر طاعن ہین اور عمر اشرف الناس نے باین بزرگی و عظمت و جلالت صاف صاف
وہ گالیان سنائین کہ رذیل سے رذیل بھی وہ گالی نہ سنے بھلا ممکن ہے
کہ جنکو رسالت مآب اپنی دختر نیک اختر کے لائق نہ جانین اور انکار کرین
اوس دختر کی دختر کے قابل کیونکر ہو سکتا ہے اور کیا جناب امیر کو عائشہ
بلکہ ام ابان کے برابر بھی قدرت نہ تھی جو ایسے قصد سے خلیفہ کو باز رکھتے
چہ جائیکہ جناب امیر سا امام الاجمعین نفس فخر المرسلین بآن علو ہمت اس
افحش طریقہ سے بلا عقد و نکاح اپنے پارہ جگر بضعہ خیر البشر کو اس شیخ سو
کے پاس بھیجدین جس سے کشف ساق و تقبیل و ضم صدر وغیرہ امور ظاہر
ہو اور آل نبی ہاشم کو جنپر غیرت و حمیت کا خاتمہ ہے کچھ جوش بھی نہ آئے
کلا واللہ لا یکون ذلک ابدا جو شخص صاحب عقل و انصاف ان وقایع کا
مین غور و تامل سے کام لیگا اور کچھ بھی خیال خدا و رسول ہوگا تو اس واقعہ
سے بعید عقل انکار کرے گا اور بلا تامل تکذیب محدثین و مورخین مین کا
کہا ہو شش کریگا خصوصا اہلسنت سے جنکو اثبات ایمان جناب خلیفہ ثانی مد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی اشد ضرورت ہی بہلا کب مان سکتے ہین کہ خلیفہ دوم بخیال حق تلفی ابوبکر
اونکی بیٹی ام کلثوم کے عقد سے باز آئین اور بغرض حق تلفی رسول و ایذائے
اہلبیت طاہرین و ابطال احکام سید المرسلین اس جبر شدید کے ساتھہ
عقد کرین اور موذی خدا و رسول بنین حاشا و کلا ہرگز عقلا و منصفین اہلسنت
اسکو نہین مان سکتے اور بدون ابطال و تردید ان روایات موضوعہ کے
اونکو چارہ نہین چنانچہ انشاء اللہ غلطی و موضوعیت ان روایات کے
بنا بر اصول اہلسنت ثابت کیجاتی ہے پس گو کہ محض یہی امور عقلیہ بدیہیہ سکے رد و
ابطال کے لیئے کافی تھے اور ہین لیکن چونکہ اہلحق مثل اہلسنت تبع شاہد پر تیار ان
بنی امیہ و بنی عباس ہٹ دہرم و نا انصاف نہین ہین بلکہ مدار اونکی تقریر و
تحریر کا احقاق حق و تحقیق امر واقع پر ہوتا ہے لہذا مین ابہی اون احکام علما
منکرین و قائع صحیحہ کو تکذیب و انکار مین اس واقعہ موضوعہ و غلط کی جاری
نہین کرتا بلکہ خاص حکم فاضل رشید کو بہی جو دربارہ تکذیب و ابطال احادیث
صحیح مسلم مستلزم شناعت قطعیہ چاریار کہا کہ چونکہ یہ حدیث صحیح مستلزم
شناعت قطعیہ چار یار ہے لہذا باتفاق فریقین رد و ابطال یا تاویل اوسکا
واجب ہے ہم جاری نہین کرتا بلکہ صرف یہی کہتا ہون کہ عقل و نقل کو ملا کر
امانت و دیانت کے ساتھہ تاریخی واقعات سے جانچ کر اس نکاح کے
عدم وقوع یا وقوع کا یقین کرو اگر ایسکے ساتھہ اون فسادات اور
قباحتونکا بہی لحاظ ہو جو مذکور ہوئے تو سبحان اللہ نور علی نور ادنی
یا ہین کہ کسی شیعہ کا قول تو جنکو اہلبیت رسول سے خاص تعلق ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ اونکی روایتین دیکھو بلکہ صرف اپنے ہی علماے اہلسنت کے (جو صحابہ بلکہ
خلیفہ دوم کے فدائے خاص اور جان نثار ہین اور اہلبیت طاہرین کے
دشمن یا غیر طرفدار) اقوال سے تطبیق دے لو اور جمع و توفیق کر لو انشاءاللہ
بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ یہ نکاح واقع ہوا نہ اس قصہ کی اصلیت ہے
راویون نے یا بوجہ اشتراک نام اشتباہ مین آکر دو تین ہمنامون کے
قصے دوسرے طرف جوڑ دیے یا بے ایمان جھوٹے راویون نے جان بوجھکر
اس غلط قصہ کو گڑھا اور جھوٹی تہمت لگا کر اپنے موضوعات کو مشہور کر دیا
اور اونکے بعد والی علما نے بلا غور و تامل بلا تحقیق و تفحص اوسکے نقل کی
یا وہ بھی اوسی وضع و افترا اور جعل و تہمت مین اونکے شریک غالب ہوے

لہذا اسکی تحقیقات واقعی بر بنیاد دو اصول دو مقالون مین کیجاتی ہے

مقالہ اولے بر بنیاد اصول اشتباہ رواۃ ہر صاحب عقل سلیم و فہم
مستقیم اگر ذرا غور و تامل سے کام لے اور عنان انصاف ہاتھ سے نہ دے
تو بالیقین معلوم کریگا کہ اگر رواۃ اس قصہ کے بفرض التسلیم بالعمد مرتکب
کذب صریح و افترائے فضیح نہین ہوے تو نقل واقعہ مین مبتلاے اوہام
و خطا ضرور ہوے اور کسی وجہ سے خصوصًا بجہت اشتراک نام مشتبہ ہو کر
اونھون نے مختلف اشخاص کے واقعات کو شخص واحد کیطرف منسوب کر دیا
لہذا پہلے مین نتیجہ تحقیقات یعنی اصل کیفیت واقعہ لکھتا ہون پھر اوسکی
دلیلین بعد اوسکے وجہ اشتباہ و اغلاط و رد الاباطیل اور نظائر اوسکے

امر اول یعنے حقیقت نکاح ام کلثوم ... واضح رہے کہ حضرت سید الاہل حضرت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جہانتک کتب سیر و تواریخ و احادیث اہلسنت پر اسماوہ مین نظر ڈالیجاے
اور تحقیقات واقعی کیجاے وہانتک یہہ امر یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ کسیطرح
نہ یہہ عقد واقع ہوا نہ کوہی تذکرہ اسکا آیا بلکہ اصلیت اسکی اسیقدر معلوم ہوتی ہے
کہ چونکہ خلیفہ دوم نے ام کلثوم دختر ابو بکر سے جو بعد ابو بکر پیدا ہوے تھے
اپنے ایام خلافت مین عقد کرنا چاہا اور عایشہ کو اسکا پیغام دیا ام کلثوم
مذکورہ نے انکار کلی کیا اور خلیفہ دوم کی شدت و خشونت و غلاظت و فظاظت
کے سبب سے بالکل ناپسند کیا تو بی بی عایشہ نے مضطر ہو کر عمرو عاص
حیلہ ور کو بیچ مین ڈالا او سنے اس عقد کے ہونے سے لزوم حق تلفی ابو بکر
کا خیال دلا کر عمر کو روکا پس یہہ ایک مادہ اصرار و انکار کا دونکو ہاتھہ لگا جسکو
کل روایات عقد مین بیان کرتے ہین اور انکار ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ
بھی اصل انکار و اصرار کا موید ہوا دوسرا امر باعث توقین بوقوع عقد یہ ہوا
کہ چونکہ خلیفہ دوم کی ایک زوجہ جو ایام جاہلیت سے انکی زوجیت مین تھی جس سے
زید بن عمر متولد ہوا اور مادر و پسر نے بوقت واحد ایام معویہ مین وفات پائی
اوس زوجہ کا نام ام کلثوم تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے ام کلثوم بنت
عقبہ بن ابی معیط سے عقد کیا کہ وہ ام کلثوم زوجہ خلیفہ دوم ہوئین پس یہہ دو مادہ
اونکے توقین بوقوع عقد بعد انکار کے ہوے ایک ام کلثوم کا انکار کرنا اور دوم ام کلثوم
کا زوجہ عمر ہونا جاہلیت اور اسلام مین اب یہ دونا فلان اخبار نے خواہ
اشتباہ خواہ بالقصد انہین دونو واقعہ کو نقشا اختراع قرار دیکر یہہ اختراع کیا
کہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ سے خلیفہ دوم نے خطبہ عقد کیا اسکا جواب پہلے

دوسری زوجہ کا نام بھی ام کلثوم تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکار کیا ادہر سے اصرار ہوا آخر عقد واقع ہوا اور اوس سے زید پیدا ہوئے
اور ماں بیٹے نے ساتھ بوقت واحد بعہد معاویہ وفات کیا اور جناب امام حسینؑ
نے نماز جنازہ پڑہی پس دو ام کلثوم بلکہ تین ام کلثوم کے مختلف روایات
کو نام کے اشتراک کے سبب سے جناب ام کلثوم علیہا السلام کیطرف
خواہ بالعمد خواہ بالاشتباہ منسوب کیا اور انحضرت کو سرمایہ افتخار بنا تیہ آیا
کہ عمر بن الخطاب کا عقد دختر جناب امیرؑ سے ہوا یہ اصل واقعہ ہے
کہ عتربود کا قصہ نقل کا اصل بنا امر دوم یعنی دلایل ان دعوؤں کی
پس دعوے اول یہہ ہے کہ ایک ام کلثوم دختر ابوبکر تہی اثبات اسکا اصل
کتاب ذوالفقار حیدر جلد ہفتم مین اصابہ سے فی معرفۃ الصحابہ اور اسماء الرجال
مشکوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور تاریخ الخلفاء سیوطی اور صحیح مسلم اور موطا
امام مالک اور کنز العمال اور کتاب کامل علامہ ابن اثیر جزری وغیرہ سے
کیا گیا ہے یہان صرف عبارت شیخ عبد الحق دہلوی سے ترجمہ پر اکتفا
ہوتا ہے کہ ابوبکر کے دخترون کے ذکر مین فرماتے ہین لیکن بیٹیان تہین عایشہ
خواہر عبد الرحمن اسماء بنت ابوبکر خواہر عبد اللہ بن ابی بکر جو سب سے
بڑی تہی اور ام کلثوم سب سے چہوٹی تہی اور ماں اوسکی نصرانیہ تہی اپس
ام کلثوم دختر ابوبکر کا وجود ثابت ہوا باقی رہا دعوی دوم یعنی قصہ عقد
ام کلثوم دختر ابوبکر اور انکار اوسکا پس ثبوت اسکا اصل کتاب مین
کئی طرح سے کیا گیا ہے یہان وہی عبارت کتاب کامل علامہ ابن اثیر
جزری کافی ہے جو سابقا مذکور ہوئی کہ عمر نے ام کلثوم دختر ابوبکر سے

امر دوم یعنی دلائل ان دعووں کی
اصابہ صہ ۲۴۳
تاریخ الخلفا صہ ۳۴
اسماء الرجال مشکوۃ صہ ۳ حرف میم
صہ ۳۴
اسماء الرجال
کتاب کامل صہ ۲۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقد کرنے کا قصد کیا اور عایشہ کو پیغام دیا ام کلثوم نے انکار کیا اور کہا یہ
مرد شدید خشن العیش ہے کہ دروازہ خیر اپنے ازواج پر بند کرتا ہی تیوری
چڑہائے گھر مین آتا ہے اور ناک بہون چڑہائے باہر جاتا ہے مین ایسے
شخص سے نکاح کرنا نہین چاہتی تا آخر روایت جو سابقاً مذکور ہوئی
اور رجال مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی مین ہے کہ ابو بکر نے عایشہ سے وصیت کی رجال مشکوٰۃ
کہ مجھے القا ہوا ہے کہ میری زوجہ حبیبہ بنت خارجہ سے لڑکی پیدا ہوا اوسکے
بارہ مین نیک وصیت کرتا ہون پس بعد موت ابو بکر لڑکی پیدا ہوئی عایشہ نے
اوسکا ام کلثوم نام رکھا عمر نے اوسکا خطبہ کیا تو ام کلثوم نے انکار کیا
اور عایشہ سے کہا تم مجے عمر سے بیاہتے ہو حالانکہ اوسکی شدت و خشونت
عیش سے بخوبی واقف ہو واللہ اگر یہ نکاح اوس سے کیا تو مین قبر
رسول پر جاؤنگی اور اسکی فریاد کرونگی ہم ایسے شخص سے عقد کرینگے
جسکی بدولت دنیا سے متمتع ہون پس عایشہ نے عمرو عاص کو بلایا
اور یہ قصہ سنایا عمرو عاص نے کہا ہم تمہاری کفایت کرینگے پس عمرو عاص نے
بمکر و حیلہ عمر کو اس عقد سے روکا انتہے پس ام کلثوم دختر ابو بکر سے عمر کا
قصد عقد کرنا اور اوسکا انکار بلکہ قبر رسول مختار سے فریاد کرنے کا عزم بشرط
وقوع عقد اور عایشہ کا اضطرار بخوبی ثابت ہوا لیکن مدعی عم کا ثبوت
کہ خلیفہ دوم کی زوجہ کا نام ام کلثوم تھا پس ثبوت اسکا بھی چند دلائل
کتاب کامل و اصابہ و تاریخ طبری و تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی و اسماء الرجال مشکوٰۃ
شیخ عبد الحق دہلوی و ازالۃ الخفا شاہ صاحب وغیرہ سے اصل کتابوں

مندرج ہے یہان اصابہ اور کامل سے اثبات کیا جاتا ہے اصابہ
مین سے ہے ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ عمر بن الخطاب والدہ عبید اللہ
بن عمر ذکر اوسکا بشمار مین بھی آیا ہی بلا ذکر نام اور کتاب کامل مین ہے عبید اللہ بن عمر اور زید
اصغر کی مان ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ ہی کہ اسلام نے دونون جدا کئے ادا الدہی انتہی اسی
عبارت سے دعوی چہارم یعنے زید بن عمر کا شکم ام کلثوم مذکور سے ہونا بھی
ثابت ہوا ہان یہان یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ ام کلثوم زوجہ خلیفہ دوم تو بسبب اسلام
خلیفہ سے علیحدہ ہوگئین پھر وہ یقین کہان جو محل اشتباہ رواۃ مین پیش کر سکین اور
اسکے قایل ہون کہ خطبہ و انکاح ام کلثوم دختر ابوبکر و زوجیت ام کلثوم
سابقہ نے رواۃ کو مشتبہ کیا مگر یہ شبہ محض واہی ہے کیونکہ جب اشتباہ
ہی سے ہے تو پھر رہنے کی کیا ضرورت ہی اشتباہ تو بلا وجود بھی ہو جاتا ہے
چہ جائیکہ یہان تو وجوہ بھی قائم ہے گو بفرض و تسلیم اوسکو زمانہ ممتد گذرا ہو
معہذا لک زوجیت ام کلثوم کی خود اسلام کی حالت مین ثابت کیا ہون
کیونکہ اس ام کلثوم کے پسر زید کو زید اصغر کہتے ہین اور حضرت ام کلثوم کے
فرضی پسر کو زید اکبر پس ضرور ہے کہ زید اصغر چھوٹے ہون زید اکبر فرضی سے
اور وہ بدون تعلقات ام کلثوم بنت جرول مادر زید اصغر زوجیت خلیفہ دوم بعد
ولادت زید اکبر فرضی کے بعد تک جو متصل بوقت وفات خلیفہ دوم
ناممکن ہے اور نیز عبید اللہ بن عمر کو بھی بطن ام کلثوم خزاعیہ مذکور سے
مانتے مین پس اگر ایام قبل مین مفارقت ہوئے ہوتی تو ولادت معلوم
زید بن عمر و عبید اللہ بن عمر کے متقدم ہوتے اس مفارقت پر پس ؟

Presented by: Rana Jabir Abbas

شمار افراد صحابہ مین ضرور ہوتا حالانکہ کوئی اونکو اصحاب مین سے نہین کہتا
بلکہ تابعی کہتے ہین چنانچہ شاہ عبدالحق نے صرف عبداللہ بن عمر کو صحابہ
مین شمار کیا ہے اور عبدالرحمن اکبر برادر حقیقی عبداللہ بن عمر کو لکہا کہ عہد
رسول مین پیدا ہوا مگر کوئی حدیث یاد کرنیکی نوبت نہ آئی پس بخوبی
ثابت ہوا کہ ایام ہدنہ یعنے زمانہ صلح حدیبیہ مین خلیفہ دوم سے اور اونکی زوجہ
ام کلثوم سے مفارقت نہین ہوئی پس یہہ بیانات اونکے غلط ٹھہرے علاوہ
اسکے اس بنا پر کہ ایام ہدنہ مین مفارقت ہوئی ہو وہ فضائل خلیفہ دوم
کہ بدولت انکے اسلام کے اسلام کو قوت ہوئی عبادت خدا علانیہ ہونے لگی
ہوا ہوتے ہین کیونکہ جب انکے اسلام خشونت التیام نے اتنی بہی تاثیر کی
کہ اپنی بی بی کو مسلمان بناتے تو دوسرون مین کیا تاثیر ہوگی یہ صفت خلیفہ
اول ہی کے لئے مبارک رہے دین کہ تابع فتح مکہ نہ اونکے باپ مسلمان ہوئے
نہ بی بی نے اسلام قبول کیا نہ بیٹی نے بلکہ عبدالرحمن بن ابوبکر تو بروز فتح
مکہ لڑنے آئے تھے جسپر اونکے پدر شفیق شیخ عتیق ابوبکر صدیق کو جوش آیا
انکی یعنے خلیفہ اول کی زوجہ کو البتہ ایام ہدنہ مین طلاق ہوا کیونکہ وہ کافرہ
ایسی جابرہ تہی کہ کسیطرح اسلام قبول نہ کیا آخر جدا ہوئی خلیفہ دوم کو
کہان اتنی تاب تہی کہ اپنی بی بی کو کافرہ رہنے دین بہن بہنوئی کے مسلمان
ہونے پر تو یہ جوش آیا کہ گہر مین گہسکر خوب زدوکوب کی جب سب لہولہان
ہوئے تب چہوڑا پس کب ممکن ہے کہ ایسا شخص جابر شدید اپنی زوجہ کو
حالت کفر مین ساتہ رہنے دے اور کوئی تہا تو فعل سے اسکے پس یہین سے معلوم ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

کہ وہ بیان انکار محض غلطی ہے علاوہ بران خود از ازالۃ الخفا مین بہت سے امور ایام خلافت کے
ام کلثوم زوجہ سابقہ خلیفہ دوم کیطرف منسوب ہین چند روایتون مین اسکا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوا کہ ام کلثوم
زوجہ سابقہ زوجیت مین ہی ہیں قول ان علما کا بمفارقت ام کلثوم سابقہ غلط ٹہرا اب حقیقت قدرت خدا
دیکھنا چاہیئے کہ اگرچہ یہہ وجوہ دفع شبہ کے لیے کافی ووافی تہی مگر چونکہ ان
علمای اعلام کے اقوال مین مذکور تہا کہ جب آیہ لاتمسکوا بعصم الکوافر نازل ہوا تو خلیفہ نے
ام کلثوم مذکورہ کو طلاق دیا جیسا کہ اصابہ ابن حجر عسقلانی مین ہے تو
اسکی تحقیقات کے لیے تفاسیر اہلسنت پر نظر ڈالی خصوصًا تفسیر کبیر
امام فخر الدین رازی پر توجہ ہوی مگر کہین سے اس قول کی تصدیق نہ
ہوی کسینے یہہ نہ لکہا کہ اس آیہ کے نزول کے وقت خلیفہ دوم نے اپنی
زوجہ سابقہ ام کلثوم کو یا دیگر ازواج کو طلاق دیا ہو بلکہ برعکس اسکے
یہہ فائدہ جدیدہ حاصل ہوا کہ بعد نزول اس آیہ کے خلیفہ دوم نے
دوسرے ام کلثوم سے بمقام حدیبیہ جہان انکو ثبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ مین شک ہوا تہا عقد کیا پس اب دو ام کلثوم جاہلیت و اسلام کے
ملا کر انکی زوجیت مین در آئین ایک ام کلثوم بنت جرول خزاعی مادر زید
جو ایام جاہلیت سے عقد مین تہے دوسرے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط
جس سے بعد نزول آیہ مذکورہ عقد کیا چنانچہ تفسیر کبیر مین ہے بذیل
تفسیر آیہ لاتمسکوا زہری سے روایت ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی
اور تہی جوانی مین اپنے شوہر عمرو عاص سے بہاگ کر خدمت رسول خدا
مین حاضر ہوئے اور اوسکے ساتہہ دو بہائی اوسکے عمارہ اور ولید

دو ام کلثوم زوجہ خلیفہ دوم تہین

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی بھاگ کر آئے پس کفار قریش سے اعزا و اقربا ام کلثوم کے آنحضرتؐ
پاس آئے اور کہا کہ حسب شرائط صلحنامہ ان لوگوں کو واپس کیجئے آنحضرت
نے عمارہ اور ولید برادران ام کلثوم کو حوالہ کر دیا جب ام کلثوم کی استرداد
کا دعوے کیا تو فرمایا وہ شرطیں دربارہ مردوں کے تھیں نہ دربارہ عورتوں کے
اور بروایت ضحاک آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شرط یہہ تھی کہ اگر کوئی عورت بحالت کفر
آئے تب واپس کریں اور اگر مسلمان ہو کر آئے اور شوہردار ہو تو جو کچھ اوسکو
شوہر کا خرچ ہوا ہو پھیر دیں پس بنابر اسی قاعدہ کے آنحضرت نے
ام کلثوم سے بحلف پوچھا جو اوسنے بیان کیا حضرت نے دے دیا بعد اسکے
عمر نے اوس ام کلثوم سے عقد کر لیا انتہے پس اس روایت سے بعوض وقوع
طلاق ام کلثوم زوجہ ایام جاہلیت وقوع عقد خلیفہ دوم ام کلثوم بنت عقبہ
بن ابی معیط کے ساتھ ثابت ہوا اور میں سمجھتا ہوں کہ شاید رواۃ اہلسنت کو
یہاں بھی اشتباہ ہوا کہ فرار ام کلثوم کو زوجیت عمرو عاص سے خلیفہ دوم کیطرف
بتقارب اسم بطور طلاق منسوب کر دیا اور روایت کرنے لگے کہ خلیفہ دوم نے
ام کلثوم کو طلاق دی یا بغرض مساوات خلیفہ اول ایسی نسبت کے
مرتکب ہوئے ہوں کیونکہ بوقت ہجرت زوجہ ابو بکر و ابو بکر سے مفارقت واقع
ہوئی ہے بہر کیف میرا دعوے بخوبی ثابت ہوا کہ ام کلثوم خلیفہ دوم کی ایک
وہ زوجہ ہے جو ایام جاہلیت سے انکی زوجیت میں تھی دوسری ام کلثوم
جو اسلام میں بوقت صلح حدیبیہ سے انکی خدمت میں آئی از تاریخ خمیس
تیسری زوجہ ... انام بھی ام کلثوم مرقوم ہے بیٹی عاصم بن عمر کی ماں ... (تاریخ خمیس ... جلد ۲)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ام کلثوم کہتی ہین و ہذہ عبارتہ و عاصم امہ ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت
حمی الدین یعنی عاصم بن عمر کی مان ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت ہے
پس یک نشد دو شد بلکہ شک بخوبی تصدیق ہوئی باقی رہا دعوے پنجم یعنے
اسی ام کلثوم اور زید ان بیٹے نے وقت واحد مین بعہد معاویہ وفات
کیا پس ثبوت اسکا خود اسے ہی ظاہر ہے کہ جناب ام کلثوم دختر جناب امیر ع
اپنی بھائی جناب سید الشہدا روحی لہ الفداء کے ساتھ معرکہ کربلا مین شریک
رہین اور سارے ظلم و جور و ستم و مصائب الام مین اپنے بھائی امام حسین ع
کے غمخوار رہین اور بعد شہادت سید الشہدا ایک مدت تک اسیری مین آلام
سہا کین پس اگر حضرت ام کلثوم نے بعہد معاویہ مین وفات پائی ہوتی جیسا
کہ رواۃ اہلسنت کا بیان ہے تو معرکہ کربلا مین جو اسکی مدت بعد ہوا کیونکر
شریک ہوتین اور کاہیکو یہ مصائب و آلام جھیلے ہوتے پس معلوم ہوا
کہ وفات کرنیوالی اپنے بیٹے زید کے ساتھ بعہد معاویہ دوسری ام کلثوم
ہے یعنے زوجہ سابقہ خلیفہ دوم اور شریک معرکہ کربلا دوسرے ام کلثوم
ہین یعنے دختر جناب امیر ع خواہر جناب امام حسین ع دونون مین کوئی واسطہ
نہین صرف نام کے اشتراک نے رواۃ کو شتباہ مین ڈالا اور بوجہ شہرت اس نام
کے دو اور عورتون کے مختلف قصے ادہر منسوب ہوے اور درصورتیکہ
خود صحیح بخاری مین بکا قصہ اور مدینہ کا ملا جلا کر بیان ہوا ہے تو اگر روایات
غیر صحیحہ مین باوجود اسباب اشتباہ کہ قوے اور نکو اشتراک نام سے اشتباہ
ہوگیا تو کیا تعجب ہوسکتا ہے امر سوم یعنے اسباب اشتباہ وہ تحقیق باہم شتہ

واعترض علیہ الکرمانی
زیادۃ اسباط ...
فقال الداودی
دخل قصۃ المدینۃ
فی قصۃ ...
عمدۃ القاری ...
فتح الباری ...

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ امر روزمرہ کے مشاہدہ اور ہر روز کے تجربہ سے ہر شخص پر مثل بدیہیات
کے ظاہر ہے کہ جو امور ہماری نگاہ ہونکے سامنے ہوتے ہین اور ذہن نشین اسباب اشتباہ
بلکہ سو ہزار اوسکے دیکھنے والے ہوتے ہین دیکھی ہوی بات مین دوسرے وقت
کیا دہوکے واقع ہوتے ہین حتی کہ اون مشاہدات مین جسکی زیارت و حفاظت
اثار مین لوگ کوشان رہتے ہین ایسے دہوکے پڑتے ہین کہ اصل امر کا
دریافت محال ہوجاتا ہے چنانچہ مولوی حیدر علی دربارہ عدم تعین قبر مطہر
جناب سیدۃ النساء العالمین بضعۃ خیر المرسلین کہتے ہین اگر مراد ش انیست کہ از
عبارت کتاب مسطور دریافت میشود کہ مقام قبر او معین نیست پس مسلم است
بسیارے از قبور بزرگان در صدر اول معلوم بود و بعد ازان بجہت بعد زمان
و تقادم عہد اختلاف روایات بسبب ازان بعض پیدا شد و تحقیق آن کما ینبغی بہلوۂ
استحالہ رسید کما فی ازالۃ الغین پس جب ایسی قبر مبارک جو زیارت گاہ عام ص۹۱
مسلمین تھی باوصف سعی ضابطین آثار و حافظین اسرار و اخبار یون محو ہوے
کہ تحقیق اوسکی ہم پہلوے محال قرار پائی تو واسے بر حال اخبار سماعیہ کہ
مدار اوسکا نقل و حکایت پر او ہمین مشاہدات کی ہے جو یون محو و سہو ہوجاتے ہین
بہرکیف جب اون مشاہدات کی نقل ہونے لگی تو خود دیکھنے والے اوس
ایک واقعہ کو کتنی طرح سے بیان کرتے ہین اور سننے والے لوگ اون
اخبار سماعیہ کو کتنے مختلف طور سے سنتے ہین اور اسیطرح جب نقل اوسکی
منتشر ہوی اور وہ خبر دور دور تک مشتہر ہوئی تو بلا قصد وضع و افتراء
پھر کیسی سبب خاص و منافی ضرورت کے کتنی رنگ بدل جاتے ہین اصلی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعہ تو غایب ہو جاتا ہے اور سیکڑون ہزارون اضافہ اوسپر ہو جاتے ہین
پس جب چشم دید آنکھونکی دیکھی بھالی بات تو یہ شگوفے پیدا ہوتے ہین اور تنکا پہاڑ
بن جاتا ہے تو جن خبرون کو تیرہ سو برس گذر گئے اونکی کیا حالت ہوگی
جنکا لکھنا پڑھنا ہوا بھی تو دو سو برس کے بعد کہ اونہین سنی سنائی باتونکو
لوگون نے لکھا اور سنا بھی اونکی زبانی جو ایکطرف کے پکے طرفدار
دوسری طرف کے پورے دشمن تھے اور جسطرف کے طرفدار تھے وہ سب
امرا اور سلاطین تھے آل رسول کے جانی دشمن جو صرف اس غرض سے
کہ اہلبیت رسول کے توہین اور ان امرا کے اور اونکے بزرگون کی مدح و ثنا
مین احادیث وضعی بنائی جاتین ہزارون کرورون روپیہ انعام مین صرف
کرتے تھے اور بنانے والے بھی ایسے تھے کہ خوشامد مین کبوتر بازی قمار بازی
وغیرہ کے لیئے خود رسول پر تہمت لگا دیتے تھے ایسے حالات مین روایات
کا موضوع ہو جانا اور غلط خبرونکا مشتہر ہونا امر بدیہیات سے ہے
اور جب بدون ان امور کے بلکہ بلا اسباب اشتباہ روایات مشتبہ و غلط خبرین بنجاتی ہین
اہلسنت مین مملو ہین تو یہان باوجود اسباب اشتباہ بلکہ قراین موضوع و جعلی
ہونیکے کیونکہ تعین با اشتباہ و جعل ہونیکا ایک سبب قوی اشتباہ
اشتراک نام واحد ہے تین چار شخصون مین ایک ام کلثوم دختر ابوبکر دوسرے
ام کلثوم زوجہ سابقہ عمر تیسرے ام کلثوم زوجہ ملائیہ عمر جو تھے علیا کرمہ
جناب ام کلثوم دختر جناب امیر المومنین علیہ السلام پس جو یا تین ام کلثوم کا
حال چوتھی ام کلثوم کیطرف منسوب ہو جانا نہایت درجہ آسان و سہل ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلکہ تفریق کرنا اور علحدہ کرنا خود نہایت مشکل کام ہے تعجب بخاری سا عالم
امام فن حدیث ایسے اشتباہ مین مبتلا ہوا کہ مکہ کے قصہ کو مدینہ کے قصہ
مین ملا کر اپنی صحیح مین داخل کر دیا اور تفریق نہ کر سکا تو دوسرونکا کیا ذکر ہے
اور جب خود امام اعظم ابو حنیفہ کے بارہ مین بہت سی علماے اہلسنت کو
ایسی حادثہ پیش آیا تو عورتون کے بارہ مین اشتباہ ہونا کیونکر تعجب انگیز ہو سکتا ہے
جنکی شان سے مستوریت ہو اور تحقیق کی کوئی ایسی ضرورت نہین دوسرا سبب
دوم اسباب
اشتباہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت ام کلثوم و زینب دختران جناب امیر ع نواسیان
حضرت رسول ص کے بسبب عظمت و جلالت و منتہاے شرافت و کرامت
نہایت درجہ مشہور تہین کہ قریب قریب ہر شخص انسے واقف تھا اور
بخوبی انکو جانتا تھا تو اب ممکن ہے کہ جو واقعہ بہ نسبت نام ام کلثوم کے
سنا گیا وہ بلا تحقیق و تفحص ان حضرت ام کلثوم کیطرف منسوب ہو گیا کیونکہ
قاعدہ ہے واقعات و حالات اونہین لوگون کے زیادہ تر ذکر ہوتے ہین
جو کسیطرح کی شہرت رکھتے ہون ورنہ گمنامون کو کوئی تنا پوچھتا بھی نہین
نہ اونسے واقف ہوتا ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا کہ ابن حجر
عسقلانی نے روایت شرا بخاری ابو بکر مین اسی شہرت کو پیش کیا ہے
تیسرا سبب اشتباہ انکار ام کلثوم دختر ابو بکر ہے عقد عمر سے کیونکہ اولاً ام کلثوم
سوم اسباب
کے نام ہی سننے سے ذہن کا انتقال فوری طرف حضرت ام کلثوم
کے ہوا اسلیے کہ بہت سے لوگ تو یہ بھی نہ جانتے ہونگے کہ دوسری کوئی
اس نام کا ہے بلکہ خود علماے اہلسنت سے بہت لوگون کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابتک نہین معلوم ہے اور بالخصوص ابوبکر کی دختر ام کلثوم سے تو اور بھی
ناواقف تھے کیونکہ مشہور بیٹیان اونکی اول درجہ تو بی بی عایشہ تھین بعد اونکے
اسما حالانکہ اسما انمین سب سے بڑی تھین مگر جسقدر لوگ بی بی عایشہ سے
واقف ہین اسما سے ہرگز اوتنا کوئی آشنا نہین پھر ام کلثوم دختر ابوبکر سے
واقفیت کیونکر ہوتی اور خود اسکی پیدایش بھی تو بعد وفات ابوبکر ہے
پس محض گمنامی ہی کی حالت مین رہے تو اب جسنے خطبہ ام کلثوم کو
سنا تھا در فوری طرف حضرت ام کلثوم ع کے ہوا ثانیاً جب او سکے ساتھ
ام کلثوم کے انکار کو سنا تو اب یقین کلی ہوگیا کہ یہ وہی ام کلثوم دختر جناب
امیر المومنین ہین نہ دختر ابوبکر سے اور انکار عقد عمر سے کیا مناسبت پس
بلا تحقیق و تفحص و نہین پاک سیدہ کیطرف سارا واقعہ منسوب ہوا جو نواسی
رسول تھین کہ بوجہ عظمت و جلالت اونسے سب واقف تھے اور اصل نکاح
ام کلثوم کو طرف جناب امیر ع کے منسوب کیا اگرچہ بعض لوگ تفرقہ کے
لیے نسب بھی ذکر کرتے ہین مگر نہ سبکا یہ قاعدہ کلیہ ہے اور نہ ہر جگہ ہو سکتا ہے
اور نہ سننے والونکو خاصکر اسکا خیال رہتا ہے چہ جائیکہ بالعمد دیدہ و دانستہ
ایسی ترکیب کیجاتے کہ لوگ مشتبہ ہو جائین چنانچہ بیشتر یہ ہی اس
قصہ کے ایسی ہی تھی کہ علاوہ کذب افترا کے بالعمد مرتکب تدلیس و تلبیس
ہوئی کہ روایت ہو اور کی نسبت کون دوسرے کیطرف جسکے علماے
محدثین کذب کے ہمسر بلکہ اوس سے بدتر جانتے ہین چنانچہ سبب اشتباہ یہ ہوا
کہ چونکہ اوس زمانہ کے لوگ یا جو اوسکے بعد ہوے سے بیدر یا جنابزادہ اخبار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلیفہ دوم سے بہ نسبت جناب امیرؑ و اہلبیت طاہرینؑ بخوبی واقف تھے
خواہ زبانی اقرار کرین یا نا اور انکی شرافت نسبی سے بھی بخوبی اگاہ تھے
جیسے اکثر صحابہ موافقت کرتے تھے پس جب سنا کہ عمر نے ام کلثوم کی خواستگاری کی
اور ودہر سے انکار ہوا تو بوجہ شہرت سیکو اسی طرف تبادر ہوا کہ ام کلثوم بنت
جناب سیدہ سے خواستگاری کی ہوگی اور جب وہ روایتین سنین جنمین
تخاطب خلیفہ دوم سے اپنی زوجہ سابقہ ام کلثوم سے کہ اکثر مقام پر بلا ذکر
بنیت وغیرہ نام ام کلثوم لیکر پکارا اور حکم کیا یا بلایا وغیرہ وغیرہ جو اکثر روایات
ایام خلافت مین مندرج ہے تو گمان غالب قریب بیقین حاصل ہوا کہ
عیاذاً باللہ انہین حضرت ام کلثوم سے انکا عقد ہوا اور یہہ حالات سنین مین
اور جب یہہ سنا کہ ام کلثوم زوجہ عمر و زید بن عمر ماں بیٹی نے بوقت واحد
وفات کیا اور جناب امام حسینؑ نے نماز جنازہ پڑہی تو یقین کلی ہوگیا کہ
یہہ وہی جناب ام کلثوم دختر جناب امیرؑ ہین پس بلا تحقیق و تفحص اسکے کہ
مخطوبہ عمر کونسی ام کلثوم ہے اور زوجہ خلیفہ دوم جس سے اکثر روایتوں مین
خطاب کرنا اور حکم کرنا اور تکرار ہونا منقول ہے کونسی ام کلثوم اور اپنے
بیٹے زید کے ساتھ مرنے والی کونسی ام کلثوم ہے قبول کر لیا کہ بربنا دونہی
ظلم و ستم کے عقد واقع ہوا اور یہہ امور متذکرہ بالا انہین حضرت ام کلثوم سے
متعلق ہین اور اس خیال سے کہ کم نسب والا خواہی نخواہی متصل شرافت
مین انتساب ساعی ہوتا ہے پوری تائید کی یا کہ یقین دلا دیا اور نجابت شرافت
روایت سے بھی خود اس میہ کہ تصور خلیفہ اس سے اتصال شرافت تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

درج روایت کیا۔ پانچواں سبب شتاب و اضطراب عائشہ ہے کہ
عمرو عاص حیلہ جو سے [illegible] جس سے بالبداہت معلوم ہوا کہ انکو ایسا
انتشار و تردد ہوا کہ آخر میں بوجہ عمرو عاص کی کید و مکر سے کام لیا گیا
پس ضرور ہے کہ قبل اس [illegible] کے اور لوگوں سے صلاح و مشورہ کر
لیا ہو کیونکہ وقت بے بسی کام [illegible] مجبوری ہوتا ہے اور اوس
عہد کے واقعات سے [illegible] کہ ہر مشکل وقت مصیبت جب فراہم
ہوتا تھا تو جناب امیر کی طرف رجوع کرتا تھا کہ خلفا کا کام بھی بغیر امداد
عادی نہیں چلتا تھا پس اوسی بنیاد پر ممکن ہے کہ حضرت نے عائشہ کے
اسبابوں میں امداد کی ہو اور حسب خواہش اونکے خلیفہ کی فہمائش فرمائی ہو اور واقعہ
یعنی صغر سنی ام کلثوم دختر ابوبکر کو ظاہر کیا ہو چونکہ خلیفہ اپنے عالی [illegible] کی
سے بخوبی واقف تھے اور صحابہ بھی گاہی گاہی مزاج وغیرہ میں مونس
آجایا کرتے تھے وہی خیال خلیفہ کو اس عذر پر پیدا ہوا ہو کیونکہ یہی
سب سے پہلے [illegible] کا خیال گذرتا ہے کہ شاید اس مصلحت کے
قابل ہی نہیں جانتے اور بالخصوص جناب امیر کی دخل اندازی نے
ان خیالات کو خوب ابھارا ہو چنانچہ اوس عبارت کامل سے بھی فرو گذاشت
خلیفہ وقت فہمائش عمرو عاص ہویدا ہے کہ جب عمرو عاص نے کہا ہم
ایسی خبر سنتے ہیں کہ معاذ اللہ تم ام کلثوم بنت ابوبکر سے عقد کیا چاہتے ہو
اور پھر خلیفہ نے کہا پھر مضائقہ کیا ہے ہم میں عیب ہے یا [illegible] کہا فر
کیونکہ [illegible] کلام [illegible] صاف معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ کو [illegible]

ع تعجب ہے [illegible] وکمال بے حیائی [illegible] خلاف عقل [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور پھر خلیفہ نے حضرت سے کہا ہو اچھا بھیجدو دیکھیں کم سن ہیں (جیسا تم بیان کرتے ہو
یا نہ حضرت نے عایشہ کو سمجھا بوجھا کر بھجوا دیا ہوتا واقفوں نے یہ سمجھا کہ خود
حضرت نے عیاذاً باللہ اپنی دختر نیک اختر کو عمر کے پاس بھیجا اور سارا واقعہ
ادھر ہی منسوب کر دیا اور سامعین کو بھی یقین ہو گیا ہو چنانچہ مولوی حیدر علی
در بارہ اسکے کہ خلیفہ اول کو آنحضرت ص نے لشکر اسامہ کے ساتھ لڑائی پر
جانیکا حکم دیا تھا فرماتے ہیں بسیارے از متکلمین و محدثین از مامور بودن
صدیق انکار کردہ اند و تمامینی باوجود صرف تمامی ہمت در رد مغنی جسر
روایتی سند بہم نرسید و درین باب نیاوردہ و اہل حدیث ہا نیز مقولہ برزبان شیعہ اند
کہ صدیق بجیش اسامہ ناعز دنبود و اگر کسے گفتہ محتمل است کہ از لباس ملبسین فریب
خوردہ بخبث نیت شان پے نبردہ شاید کہ چون ابوبکر برائے اہتمام تجہیز لشکر
یا برائے ترخیص اسامہ ہمراہ او رفتہ باشد کہ عین جہاد فی سبیل اللہ و دلدہی
و غمخواری بود مردم گمان بردہ روایت نمودہ باشند کہ او ہم زیر امیر است واللہ اعلم
بحقیقۃ الحال) تھے پس جب رواۃ اہلسنت ایسے نافہم تھے کہ اسمیں تمیز
نہ کر سکے کون شخص حقیقۃً روانگی لشکر کے ساتھ محکوم ہے اور کون شخص
صرف بغرض ترخیص آیا ہے جس سے رواۃ علمائے اہلسنت نے فریب کھایا
پس ایسی رواۃ سے اس بارہ میں کیونکر تعجب ہو سکتا ہے کہ اس قصہ کو کہ جناب
امیر نے عایشہ بی بی کو سمجھا بوجھا کر ام کلثوم بنت ابوبکر کو عمر کے پاس
بھیجا خود حضرت ہی کیطرف منسوب کر دیا اور کہا کہ خود حضرت نے عیاذاً باللہ
اپنی دختر نیک اختر کو عمر کے پاس بھیجا اور تائید اس احتمال کی کہ جناب امیر نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب انتشار عایشہ دیکھا ہو تو عمر کو سمجھایا بوجھایا ام کلثوم دختر ابوبکر کو انکے پاس بھجوایا ہو اس سے یہی ہوتی ہے کہ ابوبکر کی زوجہ اسماء بنت عمیس بعد وفات خلیفہ اول جناب امیر کی زوجیت میں آئین اور محمد بن ابی بکر حضرت کی ربیب بنی اور حضرت ہی کے حفظ و حمایت میں پرورش پاتی تھی پس نہایت ہی درجہ قرین قیاس ہے کہ محمد بن ابی بکر نے اپنی خواہر عایشہ کی اس انتشار و تردد کو دربارہ استدعاے عمر و انکار ام کلثوم بنت ابوبکر دیکھکر خدمت جناب امیر میں عرض کیا ہو یا خود عایشہ نے زبانی انکے کہلوایا ہو یا اپنے سوتیلی ماں اسماء سے کہا ہو اور انھونے جناب امیر سے بابت دعاے عایشہ عرض کیا ہو یا بلا استدعاے عایشہ بطور خود مستدعی ہوے ہون کیونکہ انھین اسماء سے اور عمر سے دربارہ حقیقت لشنا و رسالت و فضیلت ہجرت حبشہ نزاع بھی ہوی تھے جسپر آسمانی خلیفہ دوم کو کذبت یا عمر کہا اور بعد اوسکے خود حضرت رسالت مآب سے اسمانی شکایت بھی کی فقال رسول اللہ لیس باحق بی منکم ولہ ولاصحابہ ہجرۃ واحدۃ ولکم انتم اہل السفینۃ ہجرتان کما فی صحیح مسلم یعنی آنحضرت نے بجواب شکایت اسما فرمایا ہرگز عمر کو تم لوگون سے زیادہ مجھپر حق نہین اور نہ تمسے زیادہ اوسے استحقاق ہے عمر اور اصحاب عمر کو ایک ہجرت ہے اور تم لوگ اہل سفینہ کی دو ہجرتین ہین جیسا کہ صحیح مسلم مین ہے بلکہ بروایت ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری فرمایا کذب من یقول ذلک بعنہ کاذب ہے وہ جو ایسا دعوے کرتا ہے کہ تم لوگون سے زیادہ مستحق ہے جناب امیر سے مدد لیکے ہونگی ضرور شکایت ...

۱۲ معرفت رجال وعدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ ... امراۃ ... ابی طالب ... ابی بکر ... علی بن ابی طالب ...

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنت ابوبکر کے باشد علاوہ اسماء عون بن جعفر سے منسوب ہو تو ضرور ہے
کہ آسمانی اصلی کوشش کی ہو اور حضرت امیر نے ان وجوہات سے
خلیفہ دوم کی زیادہ تر فہمائش وغیرہ کی ہو وہ سکو ناواقفوں نے اولٹا سمجھا
اور سارا واقعہ انہیں دونوں حضرات کیطرف منسوب کر دیا چھٹا سبب
اشتباہ یہہ بیان ہوا کہ ام کلثوم زوجہ سابقہ عمر کے بیٹے زید پر جناب امام حسین ع
نے نماز جنازہ پڑہی جیسا کہ شاہ صاحب نے اسکو متواتر لکھا ہے حالانکہ عموماً نماز جنازہ
پڑہنے کا وظیفہ متعلق بسلطان و حکام ہے حتی کہ اہلسنت بیان کرتے ہیں کہ جناب امام حسن ع
کے جنازہ کی نماز سعید بن عاص حاکم مدینہ نے پڑہی پس ایسیہ ممکن ہے کہ چونکہ یہاں چند
مسائل شرعی کی تعلیم یعنی متعلق سقوط میراث و تقدیم رجال بر نسا اسلئے ضرورت ہوئے
کہ جناب امام حسین نماز جنازہ پڑہیں کیونکہ حضرت سے بڑہ کر اوس عہد میں کوئی عالم احکام و شرایع تہا
اور بغیر امام کے یہہ عقدہ حل نہیں ہو سکتا تہا اسی وجہ سے اسکی شہرت بھی زیادہ ہوئی فقہا
مجتہدین نے اپنی سندوں میں اسکو ذکر کرنا شروع کیا اور لوگوں نے ایسی ہی قرائن لگا کر سمجھ لیا کہ
ام کلثوم وہی خواہر جناب امام حسین ہیں اور زید اونہیں ام کلثوم کے بیٹے اصل امر پر بخوبی مطلع
نہوئی کہ یہ ام کلثوم وہ نہیں ہیں بلکہ ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ سابقہ خلیفہ
دوم مادر زید بن عمر ہیں اور حضرت نے بلحاظ قرابت نماز نہیں پڑہی بلکہ دوسری ضرورتوں سے
جسکا بیان سابقاً مرقوم ہوا اور فقہا و مجتہدین اہلسنت ناقلین اس قصہ کے
وہی لوگ ہیں جنکے بابت ابن جوزی اپنے تلبیس ابلیس میں فرماتے ہیں
کہ قدیم فقہا صاحب علم قرآن و حدیث ہوتے تھے اور متاخرین کی یہ حالت
کہ مدار اون کے علم کا کتب مشہورہ حدیث پر رہ گیا اصل معنی الخ ۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احوال فقہای اہلسنت

کے آخر درجہ یہ نوبت آئی کہ استدلال ونکا اون آیات قرآنی سے ہوتا ہے
جسکے معنی بھی نہین جانتے اور اون حدیثون سے سند لاتے ہین جسکی
صحت اور موضوعیت بھی اونکو نہین معلوم اور شاہ ولی اللہ اپنے

صـ ۵۴ انصاف مترجمہ مولوی عبداللہ چھپری مطبوعہ دبدبہ احمدی صـ ۵۶

رسالہ انصاف مین فرماتے ہین دوسرا طبقہ جو اہل فقہ و نظر کا ہے پس
اکثر اوسکے حدیث نہین جانتے مگر بہت ہی کم کہ اوسکی صحیح کو سقیم سے اور
جید کو ردی سے پہچان کر تمیز نہین کر سکتے بعد اوسکے فرماتے ہین اور وہی
اونکے زمانہ مین فقیہ مشہور ہوا اور اونکے شہر و ملک مین بڑا رئیس ہوا اکثر یا دہ اکثر
حالت مین تھے کہ چپکے سے شیطان نے اونمین اپنی ایک حکمت عملی گھسیڑ دی
اور اوسنے ایک بڑا داتو کھیلا اسطرح سے ابلیس نے اپنے خیالات کو اونپر
ٹھیک بٹھا دیا اور بہت لوگون نے اوسکی اطاعت و پیروی کی تا آخرہ ترجمہ
مولوی عبداللہ اور مولوی بشیر سہسوانی فرماتے ہین اگر منقول ہے تو

صـ ۲۷۲ سعی مشکور

اہنین فقہا سے جو طبقہ سابعہ مین داخل ہین کہ غث اور سمین مین فرق نہین
کر سکتے جیسا کہ رسالہ سعی مشکور مولوی عبد الحی مین ہے اور مولوی صاحب
نے اس قول کا کوئی جواب نہین دیا پس جب فقہا و مجتہدین اہلسنت کے
یہ حالت ہے کہ علم حدیث سے بے خبر صحیح و سقیم جید و ردی بلکہ غث سے
اور سمین مین تمیز نہین کر سکتے اور شیطان کی اطاعت و پیروی مین منہمک ہین
تو اونسے کب اوسکی امید ہو سکتی ہے کہ اصل قصہ نماز جنازہ مین تمیز کرتے
کہ کیونکر جناب ام کلثوم مین امر بر خلاف قاعدہ مقررہ متعلق نماز جنازہ خلیفہ حکام
جناب امام علیہ السلام نے کیون نماز جنازہ پڑہی حالانکہ در حقیقت اونکو اونکی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تحقیقات کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ غرض ونکی اصل مسئلہ سے تھی کہ جب
مرد وعورت کا جنازہ ساتھ آئی تو نماز کیونکر پڑہی جاوے اور میراث کیونکر تقسیم
ہوگی جب قول امام معصوم سے صورت مسئلہ معلوم ہوگئی تو اونکو اس تفتیش
کی ضرورت کیا تھی کہ کونسی ام کلثوم تھی کونسی بلکہ مخفی ہی رہنے کی زیادہ
ضرورت تھی تاکہ اپنے مقلدین کو بہکانے کا پورا موقع ملے کہ دیکھو جناب امام حسن
کی خواہر حضرت ام کلثوم ع کا عقد خلیفہ دوم سے ہوا اونسے زید پیدا ہوئے
جب اونکا انتقال ہوا تو خود حضرت نے نماز جنازہ پڑہی پس اب مقلدین عوام الناس
کے بہکنے اور ان قراین کے ساتھ اعتقاد کرنے اور ان فقہا کے بہکانے میں کیا
تامل ہا کہ بقول شاہ ولی اللہ شیطان نے اپنی حکمت عملی وہین کہیں ٹہری اور
بڑا داؤن کہیلا اور اپنی خیالات ٹہیک ٹہادی بہرکیف علاوہ انکے اور بہت
سے اسباب اشتباہ ہین جنکو ہمنے اصل کتاب مین لکہا ہے کہ جن لوگون نے
بلا کسی عداوت و بغض و حسد اور بلا تہمت و وضع و افترا کے ان واقعات کو
نقل کیا اور روایتین اسکی بیان کی ان وجوہ اشتباہ کے سبب سے مشتبہ ہوکر
ان دونون ام کلثوم کے مختلف واقعات کو تیسرے ام کلثوم ہمنام کیطرف
منسوب کیا اور ان سب قصون کو انہین کا قصہ قرار دیا اور وضع و افترا کے
لئے تو اگرچہ اسکی ضرورت نہین ہے کہ کچہہ اصلیت بہی ہو مگر جہان کچہہ اصلیت
بہی ہوتی ہے وہان پورا موقع ہاتہ آتا ہے اور تدلیس رواۃ پوری کارگر ہوتی ہے
اور ایسے ہی وضعیات کی تمیز نہایت مشکل ورا ہم ہوتی ہے خصوصًا در
صورتیکہ ان محدثین اہلسنت کی یہ حالت ہو کہ شاہ ولی اللہ فرماتے ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس طبقہ اہل حدیث و اثر کا انکی اکثر کوشش ہمت روایات و طرق کی جمع کرنے اور ان غریب شاذ حدیثوں کے طلب کرنے مین صرف ہوتی ہین جنمین اکثر موضوع یا مقلوب ہین لسنتے ہیں چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا کہ کل روایات عقد ایسے ہی موضوعات اور مکذوبات سے ہین پس جب عموماً انکی یہ حالت تو جہان خصوصاً انکو ایسے موضوعات اور مکذوبات کی ضرورت ہے تو انکو مکر و فریب سے نجات پانا اور اصلی و وضعی مین فرق کرنا کیسا اہم ہوگا الا علی من عطاہ اللہ القلب السلیم والفہم المستقیم و لنعم ما قیل ع ان گر لطف خدا پیش نہد گامی چند

امر چہارم دلایل اشتباہ و اغلاط رواۃ یعنے وہ دلیلین جس سے معلوم ہوجائے کہ ذکر صورتیکہ باوجود علامات و امارات و اتحاد وضع و اقرار رواۃ موضوعیت و مجہولیت روایات کے قایل نہون اور اقرار باشتباہ رواۃ بوجہ اشتراک نام ضرور ہے گو وہ دلایل احتمال وضع مین بھی بخوبی جاری ہون مگر یہان بر بنا و اشتباہ ہے یہ دلایل پیش کرتا ہون

دلیل اول صغر سنی ام کلثوم منکوحہ عمر ہے جسپر روایات اہلسنت کا اتفاق در خود افزائے علما کے لیے تو انمین لبس ہے جنے کہ اسی صغر سنی سے یہ بات نکالی کہ بواسطہ صغر سن منوز بحد شہوت نرسیدہ بود کہ حرام باشد اگر صغیرہ نمی بود پدرش علی او را بسوئے عمر نمی فرستاد پس اب کہنا چاہئے کہ عند التحقیق از روے تواریخ صغر سنی جناب ام کلثوم بنت امیر المومنین علیہ السلام وقت خطبہ عمر ثابت ہوتی یا نہین اس مقام پر پہلے یہ تحقیق اس امر کی ضرور ہے کہ سال خطبہ عمر کونسا تھا

مثلاً الدین دولت آبادی کتاب ہدایۃ السعداء مین یون لکہتا ہے کہ عمر گفت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

من مرد پیر معمر از شصت سال بالا شدہ ام جس سے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ بعد
شصت سالگی عمر ہے اور از روے حساب سن شصت سالگی عمر سنہ ۶۳
ہجری مین ہوتی ہے اور بعض نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ سنہ ۱۷ ہجری مین
عقد ہوا جسکی تکذیب خود اوسیکے آخری جملہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ ہم بستری
کا بھی وسی سنہ ۱۷ کے ماہ ذیقعدہ مین قایل ہے جسکا وقوع ایسے صغر سنی
کے ساتھہ محال ہے بہرکیف ان مختلف بیانون سے جو لازمہ دروغ گوی ہے عقد نکاح کا
دایر ہے درمیان سنہ ۱۷ اور سنہ ۲۰ ہجری کے اور ان دونون وقتون مین جناب ام کلثوم
بنت امیر المومنین علیہ السلام کا چار سالہ پنج سالہ ہونا باطل محض ہے کیونکہ اگر
سنہ ۱۷ ہجری والا قول مانا جاے تو اوسوقت حضرت ام کلثوم کا سن کم سے کم
بارہ برس ہوتا ہے اور اگر سنہ ۲۰ ہجری کا خیال ہو تو سن حضرت ام کلثوم کا
اوسوقت ۱۵ یا ۱۶ برس کا قرار پاتا ہے کیونکہ مصنفین کتب رجال نے بالاتفاق
لکھا ہے کہ ولادت حضرت زینب و ام کلثوم بعد ہجرت محمد سرور انام جناب
رسالت مآب ہوے ہے اسمین کسیکو اختلاف نہین اور چونکہ کسی نے سن نہین
لکھا ہے لہذا از روے حساب جانچنا پڑا پس از روی حساب تاریخ ولادت حضرت ام کلثوم
سنہ ۶ ہجری ہے یا سنہ ۵ ہجری ہوتی ہے کیونکہ عقد جناب سیدہ کا سنہ ۲
ہجری کے ماہ مبارک یا ذی الحجہ مین علی اختلاف الروایات ہوا اور ولادت
باسعادت جناب امام حسن ۱۵ رمضان سنہ ۳ کو اور ولادت باسعادت جناب
امام حسین ۳ شعبان سنہ ۴ کو ہوئی پس بنا برین اسکے ولادت حضرت زینب

علیہ السلام ... مین اور ولادت حضرت

زوجہا عمر لاربع بقین من ذی الحجہ سنہ ثلاث وعشرین ولہ من العمر ثلاث وستون سنہ ... فی رجب ... ہو ابن عشرین ... قال ابن الضیاء ... وکان ذلک فی سنہ سبع عشرہ من الہجرہ ودخل بہا فی ذی القعدہ من السنہ ... مطبوعہ ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنہ کو ہوگی کیونکہ بالاتفاق اسقاط محسن سنہ اا ہجری بعد وفات رسول
لکھا ہے پس اس حساب سے ولادت حضرت ام کلثوم سنہ ۹ ہجری
قرار پائی اور اگر حولین کاملین مع ایام رضاعت کا حساب لیا جاوے
تو سنہ ۸ یا سنہ ۸ ہجری ہوگا کیونکہ بعد اسکے زمانہ ولادت رقیہ اور سقط
محسن کیلئے لااقل زمانہ ۳ برس کا ضرور ہے جو سنہ اا ہجری میں پورا ہوتا ہے پس
از روے حساب اول یعنے ولادت سنہ ۹ سن حضرت ام کلثوم کا سنہ ۱۷
ہجری میں گیارہ برس ہوتا ہے اور سنہ ۲۰ ہجری میں ۱۲ برس اور از روے حساب
ثانی یعنے ولادت سنہ ۸ ہجری جس سے کم نہیں ہو سکتا سنہ ۱۷ سے تا بہ سنہ ۲۰
نو برس کا سن ہوتا ہے اور تا بہ سنہ ۲۰ ہجری ۱۲ برس کی عمر قرار پاتی ہے پس یہ
بیان کہ حضرت ام کلثوم وقت خطبہ عمر چار یا پانچ برس کی تھیں جو روایات
اہلسنت میں بالاتفاق و بالاختلاف مذکور ہے غلط ہوا پس جب صغر سنی
نہ ثابت ہوئی تو کل روایات عقد غلط ٹھہری کیونکہ صغر سنی ہر ایک میں بالاتفاق
مذکور ہے پس جس روایت کا سر غلط ہوا دم اوسکی کیونکر رہجاوے گی
علاوہ برآن جب صغر سنی نہ رہی تو بھیجنا بھی نامحرم کے پاس حرام ہوا
اب یا ارتکاب امر ناجایز کی نسبت جناب امیر و سایر بنی ہاشم اور خلیفہ دوم
و دیگر صحابہ کیطرف کیجاوے یا بطلان روایات کذائی کا اقرار کیا جاوے
جیسا کہ سبط ابن جوزی نے بنا بر اسی لزوم امر ناجایز کے ان روایات
کو غلط ٹھہرایا جسمیں کشف ساق وغیرہ مذکور ہے تو یہ روایات بدرجہ اولی
غلط قرار دیجاوینگی پھر کیف جز اول روایات کا غلط ٹھہرا دلیل دوم

یعنے بعد حسنین علیہما السلام کے اولاد جناب سیدہ میں دو دو برس کا تفاوت رکھا گیا ہے قال الشارح ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایضاً متعلق بصغر سنی ام اکابر محدثین اہلسنت و اعاظم علمائے ثقات انکی مثل
محمد بن عبد بن احمد مقدسی و شمس الدین محمد بن محمد جزری وغیرہ کے
بسلسلہ حضرت ام کلثوم کی جناب سیدہ سے احادیث روایت کرتے ہین
جیسے کہ اسنی المطالب مین مذکور ہے اور روایت کرنے کے لئے اقل
مراتب ان محدثین نے بالاتفاق یہہ قاعدہ مقرر کیا ہو کہ وقت تحمل روایت
راوی کا سن پانچ برس ہو ورنہ اوس سے روایت نہ لیجانے دیگی
کما ثبت فی اصولہم پس لااقل وقت وفات جناب سیدہ ع
گیارہ ہجری سے حضرت ام کلثوم ع پانچ برس کی ہوئین تو سنہ ایک
یا ... برس سے ہونگی ورنہ مین ۵ برس کی پس اس سے ہی دعوی اہلسنت
بصغر سنی حضرت ام کلثوم کا اوس وقت مین چار پانچ برس کی نہیں غلط ہوا
اور موید اسکی وہ روایات بھی ہین جنمین گواہی دینا حضرت ام کلثوم کا بہ فدک
پر وقت طلب شہادت ابوبکر مذکور ہے گو ان روایت کو یہہ لوگ مثل
دعوائے جناب سیدہ و شہادت جناب امیر قبول نہین کرتے مگر کسی
نے نہین لکھا کہ حضرت ام کلثوم ع اوس وقت قابل ادائے شہادت کہ اقل
مراتب پانچ برس ہے نہ تہین ازینجاست کہ بروایت صواعق محرقہ
جب جناب امیر ع نے حسنین علیہما السلام سے فرمایا کہ ام کلثوم کا عقد
خلیفہ دوم سے کردو تو حضرت نے عرض کیا انہا امرأۃ یعنی یہہ عورت بھی
مثل سایر زنان اپنے امور مین مختار ہین جس سے بدو وجہ دعوی صغر سنی
کا بطلان ظاہر ہوا ایک تو یہہ کہ حضرت نے امرأۃ کا اطلاق کیا اور دوسرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تحقیقات مولوی حیدر علی صاحب کا اطلاق عورت بالغہ پر ہوتا ہے نہ کمسن لڑکی
پر اور دوسرے خود مختار رہنا بھی حق بالغہ ہے نہ حق صبیہ صغیرہ اور نیز قول
سبط ابن جوزی سے بھی عدم صغر سنی ظاہر ہوئی چنانچہ سابقاً گذرا کہ کمسن صبیہ
کو باتفاق تمامی مسلمانان حرام کہا کیونکہ حرمت اسکی متعلق [illegible]
پھر کیف دعوائے صغر سنی بہر طور غلط ہوا پس ساتھ صغر کا خطبہ
کرنا جو اون روایات میں مذکور ہے وہ بھی غلط ہوا کیونکہ اس خطبہ کے
بعد صغر سنی کا بیان ہوا ہے پس اگر اہلسنت قبول کر لیں کہ یہہ روایات
غلط ہیں تو ہمکو زیادہ کد کی ضرورت نہیں ہے بیان اس صغر سنی کا عذر بہ نسبت
ام کلثوم بنت ابوبکر مخطوبہ عمر یقیناً صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ ولادت اوسکی
باتفاق محدثین سنہ ۱۳ ہجری میں بعد وفات ابوبکر کے ہے پس سنہ ۱۷ ہجری میں اوسکی عمر
پانچ برس کی تھی تو اوسکو چار یا پانچ کہنا از روئے واقعات نہایت درست
و بجا ہے پس بالیقین معلوم ہوا کہ یہہ سارا قصہ خطبہ و انکار و اصرار کا
ام کلثوم سے متعلق ہے جسکو رواۃ نے بوجہ اشتراک نام بلا اشتباہ یا با
دوسرے ام کلثوم کیطرف منسوب کیا کیونکہ صغر سنی متفقہ اہلسنت سوائے
اسکے دوسرے میں نہیں پائے جا سکتے پس اس عذر صغر سنی نے احتمال اشتباہ
رواۃ کو بدرجہ یقین کامل پہونچا دیا اور جب ام کلثوم بنت ابوبکر کو علمائے
اہلسنت نے صرف اسوجہ سے کہ اوسنے بلاواسطہ رسول خدا سے حدیث کو
نقل کیا زمرہ صحابہ رسول میں داخل کیا تو اگر اشتراک نام کے سبب سے
ایک ام کلثوم کا حال دوسرے ام کلثوم کیطرف منسوب کر دیں تو ایسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو ایسے نادانون سے کیا تعجب ہے تنبیہ غالباً واضعین روایات عقد نے
اس خیال سے کہ اس خواستگاری ام کلثوم دختر ابو بکر مین جو بوقت خطبہ چار
یا پانچ سالہ تھے حرافت صریحی خلیفہ دوم لازم آتی ہے کہ اس بڑہاپے مین
ایسی کمسن لڑکی سے عقد کرنا چاہا اور بوجہ انکار ام کلثوم بنت ابو بکر انتہائے
عالی نسبی خلیفہ دوم اور عدم قابلیت ونکی ظاہر ہوتی ہے لہذا ان دونو کا
یون دفعیہ کیا کہ اس قصہ کو جناب ام کلثوم کیطرف منسوب کر دیا تاکہ منقصت
خرافت ورکاکت و دناءت نسب محمدت استحصال شرافت وحق شناسے
وخوف وغیبت سے مبتدل ہو جاسے جیساکہ اور سلاطین خلفا کی خرافت
وحماقتو نکی اصلاح وزرا وارا کین سلطنت نے یون ہی کی ہے جسکا نمونہ
سر مغزن ابن خلدون مین دربارہ عباسہ وہارون بلکہ بوران و مامون مذکور
ہوا اور جب صحیح بخاری و صحیح مسلم سے انہین خیالات کی بدولت الفاظ
کاذباً غادراً خائناً آثماً وغیرہ کو نکال ڈالا ہے تو روایات غیر صحیحہ مین ام کلثوم
بنت ابو بکر کی جگہ ام کلثوم بنت علی بنا دینا اور کہنا یا لکھنا کون ایسا مشکل
کام ہے از عجائبات کہ تعجب موقع سے اوس حدیث نبوی کو بھی اس قصہ
مین جوڑا ہے جسمین کسیکو غور و تامل کا موقع ملے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

دلیل سوم یہ کہ روایات اہلسنت مین بیان ہوا ہے کہ مہر ام کلثوم چالیس ہزار
درہم قرار دیا حالانکہ یہ امر بھی بنا بر افادات اہلسنت غلط ہے کیونکہ بتصریح
شاہ ولی اللہ مذہب خلیفہ دوم یہ تھا کہ مہر مین زیادتی نہو کیونکہ جناب رسولخدا
نے اپنی کسی بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہ کیا جو قریب پانچ سو درہم کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتا ہے اگرچہ ایک عورت نے روبرو سے خلیفہ تبلاوت آیہ قرآنی وس
حکم پر اعتراض بھی کیا مگر خلیفہ نے اپنا مذہب نہ بدلا اور وہی حکم نزد اہلسنت
حق بنا رہا سکوت خلیفہ صرف بغرض تادب بالکتاب اللہ سبحانہ از راہ عجز
اور ناحق ہونے اس حکم کے جیسا کہ شاہ صاحب نے تحفہ میں تصریح کی اور
فرماتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں بھی وارد ہے زیادتی مہر سے چنانچہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ کمی کرو مہر میں اور بہترین عورت وہی ہے جسکا مہر
کم ہو اور خیر اور برکت زیادہ اوسمیں ہے کہ جسکا مہر کم ہو شاہ صاحب
اسکے بعد کہتے ہیں کہ آیہ قرآنی سے اگر ثابت بھی ہوتا ہے تو جواز وہ بھی
کراہت کے ساتھ پس جب نصوص بھی ممانعت زیادتی مہر میں موجود
اور خلیفہ کا مذہب بھی وہی ہے کہ زیادتی نہو تھے کہ بمشکل تمام دو ہزار
تک کی رخصت دی جیسا کہ ازالۃ الخفا صفحہ ۱۱۲ میں ہے ان عمر رخص ان
یصدق الرجۃ بالفین جس سے اسقدر کی رخصت بھی بہ کراہت تمام
معلوم ہوتی ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ اسقدر مہر قرار دیں اور جناب
امیرؑ اوسکو منظور کریں جو تمام ازواج و بنات نبی کے خلاف اور رسم و
رواج خاندانی و آیات و احادیث رسول ربانی کے مخالف ہو علاوہ بر آن
خلیفہ کی ناداری کی یہ صورت تھی کہ آخر مرتے وقت بیت المال
چھیاسی ہزار کے قرضدار تشریف فرما ہوئے جسکو حوائج مسلمین
صرف کیا اور فرزند اجمند کو واوسکے ادا کاری کے لیئے دریوزہ
گری کی وصیت کر گئے گو وہ بھی ادا ہوا لیکن ہو کر ممکن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہر قرار دیں اس سے بھی معلوم ہوا کہ رواۃ نے بالاشتباہ بوجہ اشتراک
نام ایسا بیان کیا کیونکہ یہہ مہر دس ام کلثوم کا تھا جو ایام جاہلیت سے
انکی زوجیت مین تہین کیونکہ ایام جاہلیت مین بہت بہت سا مال مہر مین
دیا جاتا تھا یا ان ام کلثوم کا مہر ہو جنسے بمقام حدیبیہ اسلام مین عقد کیا تھا
کیونکہ اوندنون کاروبار خلافت سے تو کچھ تعلق تھا ہی نہین بلکہ ہمہ تن صفق
بالاسواق اور تحصیل مال ہی سے مشغولیت تہی اور اوس وقت تک غالبا اس مسئلہ مین اجتہاد کرنیکی نوبت
نہی آئی ہوگی پس جہان رواۃ نے باشتراک نام اسکو بیان کیا کہ حضرت ام کلثوم
سے عقد ہوا تو ان سابق کے دونون ام کلثوم سے کسیکا مہر بہی انکی
طرف منسوب کر دیا **دلیل چہارم** یہہ کہ روایات اہلسنت مین یہہ بھی
بیان کیا گیا ہے کہ بعد فوت خلیفہ دوم عقد حضرت ام کلثوم کا بجبر جناب
امیر علیہ السلام عون بن جعفر کے ساتھ ہوا اور خود حضرت نے یہہ عقد
کیا اگرچہ بعض علما اسکے قایل ہین کہ بعد عمر پہلے محمد بن جعفر سے عقد ہوا
تب عون بن جعفر سے مگر اسپر سبکو اتفاق ہے کہ بعد عمر عون بن جعفر سے
عقد ہوا خواہ مقدم بر عقد محمد یا موخر از ان اب اس امر کو دیکھنا چاہیئے کہ
واقعات تاریخی سے کسقدر یہہ صحیح ہے کیونکہ علامہ ابن عبد البر مکی اور
علامہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ علماے فن رجال جنہوں نے عقد عون کو
بعد عمر لکہا ہے وہ لوگ بالاتفاق ناقل ہین کہ عون بن جعفر جنگ تستر
مین بعہد خلیفہ [illegible] ے چنانچہ بعض عبارت اصابہ کی یہہ ہے
[illegible] بن جعفر بمقام تستر [illegible] کہا ابو عمر

ازالۃ الغین ۲۶۹
ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ
اسماء الرجال عبد الحق
اسد الغابہ
اصابہ
ابن جعفر وانہ قتل
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عہد خلافت عمر میں اور اونکی کوئی اولاد نہیں ہوئی اسلئے تھے پس برای خدا
غور فرمایے کہ جب عون بن جعفر جنگ تستر میں بعہد خلیفہ دوم شہید ہو چکے تھے
تو پھر بعد عمر اونکا عقد حضرت ام کلثوم کے ساتھ کیونکر ہوا پس جیسے صدر
روایت غلط ہوا ویسا ہی آخر روایت بھی غلط ہوا ہان یہان سے اوس
احتمال کی البتہ بخوبی تائید ہوتی ہے کہ یہہ قصہ خطبہ و اصرار و انکار تمام تر
ام کلثوم دختر ابوبکر سے متعلق ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ام کلثوم دختر ابوبکر
کے نسبت اُنہین عون بن جعفر سے مقرر تھی ہو اسلئے کہ اسما بنت عمیس
بعد شہادت حضرت جعفر طیار زوجیت ابوبکر مین آئی تھین پس اونھون نے
یہ نسبت اپنے تیسرے فرزند کی اوس دختر ابوبکر سے مقرر کی ہو کیونکہ دو فرزند
انکے عبداللہ و محمد تو حضرت زینب و ام کلثوم سے منسوب ہی تھے
خالی تھے فقط تو عون بن جعفر اونکی نسبت اوس ام کلثوم دختر ابوبکر سے
مقرر کی ہو پس اس صورت میں دوسرا عذر جو روایات اہلسنت میں جناب امیر
کیطرف منسوب ہے وہ بھی صحیح ہوگا کہ جب عذر صغر سنی ام کلثوم دختر ابوبکر
کو جب فرمائش عائشہ حضرت نے بیان کیا ہو اوسکے ساتھ یہ عذر بھی
پیش کیا ہو کہ خلیفہ اوس حکم نبوی کو یاد کر کے باز رہیں کہ جب ایکطرف سے
خواستگاری ہو جاے تو دوسرا خطبہ نکرے اور اس صورت میں شرکت
جناب امیر حمایت بی بی عائشہ مین دربار عبازر کھنے خلیفہ دوم کے
عقد ام کلثوم [illegible] ابوبکر سے باستدعا بی بی عائشہ یا بات عذر عاکے
[illegible] تھین قیاس سے ہے کیونکہ علاوہ اونکا ام کلثوم

ذکر عون بن جعفر الطیار فی عہد رسول اللہ
اسد الغابہ استیعاب
الاصابہ تہذیب
ذخائر العقبی ص ۱۴۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خود عون کے خیال سے زیادہ کوشش کرینگے حاجت تھی پھر کیونکر اس
رو سے بھی اشتباہ روات کا قایل ہونا ضروری ہوا ورنہ اسکا اثبات کریں
کہ جو شخص عہد عمر مین مرچکا وہ بعد خلیفہ ثانی زندہ ہوا اور اوسنے نکاح کیا

دلیل پنجم یہہ امر بھی اون روایات متذکرہ بالا مین بالاتفاق بیان ہوا ہے
کہ بعد وفات عون و محمد فرزندان جعفر کی بعد دیگرے عقد حضرت ام کلثوم
کا ساتھ عبد اللہ بن جعفر کے ہوا بلکہ خود جناب امیر ع نے یہہ عقد کر دیا اور زمانہ
معاویہ مین حضرت ام کلثوم اور اونکے فرضی فرزند زید نے ساتھ ہی وفات
کیا اب دیکھنا چاہیے کہ یہہ امر صحیح ہو سکتا ہے یا نہین کیونکہ حضرت عبد اللہ
بن جعفر شوہر تھے حضرت زینب خواہر حضرت ام کلثوم کی اور حضرت زینب
علیہا السلام بھی مثل حضرت ام کلثوم بالاتفاق تا بہ معرکہ کربلا بلکہ بعد اوسکے
زندہ رہین اور کسی نے یہہ نہین بیان کیا کہ معاذ اللہ حضرت عبد اللہ نے
جناب زینب ع کو کبھی طلاق دیا ہو پس بدون وفات حضرت زینب ع کیونکر ممکن
ہے کہ حضرت عبد اللہ جناب ام کلثوم سے عقد کرکے جمع بین الاختین کے
مرتکب ہون اور خود جناب امیر ع ایسا نکاح کر جائین تو اب ضرور ہوا کہ یا حیات
حضرت ام کلثوم ع کے تا بما بعد وفات حضرت زینب قایل ہون جو بعد معرکہ
کربلا ہے یا قایل بعدم وقوع نکاح ہون صورت اول مین وہ روایات
غلط ہوتے ہین جسمین وفات حضرت ام کلثوم زید فرضی کے ساتھ عہد معاویہ
مین مذکور ہے صورت ثانیہ مین وہ کل روایات غلط ہوتی ہین جسمین عقد
حضرت ام کلثوم و خطبہ عمر و اصرار و انکار و وقوع نکاح بعد عمر عون کے ساتھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد اونکے محمد بن جعفر کے ساتھ بعد اونکے عبداللہ بن جعفر کے ساتھ
مذکور ہے ہیں اس سے بھی مطلوب اہلحق حاصل ہوا غرض ہر طرف کشود
گشتہ ہوا مسئلہ مگر چونکہ روایات واہیہ دونوں صورتوں کی اہلسنت
کے یہان اس کثرت سے ہین کہ انکار کلی اونکا نہین کر سکتے نہ خود میری
بھی فرمائش ہے لہذا ضرور ہے کہ بنابر ادات محققین محدثین اہلسنت اوس
قاعدہ پر عمل کرین جو محدثین مین بکثرت جاری ہے جسکا ارتکاب اونکے
امرون کے لیے کرتے ہین یعنی یہہ کہ قایل ہون بوہم و اشتباہ
رواۃ کہ راوی سے لوگ بوجہ اشتراک اسمی مبتلائے مرض اشتباہ
ہوئے اور وہم و خطا مین گرفتار ہو کر ایک ہمنام کا واقعہ
دوسرے ہمنام کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ ممکن ہے اوسے
ام کلثوم بنت ابو بکر کا یہہ واقعہ ہے جو جسکا خطبہ خلیفہ دوم نے
کیا اوسکے انکار سے بے سبب عائشہ منظور ہوئی جناب امیر
علیہ السلام نے بوجوہات مصرحہ بالا حمایت عائشہ سے کی ہو اور
بعد رفع فتنہ و فساد اوس ام کلثوم کا عقد عون بن جعفر سے
اور بعد شہادت اونکے عمر بن عبداللہ بن جعفر سے ہوا ہو
مگر راویون نے باشتباہ و اشتراک اسمی جناب ام کلثوم کے
کیطرف منسوب کیا اور یہ نہ سمجھے کہ باوصف زوجیت موجود گے
حضرت زینب وقوع عقد محال ہے دلیل ششم شاہ عبدالعزیز نے ایسے مواقع
لکھا ہے کہ حضرت ام کلثوم سے زید پیدا ہوئے عمر نے نام اپ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہائی زید کے انکو سمجھے کیا یہ زید بن عمر ایک خانہ جنگی مین کسیکی ہاتھ سے
زخمی ہوکر مری اور مان اونکی ام کلثوم جو پہلے سے بیمار تہین اونہونے
بہی اوسی روز انتقال کیا دونون کا جنازہ ساتھ آیا جناب امام حسین ۱۲ اور
عبداللہ بن عمر نے نماز جنازہ پڑہ کر دفن کردیا مولوی حیدر علی نے بہی اسپر
دعواے تواتر کیا ہے اور اوسکی بہی تخصیص کی کہ خاص عہد معاویہ مین یہ
امر واقع ہوا پس اب دیکہنا چاہئیے کہ از روے واقعات تاریخی کہانتک
اسکی تصدیق ہوسکتی ہے کیونکہ اولاً انکے یہان آپس مین اختلاف ہے کہ صلب سے ہوا
بہی ہوے یا نہ مگر ہم اوس سے بحث نہین کرتے پہلے زید سے بحث کرتے ہین
کہ اونکو شیخ عبدالحق وغیرہ زید اکبر کہتے ہین اور عبداللہ اور عبدالرحمن بن
عمر کے بعد ذکر اولاد عمر مین ونکی اولاد پر انکو مقدم کیا ہے شاہ صاحب کے کلام سے
بہی معلوم ہوتا کہ قبل انکے کوی دوسرا لڑکا عمر کا مسمے زید نہ تہا کیونکہ اپنے
بہای کا نام رکہا اگر کوی دوسرا زید عمر کا بیٹا ہوتا تو اس نام رکہنے کی ضرورت
کیا تہی اور چونکہ یہ عقد آخری وقت مین ہوا پس معلوم ہوا کہ یہی ایک زید
اونکا بیٹا تہا حالانکہ بتصریح صاحب کامل ودار قطنی بنقل شاہ عبدالحق
ثابت ہے کہ زید بن عمر ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ سابقہ سے
پیدا ہوا جو ایام جاہلیت سے عمر کی زوجہ تہی گو اسمین اختلاف ہے
کہ عبداللہ بن عمر برادر حقیقی زید یعنی بطن ام کلثوم مذکور سے تہا
یا نہ مگر اسپر اتفاق ہے کہ زید بن عمر ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ کے
بطن سے تہا پس اگر ہم اسکے قایل ہون کہ زید پسر ام کلثوم خزاعیہ چہوٹا تہا

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکبر فرضی سے تو وہ روایت غلط ہوئی ہے جسمین طلاق ام کلثوم خزاعیہ بعد
نزول آیہ لا تمسکوا درج ہے کیونکہ جب وہ زوجیت ہی مین نرہی تو زید اصغر
اوس سے پیدا کیونکر ہوا حالانکہ ولادت زید ام کلثوم خزاعیہ سے یقینی ہے
اور اگر یہ احتمال پیدا کرین کہ زید بن ام کلثوم خزاعیہ بڑا تھا اس زید فرضی سے
جسے بطن جناب ام کلثوم سے قرار دیتے ہین تو پھر یہ زید اکبر کیونکر ہوسکنگے
علاوہ برآن جب دو زید بن عمر ہوئے دو ام کلثوم سے تو حالات انکے
بھی الگ الگ ہونے چاہیے کہ یہ زید اور ام کلثوم فلان وقت مرے
دوسرے زید و ام کلثوم کی یون وفات ہوی جیساکہ کل ولادتے کہ
دختران خلیفہ دوم کا حال علیحدہ باجمال و تفصیل عقد وغیرہ مرقوم ہے
بخلاف ان دونون زید اور دونون ام کلثوم کے کہین بجز ایک واقعہ وفات
ایک زید اور ایک ام کلثوم کی دوسرے ام کلثوم و زید ماں بیٹے کا کوئی
حال اور وصف تفحص و تلاش نہین ملتا جس سے بہ بداہت عقل سلیم معلوم ہوا
کہ دراصل ایک ہی زید بن عمر تھا جو بطن ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ سابقہ
عمر سے پیدا ہوا نہ دوسرا نہ تیسرا جہان راویون نے بوجہ اشتراک نام
دو ام کلثوم بلکہ تین ام کلثوم کے مختلف قصونکو جو تھے ہمنام کیطرف
منسوب کیا وہان اصلی زید کی نسبت بھی ادھر ہی لگادی اور اسکے ساتھ
اصلی زید و ام کلثوم کے حالات بھی اسی فرضی زید و ام کلثوم کے سر منڈھ
اصلی ماں بیٹے تو غائب ہوگئے اور فرضی اصلی بنگئے اور اگر اس تقریر
پر کوئی شبہہ ہو تو [illegible] سال جو [illegible] جس سے ولادت زید محال ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ سنہ عقد جیسا کہ سابقاً مرقوم ہوا دایر ہے درمیان سنہ اور سنہ کے
اور سن حضرت ام کلثوم کا وقت عقد چار یا پانچ برس بیان ہوتا ہے اور وفات
خلیفہ دوم سنہ ۲۳ ہجری ہے بس وشصت ۲۳ سالگی ہیں اگر سنہ ۱۷ میں چار یا پانچ سالہ تھیں
تو سنہ ۲۳ میں کہ سنہ وفات خلیفہ ہے دس برس کی ہونگی در دس برس کی لڑکی
کے لڑکا ہونا خالی از استبعاد نہیں خصوصاً درصورتیکہ دو تین برس قبل
از وفات خلیفہ کے قوت باہ کو زوال کلی ہو گیا ہو چنانچہ عقد عاصم بن عمر
والی روایت سے ظاہر ہے کہ خلیفہ صاحب نے فرمایا دلو کان فی بکر حرکة الی النساء صفحہ ۱۹۶ ازالۃ الخفا مقصد ۲
لم یسبقه احد الیها یعنے اپنی اولاد کو جمع کرکے کہا اگر تمہارے باپ میں
رہتی حرکت نسوانی باقی ہوتی تو اس بارہ میں کوئی اوسپر سبقت نہ لیجاتا
جس سے فقدان باہ اس زمانہ میں یقیناً ثابت ہوا چہ جائیکہ از روے
فطرت بھی یہ قوت کم تھی اور دوسری قوت کو غلبہ تھا چنانچہ اون روایات
سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے جنمیں خلیفہ نے کہا ہم تصنع و تکلف عورتوں سے
تعلق کرتے ہیں اور جسقدر عورتوں سے خطبہ کرنا ہمپر گران ہوتا ہے دوسرا
کوئی امر نہیں گران ہوتا بلکہ خود ان روایات موضوعہ عقد سے ظاہر ہے
کہ خلیفہ نے کہا کہ ہمکو اب باہ نہیں ہے نسوان کی حاجت باقی نہیں ہے
پس دہ سالہ لڑکی سے باین پیری و علت شیخ المشائخ لڑکا ہونا سراسر حیرت خیز ہے
حالانکہ اگر امکان عقلی بنا دہی نکلتا ہی ہے تو ایک لڑکے کا ہونا کس طرح
ممکن ہو سکتا ہے بخلاف دوسرے لڑکے کے جسکا رقیہ نام بتاتے ہیں
کہ وہ ... ہے کیونکہ قبل از دہ سالگی عورتوں کو بلوغ نہیں ہوتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہ جائیکہ تحمل حمل اور نُہ سالگی پوری ہوتے ہی سنہ ۱۷ھ مین اب ایک سال
کل خلیفہ کی حیات کا زمانہ باقی ہے اسمین دو ولادتین کیونکر ممکن ہے
اور اگر سنہ ۱۷ھ مین عقد مانا جائے تو جو لڑکی وسوقت چار سالہ ہی سنہ ۲۳ھ مین
کہ سن وفات ہے ہفت سالہ یا ہشت سالہ ہوگی اس سن کی لڑکی نہ بالغ ہوتی ہے
نہ حاملہ ہوسکتی ہے یقینا محال ہے پس تولد زید اس ام کلثوم جسکو وقت
عقد سنہ ۱۷ھ مین چار سالہ بیان کرتی ہین یقینًا محال ہے چہ جائیکہ ایک اور
لڑکی بعد اوسکے پیدا ہو چہ جائیکہ وہ زید اکبر ہوگا اصغر کا ہونا بھی محال ہے
حالانکہ اصغر اولاد عمر ابن زید کو کہتے ہین نہ رقیہ کو بلکہ زینب کو اصغر اولاد عمر
بیان کرتے ہین جو بطن ام حکیمہ سے پیدا ہوے بہرکیف یقینًا معلوم ہوا
کہ زید مذکور اصلی زوجہ ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ سے تھا جسکو قصہ موضوعہ
عقد کے ساتھ حضرت ام کلثوم علیہا السلام کیطرف منسوب کردیا دوسرے
وفات زید و ام کلثوم مادرش بوقت واحد عہد معاویہ مین اور بھی اسکی تائید
ہوگئی کہ یہ وہی اصلی ام کلثوم ہے جو ایام جاہلیت سے خلیفہ دوم کی زوجہ
تھی جسکے بطن سے زید بن عمر متولد ہوے کیونکہ جناب ام کلثوم بنت جناب
امیر ع باتفاق روایات فریقین شریک معرکہ کربلا تھین چنانچہ مقتل ابو مخنف اور
مشہد ابو اسحق اسفراینی اور روضۃ الشہدا اور بکا حسین ملا کاشفی اور درر و تحفۃ العقا
اور حبیب السیر وغیرہ مین تفصیل تمام مرقوم ہے [illegible]
[illegible] متوجہ ہوئین ام کلثوم طرف حسین [illegible]
[illegible] السلام علیک یا جداہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ام کلثوم اور کہا وائے ہو تجھپر اے یزید الخ اور روضۃ الشہدا مین ہے جب زینب
را چشم بر حسین افتاد فریاد بر داشت کہ یا جداه و امحمداه پس روے بہ یزید کرد
کہ ہیچ میدانی کہ چہ میکنی زنان خود را در پس پرده نشانده و دختران محمد رسول اللہ
را در پیش چشم خلق داشتہ ندانم کہ در وقت باز خواست از عہدهٔ این عمل چگونہ
براے یزید بر خود بلرزید و پرسید کہ این چہ کست گفتند کہ خواہر حسین است
دختر فاطمہ ناگاه ام کلثوم بر پاے خواست و گفت اجازت ده تا سر برادر
بردارم و دیدار بازپسین او بہ بینم و ستوری یافت در جست و سر حسین بر گرفت
و لب خود بر لب او نہاده بیہوش شد پس سر برآورد و گفت اے یزید امید دارم
کہ درین دنیا راحت نہ بینی چنانچہ ما را در رنج افگندی یزید گفت این زن کہ درین ایوان
ہم خواہر حسین است گفت آرے این ام کلثوم است گفت اے ام کلثوم
چون دیدی کہ خداے تعالے ظن شما را دروغ کرد و آنچہ بر ما فکر کرده بود دید
بر شما واقع شد ام کلثوم فرمود کہ خداے تعالے منافقان را دروغ گوے
خوانده ان المنافقین لکاذبون الخ اور روضۃ الاحباب مین ہے
جسکو شاه عبد العزیز صاحب بہترین سیر فرماتے ہین ام کلثوم و زینب خواہران
امام حسین ہمراه بیش بردند زینب را کہ چشم بر حسین افتاد الی ان قال ناگاه ام کلثوم
بر پاے خاست گفت اجازت ده الی آخر قال یزید گفت این زن [illegible] درین ایوان
ہم خواہر حسین است گفتند آرے ام کلثوم است اور تحریر الشہادتین شاه [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

سختی داد بدشمنان و سختی داد حضرت ام کلثوم جواب داد نہ الحمد للہ الذی کرمنا بمحمد
وطہرنا تطہیرا شکر خدا را کہ گرامی کرد ما را بمحمد و پاک کرد ما را پاک کردنی باز ابن زیاد گفت
کیف رایتم قدرۃ اللہ چگونہ دیدید قدرت خدا را ام کلثوم در جواب فرمودند
یجمع اللہ بیننا وبینکم الخ بعد اسکے لکھتے ہیں کوفیان حال خرابی دودمان نبوت ص ۹۱
دیدند و گریستند ام کلثوم گفت کہ اے مردم کوفہ حالا برائے چہ گریہ می کنید
بعد اسکے لکھتے ہیں یزید جواب سے بجز سکوت ندید متوجہ بطرف زنان و یتیمان ص ۹۴
اہلبیت شدہ زینب و کلثوم و علی بن حسین را نزدیک تر طلبید چشم حضرت زینب
چون بر سر مبارک شاہ شہیدان افتاد گفت واجداہ و امحمداہ بعد از ان خطاب
بہ یزید کرد و گفت ہیچ نمیدانی کہ زنان خود را در سراپردہ عزت و حجاب نشاندی و
دختران رسول خدا را باین بے پردگیہا بر شتران سوار کردی و در مجمع مردمان
پیش خود طلبیدی فردائے قیامت از عہدہ عمل خود چہ جواب خواہی داد و یزید پرسید
کہ این کدام زن ست گفتند زینب خواہر حسین ع و دختر فاطمہ زہرا است بعد از ان کلثوم
برخواست و بر سر حسین ع افتاد و لب و دندان خود را بر آن لب و دہان خندان مالید
کہ بیہوش شد بر زمین غلطید چون بہوش آمد دعائے بد در حق یزید کرد و گفت
الہی یزید تمتع از دنیا نیابی و چنانکہ ما را در بلا افگندی تو ہم در دنیا و عقبی در راحت نبینی
پلید گفت مگر این زن ہم خواہر حسین است گفتند آری این کلثوم دختر فاطمہ است و در کتاب ینابیع المودۃ
شیخ سلیمان بلخی قندوزی ... ام کلثوم حین توجہت الی المدینۃ جعلت تبکی و تقول
مدینۃ جدنا لا تقبلینا فبالحسرات والاحزان جئنا ... اہلینا ...
ام کلثوم ... مع کربلا ... ابن ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسکا درجہ تواتر سے بھی بڑہا ہے کہ فریقین مین باتفاق یہ امر مسلم ہے اور چونکہ رئیس المتکلمین شبل الرحمن
روایات شیعہ کو جو علامات جعل و وضع سے خالی ہو بالرأس والعین قبول فرماتے ہین تو اس باب خاص مین
روایات شیعہ بھی جو یقینًا علامات جعل و وضع سے مبرا ہین مقبول ہونگی بوجہ نہایت اشتہار ہم نقل
نہین کرتے کہ ہر کہہ و مہ اس سے واقف ہے اور اخبار اور اقوال انحضرات کے
علیحدہ علیحدہ کتب سیر و تواریخ و لغت وغیرہ مین بھی قوم مین چنانچہ کتاب نہایہ ابن
اثیر مین ہے جو کتب مشہورہ معتبرہ اہلسنت سے ہے بذیل لغت فرث فی حدیث
ام کلثوم بنت علیؑ قالت لاہل الکوفۃ اتدرون ای کبد فریتم لرسول اللہ صلعم الفرث تفتت
بالغمو والاذی فیہ یعنے حضرت ام کلثومؑ نے اہل کوفہ سے فرمایا جانتے ہو کس جگر کو رسول خدا
کے غم والم سے پارہ پارہ کیا پس جب باتفاق فریقین جناب ام کلثوم شریک
معرکہ کربلا ہوئین تو انکا انتقال تنہا خواہ ہمراہ بیٹے زید ایام خلافت معاویہ
مین یقینًا غلط ہوا اور اسیطرح وفات انکی صغرسنی مین جیسا کہ ہدایہ
السعداء مین غلط ہوا الغرض تصحیح روایات متنًا قصہ و تطبیق وقایع متخالفہ
بنابر دأب محققین محدثین ضرور ہوا کہ قایل بوہم و اشتباہ رواۃ ہون جیسا کہ
احادیث صحاح وغیرہ مین اسی بنیاد پر جمع و توفیق کیجاتی ہے پس معلوم
ہوا کہ ایک ہمنام کا واقعہ دوسرے ہمنام کیطرف منسوب کیا کیونکہ یہان بیٹے
[illegible] دوہی اصلی ام کلثوم زوجہ سابقہ خلیفہ دوم مادر اصلی زید [illegible]
[illegible] ماں بیٹی ساتھ مرے اور جناب ام کلثوم شریک [illegible]
[illegible] دوسری ہین [illegible] عمر سے علاقہ ہے
[illegible] ہے کہ عبد اللہ بن جعفر [illegible] مردوں کا [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا عقد کرنا حضرت ام کلثوم سے بعد محمد روایات اہلسنت مین بالاتفاق
مذکور ہے گو اسمین اختلاف ہے کہ وفات عبداللہ قبل ہے یا وفات
حضرت ام کلثوم مگر عقد عبداللہ بن جعفر مسلم ہے تو اب یہ بیان کہ بعہد
معاویہ وفات کیا غلط ہوا کیونکہ باوجود موجودگی حضرت زینب عقد
عبداللہ محال ہے اور حیات جناب زینبؑ ام کلثوم تا معرکہ کربلا کہ
سنہ ہجری سے مسلم تو لابد وقوع عقد بعد وفات حضرت زینبؑ
ہوگا اس سے بھی بیان وفات بعہد معاویہ مع زید غلط ہوا چنانچہ تائید
اس امر کی اس روایت اصابہ سے بھی ہوتی ہے فتزوجہا اخوہ
عبداللہ بن جعفر فماتت عندہ یعنی عبداللہ بن جعفر نے حضرت ام کلثوم
سے عقد کیا اور اوس سیدہ نے اونہین کے یہان انتقال کیا کیونکہ
اس روایت مین کوئی ذکر زید وغیرہ کی وفات کا نہین ہے پس صورت
یہہ دعوے غلط ہوا خصوصاً درصورتیکہ وفات عبداللہ مقدم ہو بر وفات
حضرت ام کلثوم پس اس صورت مین اور بھی یہ بیان کہ مان بیٹے نے
ساتھ بعہد معاویہ وفات کیا غلط ہوتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ نے
سنہ عہد خلافت عبدالملک مین انتقال کیا پس اس صورت مین
تصحیح روایات کے لیے اشتباہ روایات کا قایل ہونا ضروری ہوا کہ
ام کلثوم جنے اپنی بیٹی زینب کے ساتھ عہد معاویہ
زوجہ سابقہ خلیفہ تھی حضرت ام کلثوم بنت جناب
کربلا نہین کہ اس صورت مین وقوع عقد ساتھ عبداللہ

اصابہ جز ۴ صفحہ ۲۷۶ ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب ... فتزوجہا عبداللہ بن جعفر ... فماتت عندہ ... زینب ... عبداللہ ... مات ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد وفات حضرت زینب ممکن ہے اور تقدم وفات عبداللہ یا حضرت ام کلثوم بھی ممکن ہے جسکو ہم بعد اسکے لکھینگے **تنبیہ** واضح رہے کہ ہر چند یہ احتمال مذکور ہوسکے ابطال واقعہ کاذبہ کے لئے کافی اور احتمال اشتباہ رواۃ اہلسنت کے لئے حجت شافی ہیں کہ اگر مدۃ العمر دماغ سوزی اپنی کریں تو ان دلایل کو اوٹھا نہیں سکتے مگر چونکہ غرض راقم تحقیق اصل واقعہ ہے نہ مجادلہ و مکابرہ با اہلسنت اسیوجہ سے بطور مصالحہ و مساہلہ گفتگو کی اور قایل بہ اشتباہ رواۃ ہوئے جسکو ہزاروں جگہ علمائے اہلسنت اپنی روایات صحیحہ میں صرف کرتے ہیں لہذا قراین اور دلایل و اسباب اشتباہ پیش کئے اب اسکی حاجت نہ رہی کہ ہم اور دلیلیں اسپر قائم کریں مگر چونکہ تحقیق کے لئے ہر پہلو وجوانب پر غور کرنا لازم ہے لہذا کچھ معاضدات خارجیہ اور کچھ مویدات داخلیہ اور ذکر کرتے ہیں تاکہ تحقیق کے لئے کوئی حاجت منتظرہ باقی نہ رہے اور محققان و انشوران منصفان نکتہ رس کی بخوبی تشفی ہو جاوے

معاضدات خارجیہ

اول قصہ مغیرہ بن شعبہ ہے جس سے اسکا یہ واقعہ نکاح غلط بنایا گیا جاتا ہے اور اسی سے اسکا یہ واقعہ صحیح بھی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ صحابی نے جو تیسرا سرحلقہ اہلسنت وجماعت اور احباب خاص خلیفہ دوم سے تھا کہ دولت خلیفہ میں حکمران بصرہ ہوا [illegible] نکاح کیا تین صحابہ نے ابوبکرہ موئے رسول خدا [illegible] دم [illegible] شہادت [illegible] اور ایک [illegible] گواہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جسطرح سلائی سرمہ دانی مین جاتی ہے اوسطرح نہین دیکھا جس نے
خلاف حکم وراے جناب امیرؑ کیونکہ حضرت کو اسکے رجم کرنے پر ایسا
حتم تھا کہ ہمیشہ بعد اسکے فرماتے رہے اگر میرا دست رس ہوتا تو مغیرہ پر
حد جاری کرتا مغیرہ کو خلیفہ دوم نے حد زنا سے رہائی دی اور اصحاب
ثلثہ پر تہمت لگانے کی حد جاری ہوئی جب موسم حج مین خلیفہ دوم نے
ام جمیل مذکور کو دیکھا تو مغیرہ سے پوچھا اس عورت کو پہچانتا ہے مغیرہ نے
(بر بنیاد اوس عداوت کے جو جناب امیرؑ سے اوسکو مثل دیگر صحابہ حاصل
تھے دنیز اسوجہ سے کہ حضرت کو اسکے حد جاری ہونے پر اصرار تھا)
کہا ہان معاذ اللہ یہ ام کلثوم بنت علی ہے عمر نے کہا تو ہمسے تجاہل
عارفانہ کرتا ہے مجھے ہرگز گمان نہین ہے کہ ابوبکرہ مولے رسول نے
تجھپر جھوٹی گواہی دی ہو اس حد نہ جاری کرانے پر مجھے واللہ ہر وقت
گمان ہوتا ہے کہ کہین آسمان سے مجھپر سنگ باران نہو انتہی تاریخ
طبری اس روایت کے شرح پر ہرگز کوئی مسلمان قادر نہین کہ مغیرہ نے
کس بے ادبی کا کلمہ استعمال کیا اور خلیفہ نے تنبیہ و تادیب اوس ملعون
کی نہ کی سبحان اللہ فرضی مقام پر دختر ابوبکر کے نام لینے سے بے ادبی
ثابت ہو اور واجب التعزیر قرار پائی اور یہ ملعون ایسا کلام بے ادبانہ کرتا ہے
خلیفہ کو کچھ جوش ہی نہین آتا نہ تلوار ہی چلاتے ہین نہ درہ
نہ مغیرہ پر حد جاری کرنے سے تو آسمان رجم کا خوف ہو
[illegible] سے استعمال [illegible] کے نہ کرنے کا بھی [illegible] نہین ہر کیف جسطرح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الغدام محبت و ولاے صحابہ و خلیفہ دوم با جناب امیر ؑ و اہلبیت طاہرین ظاہر ہوتا ہے اوسیطرح الغدام وقوع عقد مذکور بھی ظاہر ہوتا ہے اور وضعیت روایات بھی ہویدا ہے کیونکہ پہلا جملہ صغر سنی تو اس تمثیل سے بالبدیہہ باطل ہوا اسلئے کہ ممکن نہین کہ کوئی احمق بھی ایسی تمثیل مہمل صریح البطلان بیان کرے کہ تیس چالیس برس کی عورت کو تین چار برس کی لڑکی قرار دی خصوصاً مغیرہ ایسا عاقل جسکو اہلسنت نے عقلاے عرب سے منتخب کیا ہے بہر کیف اسکے ساتھ دوسرا جملہ یعنی وقوع عقد بھی باطل ہوا کیونکہ اگر عقد ہوا ہوتا تو کیونکر ممکن تھا کہ مغیرہ ایسا کلمہ خلیفہ کے روبرو نکالتا اور خلیفہ کو اپنی ناموس کا ننگ عار بھی نہوتا جس سے بالیقین معلوم ہوا کہ یہ واقعہ عقد محض غلط اور سراسر تہمت اور افترا ہے پس تصحیح روایات کیلئے اقرار باشتباہ رواۃ ضروری ہوا دوسرے (مسئلہ کفارۃ) ترجمہ صواعق محرقہ مین ہے بدانکہ از احادیث سابقہ معلوم شد کہ آنچہ صاحب تلخیص از اصحاب ما گفتہ کہ از خصایص پیغمبرست کہ اولاد بنات آنحضرت بآنحضرت منسوب اند در کفارۃ وغیر آن و ابا و اولاد بنات دیگر با جداد مادری منسوب نمیشوند در کفارت وغیر ذالک قول او موجہ است و معنی انتساب سوال اینست کہ از خصوصیات آنحضرت است آنست کہ میتوان گفت آنحضرت پدر اولاد بنات و انیشان پسر آنحضرت اند تا در کفارۃ معتبر باشد چنانچہ زنے شریفہ ہاشمیہ کفو مردے غیر شریف نیست اما آنچہ گفتہ اند کہ ہاشمی و مطلبی کفو یکدیگر اند محمول بر غیر انصورت است چنانچہ ... ان آل بالنظر بکفو آن ... و

بعض حاشیہ: اور بطلان روایت ... اور وقوع عقد ... کفارۃ ... صواعق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسطور ہے تا نتیجے پس اس سے معلوم ہوا کہ کفو ہاشمی کا مطلبی ہاشمی
کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے اور نکاح میں لزوم کفائت خود خلیفہ دوم کا
ص ۱۱۰ بھی مذہب تھا ازالۃ الخفا میں ہی قال لامنعن فروج ذوات الاحساب من النساء
الا من الاکفاء کما هو یعنی مانع ہوں گا کہ زنان صاحب حسب کا نکاح غیر کفو غیر
ہمسر سے ہو ایضاً خلیفہ صاحب نے غلام کے نکاح کرنے کو زن آزاد سے
بھی منع فرمایا ہے اور عربی عورتوں سے عجم مردوں کے نکاح کے
ممانعت کی پس با انہیں احادیث نبوی جنکا نتیجہ صاحب صواعق نے
یہ نکالا کہ زن شریفہ ہاشمیہ کفو در غیر شریف نسبت و با این مذہب خلیفہ دوم
کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ دوم نے ایسا خطبہ کیا ہو اور بلا لحاظ کفویت جناب امیر
علیہ السلام پر یہ جبر شدید کیا ہو کہ جناب ام کلثوم کا انسے عقد کر دیں اور جناب
امیرع نے خلاف احکام رسول معاذ اللہ اس امر کو قبول کیا ہو اور خلیفہ دوم
کا کفو نہ ہونا اس درجہ واضح ہے کہ خود انہیں روایات سے ظاہر ہے کہ جب
حضرت عقیل نے منع کیا اور غیظ و غضب ظاہر کیا تو جناب امیرع نے فرمایا
کچھ جانتے ہو مقصود خلیفہ اس عقد سے کیا ہے فقط حدیث نبوی پر عمل کرنا
جس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت عقیل بلکہ جناب امیرع کے نزدیک
بھی عمر کفو نہ تھے علاوہ برآں جب خاندان خلیفہ اول ارذل البطن ہو جیسا کہ تکمیل
الایمان شاہ عبد الحق میں ہے وہ ارذل البطو[illegible]
کردیگا ار بنی تیم ہونا ادنیٰ [illegible] اور ارذلیت
[illegible] نسل کا کفو کیونکر ہو سکتا ہے [illegible]

ص ۱۱۰ ازالۃ الخفا

ص ۱۹۰ [illegible] عن ابی جعفر [illegible] خطب عمر الی علی ام کلثوم فاستأذن علی العباس [illegible] وغضب [illegible] عقیل [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نسب خلیفہ دوم پر طاعن رہے خالد بن ولید خلیفہ کو ہمیشہ ابن حنتمہ کہتے تھے مہاجر بن خالد ہمیشہ تشنیع کرتے تھے عمرو عاص باآنہمہ بلند نسبی جو کچھہ انکے حق مین فرماتے تھے ظاہر ہے ازالۃ الخفا مین موجود خولہ بنت حکیم صحابیہ نے جسکا قول خدا نے بالاے سبع سموات سنا جو کہا معلوم ہے کہ عمیر اسکی عمر ہوا عمر سے امیر المومنین اب خدا سے ڈر حضرت عباس عم اشرف الناس نے جو ارشاد فرمایا اعمنت اللہ بنظر اماما امکان اس قابل نہین کہ بیان ہو خود خلیفہ دوم نے جو لاعلمی اپنی نسب سے ظاہر کی ازالۃ الخفا مین مذکور ہے اور تفصیل اس پر پیچ شرافت نسبی کے تین پشت تک روض الانف سہیلی و تاریخ اور کتاب المعارف و تاریخ ابن کثیر شامی اور مثالب کلبی مین مسطور ہے جسکے تاریخ بلکہ اون تصریحات صریحہ کو کہ نہایت ہی شرمناک اور عبرت افزا قصے ہین کسیطرح بیان نہین لکھ سکتے اور سبب اصل کتاب پر محول ہین لیکن صاحبان عقل و ادراک اسی سمجھہ سکتے ہین کہ جب ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کی کہ ولد الزنا بدترین ثلثہ ہے یعنی زانی و زانیہ سے ولد الزنا بدتر ہے تو فوراً فرزند خلیفہ عبد اللہ بن عمر نے اوس قول ابوہریرہ کے کہ حدیث رسول تھی تردید کی اور کہا ولد الزنا خیر الثلاثہ یعنی ولد الزنا تینون مین بہتر ہے (کنز العمال) شاید خلیفہ ثانی نے بھی ایسی ہی روایتون کی بدولت ابوہریرہ کو منع کیا کہ جناب رسالت کی حدیثین بیان کرو ورنہ جلاوطنی کی سزا ملیگی اور دوس کے پہاڑون پر پہونچا دیے جاؤ گے یا ملک بنی کی کسی کہ نقل ... کا جیل نکال کر ابوہریرہ کو ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوڑے مارے کہ بیچارے کی پشت خون سے تر ہو گئی (ی)

مسلمانو کہان ہو کس خواب غفلت مین پڑے ہو ذرا چونکو برای خدا غور کرو کسی مذہب مین بھی ولدالزنا اچھا سمجھا گیا ہے جو اس اسلام مین کہ اشرف ادیان ہی اوسکی تعریف کیجاتی ہے چہ جائیکہ مقتدای دین خلیفہ سید المرسلین قرار پائے پھر عبداللہ بن عمر کی تو حکمن ہی او سوقت ابوہریرہ کی تعریض کا جواب دیا ہو لب کیا ضرور ہے کہ اسپر ترقی کرکے یہ قاعدہ بنایا مین کہ ولدالزنا انجب یعنی ولد زنا سب سے زیادہ نجیب ہی جیسا کہ محاضرات امام راغب اصفہانی مین ہے کہ کہا قد انہ اولاد زنا انجب ہی کیونکہ مرد جو زنا کرتا ہے تو برغبت تمام و نشاط کامل اس سے جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ کامل ہوتا ہے اور جو حلال سے پیدا ہوتا ہے پس چونکہ مرد اپنی زوجہ حلال سے بتصنع و تکلف تعلق کرتا ہے لہذا لڑکا کامل نہین ہوتا علامہ قطب الدین شیرازی بھی اپنی نزہۃ القلوب مین اس افادہ پرفائدہ سے تازگی قلب جگر حاصل کرتے ہین کما فصل فی استقصا الافحام ترنجاست کہ چونکہ مولوی حیدر علی کو حضرت خلیفہ دوم سے تعلق خاص ہے لہذا شیعونکی ایسی روایتون پر جسمین مذمت ولدالزنا وارد ہے بہت کچھ اعتراض کیے بدانست خود بڑے شد و مد سے انکا ابطال کیا اور اپنی بہ نسبت انکار کلی کیا کہ اہلسنت کے یہان کوئی روایت انکی مذمت مین نہین ہے منتہی الکلام مین بعد نقل بعض روایات شیعہ مذمت ولدالزنا مین فرماتے ہین و بحمد اللہ کہ معتقدین بالحق از تخریج این روایات ملعونہ انم چنانچہ از رسالہ ملا علی قاری کہ در موضوعات حدیث جمع فرمودہ

صہ ۱۰۸ استقصاء الافحام جلد اول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہویدا ہی شود اسکے جواب سکا تو لتاب مستطاب استقصاء الافحام مین قابل ملاحظہ ہے کہ امام احمد بن حنبل بن ابی شیبہ عبد بن حمید سفیان ثوری عبد الرزاق ابو عیسیٰ ترمذی نسائی ابوداؤد ابن ماجہ حاکم ابو حاتم دار قطنی بیہقی ابو نعیم اصفہانی ابن قیل ابو العباس خرائطی ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابو سلیمان خطابی طبرانی ابو العلی خطیب بغدادی ابن مردویہ ابن نجار طالقانی رافعی منذری ثعلبی زمخشری ابن اثیر جزری ابو الحسن ابن اثیر جزری ابن مندہ ابن السکن نجم الدین قمولی عبد العزیز وغیرہ وغیرہ جنکی تعداد پچاس سے زیادہ ہے بالاتفاق احادیث کثیرہ مین جسکی تعداد صدہا سے متجاوز ہے مذمت اولاد زنا اور اونکے جہنمی ہونے کے ناقل ہین یہانتک کہ سات پشت تک بھی حکم اونپر جاری ہی بار نہیں ہو کو حیدر علی کی ایسی روایات سے انکار کرنے اور ان احادیث کی ناقلین کو منتقدین سے نکالتے اور اس کدو کاوش سے نفی مذمت اولاد زنا مین جو نتیجہ نکلتا ہے عقلائے روزگار پر ظاہر و ہویدا ہے اور اس جانکاہی سے انکی جو اعزا بت ہوتا ہے محتاج شرح نہین کہ کیون ایسی کدیڑی بہرکیف با اینہمہ کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ خلاف اپنے مذہب کے موضوعات الاحباب مین کفو کو ضروری قرار دیا ہے اور خلاف حکم رسول کے کہ کفو بنی ہاشم غیر بنی ہاشم و عبد المطلب نہیں ہے ایسا عقد کرین اس [illegible]

صفحہ ۶۸۵ لغایت صفحہ ۶۵۳ استقصاء الافحام مجلد اول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابو بکر ہے کہ روات نے بجہت شرکت نام وحسد تام اسطرف منسوب کیا
متاخرین نے بتقلید متقدمین شافعین اونہین موضوعات کو مشتہر کیا
دیکھیے باتفاق تمامی مورخین ومحدثین اہلسنت جناب رسالت مآب نے
اپنی بیٹیاں رقیہ وام کلثوم کو پسران ابولہب کافر سے جو بنی ہاشم مین تہا
بیاہا مگر حضرت نے شیخین سے کسیکو اس لائق نہ جانا کہ کوئی بیٹی اپنی اون سے
بیاہتے پس بجز عدم کفائت کون باعث تہا جناب سیدۃ نساء العالمین
صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہا کی بابت شیخین نے یکے بعد دیگرے خطبہ کیا مگر یہ دفعہ نا منظور ہوا
پس جب خاندان رسالت مین اسقدر پابندی کفائت اور
قرابت خاندانی کی گئی تہے کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا اگر علیؑ
پیدا ہوتے تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہ تہا جسمین بلا استثنا سب داخل مین
اور ہمیشہ عمل درآمد بہی اسی پر رہا کہ اپنے ہی خاندان مین وصلت وپیوند
ہوا کیا اور خود خلیفہ کا بہی یہی مذہب تہا کہ نکاح مین کفو ضرور ہے چنانچہ
سابقا مذکور ہوا اور کنز العمال مین ہے ان عمر کان یشدد فی الاکفاء یعنی عمر
کو نہایت سختی تہی کفائت کے بارے مین تو کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ ایسا اقدام
کرتے یا معاذ اللہ جناب امیرؑ برخلاف سیرت نبوی [illegible]
بطیب خاطر گوارا کرتے ازینجاست کہ خود غلام علی آزاد بلگرامی
اہلسنت سے ہین اس عقد پر سخت تعجب ہوا کہ انکا نقل [illegible]
پابندی کے [illegible] ہوا لیکن بوجہ تعصب مذہبی امر [illegible]
[illegible] کہ چونکہ ابتدا [illegible] غلام تہا بوجہ قلت رجال [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صریحی ہٹ دھرمی ہے کیونکہ یہ امر صاف صاف اونہین روایات مین مرقوم ہے کہ حضرت ام کلثوم کی نسبت فرزند جعفر سے مقرر تھی پھر کیون وہ نسبت ترک کی گئی سوا اسکے ابتداء اسلام تو وہ تھا جسمین شیخین نے عیاذًا باللہ جناب سیدہ کے بارہ مین استدعا کی ورنا منظور ہوئی پس جب وہان جناب رسالت مآب نے اس قابل نہ جانا تو اس صورت خاص مین کیونکر ممکن ہے کہ جناب امیر منظور فرماوینگے سبحان اللہ جسکو ابو بکر و عثمان اپنا کفو نجانین جناب امیر کا کیونکر کفو ہو سکتا ہے خصوصًا درصورتیکہ تمامی کنبہ قبیلہ از خورد تا بزرگ اس امر مین ناراضی ظاہر کرین اور خود دختر نیک اختر بھی ناراضی اپنی بیان کرے اوس پر بھی تشدید کیا جاوے لا واللہ لا یکون ذلک ابدًا بجز احتمال اشتباہ رواۃ بوجہ اشتراک نام یا عرف کذا فی وضائین دوسرا احتمال ہو نہین سکتا تسلیم سے بھی ان سب روایات مین بیان ہوا ہے کہ مقصود خلیفہ اس عقد سے محض اتصال یا سبب و نسب رسول صلعم و دیگر امور از قسم خانہ داری وغیرہ ازالۃ الخفا مین ہے فاروق بجوابش گفت کہ مقصود من خانہ داری نیست ولیکن از جناب رسالت مآب شنیدہ ام ایضًا عمر گفت کہ بخدا خطبہ و نکردہ ام فقط برائے خانہ داری ایضًا گفت خطبہ کرد عمر بسوے علی بن ابیطالب ام کلثوم را پس علی از حضرت عباس و عقیل مشورہ فرمود عقیل منع نمود حضرت فرمود حضرت عباس را کہ ... بنت ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقصود اور بالذات عمل نمودن ست بر حدیث حضرت رسالت مآب صلعم کہ
فرمود کل سبب الخ اقول اولاً بہ بدیہہ عقل یہ بات اس روایت سے
ظاہر ہوتی ہے کہ خلیفہ دوم جناب امیرؑ کے نزدیک بھی قائل اس عقد کے
نہ تھے کیونکہ اوس کلام سے جو حضرت نے عقیل سے کہا صاف ظاہر ہے
کہ لائق اس عقد کے نہین ہین صرف بغرض اتصال سبب و نسب یہ
عقد کیا جاتا ہے پس بھلا کوئی عاقل قبول کر سکتا ہے کہ دوسرے کی
شرافت حاصل ہونے کے واسطے اپنے پر ایسا ننگ و عار گوارا کرے گا
اور بالفرض اگر ایسا ہی تھا تو جناب رسالت مآب صلعم نے کیون نہ ایسی کسے
دختر نیک اختر کا اسنے عقد کیا حالانکہ ان لوگون نے استدعا بھی کی تھی
اور حضرت کی ضرورت اور محبت کو شیخین کے ساتھ بہ نسبت جناب امیر
علیہ السلام کے زیادہ مانتے ہین سبحان اللہ کفو کا خیال جنگ و جدال
تک ہین ہوا اور بیٹی بیاہنی ہین ہو جناب امام حسین علیہ السلام الموت
اولی من رکوب العار مرنا بہتر ہے ننگ و عار قبول کرنے سے فرمائین اور
جناب امیرؑ یہ ننگ گوارا کرین لا واللہ لا واللہ ثانیاً یہ ممانعت حضرت
عقیل خلاف خیر خواہی کیونکر ہو گئی جو حضرت نے فرمایا بخدا لا یجعل عقیل
میگوید خیر خواہی نیست آنحضرت خاندان رسالت کو اس نسبت سے منع کیا مقصود
تھا جو [illegible] حضرت ہونے عقد کے بد خواہی ہو بھلا کوئی عاقل اس ممانعت
حضرت عقیل کو بد خواہی کہہ سکتا ہے جو جناب امیرؑ اسکو بد خواہی کہیں
[illegible] مانع تھے اور حسنین علیہم السلام بھی برابر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مانع رہے جیسا کہ انہین روایات سے ظاہر ہے بہرکیف کسی عاقل کو
دروغ اور موضوع ہونے مین اس حکایت کے کوئی شبہہ نہین ہے
لیکن اب واقعات تاریخی سے غلطی اس روایت کی ثابت کرتا ہون
اما اولاً پس عدم صحت اسکی اسے سی ظاہر ہے کہ پہلے خلیفہ دوم نے
ام کلثوم بنت ابوبکر سے عقد کرنا چاہا جب عمروعاص نے حق تلفی
ابوبکر کا خیال دلاکر اوسکا تو یہ رائے دی کہ منافذ اسکا ام کلثوم بنت
علی سے خواستگاری کر و اور تعلق بسبب رسول کو ذریعہ قرار دو
جس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ دعوے محض غلط ہی ہواخواہان خلیفہ نے
دفع خرافت و دنائت نسب کے لیئے بوقت وضع اس روایت کے
یہ ضمیمہ لگا دیا تاکہ فریب نکا بخوبی کارگر ہو اور جعل و افترا انکا بے کھٹکے چل جائے
و قدم ثانیاً اس قضیہ وضعیہ کے مابعد والی کارروائی سے بھی
ثابت ہوتا ہے کہ یہ بیان یعنے صرف بغرض اتصال باسبب رسول
عقد کرنا محض غلط ہے کیونکہ اگر واقعی مقصود خلیفہ اتصال بسبب رسول
تہا نہ مطالب مقصود تمام عقد تو چاہیے تہا بعد اس عقد کے دوسرا عقد
نہ کرتے خصوصاً درصورتیکہ اوسوقت بالکل حاجت نساء و نکوبا قی
نہ تھی جیسا کہ [illegible] عقد مین مذکور ہے حالانکہ مطالعہ کتاب کامل
ابن اثیر جزری [illegible] سے کہ بعد اس عقد موضوع کے
[illegible] اور جانکی
[illegible] سے معلوم ہوا

غلطی بیان اصل نشاء عقد

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

صفحہ ۲۳
کامل جلد ۳

اور بعد اس عقد موضوع کے خلیفہ نے تین عورتوں سے عقد کیا
بلکہ اوسی کتاب کامل میں ہے کہ آخر اولاد عمر زینب سے ہے بطن فکیہہ
سے پس اگر منشاء عقد صرف اتصال سبب رسول تھا تو بعد حصول
اوسکے دو تین عورتوں سے کیونکر عقد کرتے حالانکہ مواہب لدنیہ
صفحہ
قسطلانی میں ہے کہ کہا شیخ ابو علی سنجی نے حرام ہے عقد کرنا دوسری کا بعد عقد بنت نبی کے
اور ذخایر العقبے میں ہے مسور بن مخرمہ سے کہ حسن بن حسنؑ نے مسور کی بیٹی سے عقد کرنے کا
قصد کیا اور پیغام دیا مسور نے بوقت شام ملاقات کی اور بعد حمد وثنای الہی کہا کہ کوئی نسب اور سبب
دامادی تم اہلبیت سے زیادہ محبوب نہیں ہے مگر رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہے
جس سے فاطمہ کو رنج پہونچتا ہے وہ مجھکو رنجیدہ کرتا ہے اور جو سبب
مسرت فاطمہ ہے میری مسرت کا باعث ہے اور یہہ کہ فرمایا حضرت نے
ہر نسب منقطع ہوگا بروز قیامت مگر میرا نسب وسبب بعد اسکے مسور نے
حسن بن حسن سے کہا کہ فرزند رسول کے بیٹی تمہاری زوجہ ہیں اگر میں اپنی
بیٹی تمسے بیاہوں تو اس سے ضرور اونکو رنج پہونچیگا پس حسن بن
حسنؑ نے اسکا عذر قبول کیا مصنف ذخایر العقبے کہتے ہیں کہ یہہ روایت
اسکی دلیل ہے کہ مردہ سے بھی اون امور کی رعایت کیجائے جن امور کی
رعایت زندوں سے کیجاتی ہے حالانکہ ذکر کیا ہے شیخ ابو علی سنجی نے
کہ دختران نبی سے عقد کرنے کے بعد دوسرے سے عقد کرنا حرام ہے
تمام ہوا ترجمہ ذخائر العقبے اور ہر گاہ خود اہلسنت اسکی تصریح کرتے ہیں
کہ جو امر موجب ایذا اے جناب سیدہ ہے قلیل ہو خواہ کثیر وہ امر

Presented by: Rana Jabir Abbas

موجب ایذا سے سرور کائنات سے ہے اور ایذائے حضرت حرام ہے جیسا کہ سابقاً صحیح بخاری سے قصہ موضوعہ خطبہ جناب امیر علیہ السلام میں واسطے دختر ابو جہل کے مذکور ہوا اور خود فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے کہ کہا ابن تین نے کہ آنحضرت صلعم نے جناب امیر علیہ السلام پر اس وجہ سے جمع دختر نبی و دختر ابو جہل کو حرام کیا کہ یہ جمع موجب ایذائے آنحضرت ہے اور ایذائے آنحضرت حرام ہے بالاتفاق انتہے پس جب مطلق ایذائے جناب سیدہ ع کے خیال سے تا حیات معصومہ جناب امیر پر دوسرا عقد حرام ہوا تو اس عقد خلیفہ دوم سے بھی (جسکو بعد عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام بیان کرتے ہیں) ضرور جناب ام کلثوم کو ایذا ہوگی اور حضرت کی ایذا ایذائے جناب سیدہ ع ہے اور ایذائے جناب سیدہ ایذائے جناب رسول ہے جو حرام ہے از ینجاست کہ شیخ عبد الحق صاحب تکمیل الایمان میں (صفحہ ۹) فرماتے ہیں و بعضے دیگر گویند کہ قتل حضرت امام حسین علیہ السلام گناہ کبیرہ است چہ قتل نفس مومن یا مومنہ بناحق کبیرہ مکفرہ لعنت مخصوص کافر است ولیت شعری کہ ارباب این اقاویل با احادیث نبوی کہ ناطق اند بآنکہ بغض وایذا واہانت فاطمہ ع و اولاد او موجب بغض وایذا واہانت رسول ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ میگویند وآن سبب کفر و موجب لعن و خلود نار جہنم ست بلاشک و ریب آیہ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا پس جب ایذائے جناب امام حسین ع بلکہ رنج دختر جناب امام حسین ع موجب ایذائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب سیدہ و رسول ہے تو ایذاے جناب ام کلثوم کیونکر نہ موجب
ایذاے جناب سیدہ و رسول خدا ہوگا پس بدون انکار از وقوع عقد
حضرت ام کلثوم اہلسنت کیلئے کوئی چارہ نہ رہا **سبحان اللہ** ام کلثوم دختر
ابوبکر کے عقد کرنے سے تو باین خیال کہ شاید کوئی قصور اوس سے
سرزد ہو اور اوسکی تنبیہ کیجائے تو حق تلفی ابوبکر لازم آوے گی خلیفہ صاحب
باز آئین اور بضعہ رسول کے عقد کرنے مین باوجود نصوص صریحہ و احکام
واضحہ و عدم کفاءت نہ حرمت کا خیال ہو نہ ایذاے رسول کا لحاظ خواہی
نخواہی عقد ہو جاے اور جناب امیر علیہ السلام قبول فرمائین حاشا وکلا کوئی
عاقل منصف مزاج اسکو قبول نہین کرسکتا جو **تھے فضایل** خلیفہ
دوم مین بیان ہوا ہے کہ بعد حصول خلافت خلیفہ دوم نے اپنی زوجہ
محبوبہ کو جس سے نہایت محبت تھی طلاق دی باین خیال کہ شاید اوسکی سعی
اور سفارش سے تعمیل احکام و حدود دین کوتاہی ہو پس جب انکو اسقدر
عدالت کا لحاظ تھا تو کیونکر ممکن ہے کہ اس جبر شدید سے خلاف عدالت
ایسا عقد کرین علاوہ برآن اس عقد سے بھی تو اوسی تعطل احکام کا
خوف پیدا ہونا چاہیے تھا بلکہ اوس سے زیادہ کیونکہ ایک تو خاندان
رسالت سے ہونا ہے احتمال سعی و سفارش کے لیے کافی تھا
چہ جائیکہ عیاذاً باللہ زوجہ خلیفہ ہون وہ بھی اس اصرار و مبالغہ سے جسکو
محبوبیت لازم ہے کہ ایسی حالتین خواہی نخواہی سعی بیجا کے راہ
نکالتین کما لا یخفی باقی رہے مویدات اخلیفہ جو تحفہ اثنا عشریہ میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اول حالت نکاح سے ہے پس جاننا چاہیے کہ وقوع نکاح مذکور مین صرف
تین مختلف قول منقول ہین ایک یہہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا اگر تم صغر سنی پر راضی ہو
تو یہہ تمہاری زوجہ ہے مولوی حیدر علی کے نزدیک یہی جملہ وقوع نکاح
کے لئے کافی ہے دوسرے یہہ کہ تزویج یعنے نکاح کردیا جس سے پہلی
صورت نکاح کی غلط ٹھہری کیونکہ جب نکاح ہوچکا تھا تو پھر نکاح کرنا کیسا
معہذا کتب اسمین اختلاف ہے کہ پہلے عمر کے پاس بھیجا تب عقد ہوا یا پہلے
عقد ہوا تب عمر کے پاس بھیجا اور حسنینؑ سے اجازت لینے کے بعد عقد ہوا یا حضرت عباس و عقیل
کے مشورہ کے بعد چنانچہ مقالہ ثانیہ مین یہ بحث آوے گی انشاء اللہ تیسرا قول یہ ہے کہ
حضرت عباسؓ نے جناب امیرؑ کو سمجھا بوجھا کر راضی کیا اور خود وکالۃً نکاح کردیا یہہ
تینون قول ما وصف اختلاف شدید ایسے ابہام اور اجمال سے بیان کیا گیا ہے
کہ ہرگز اس امر عظیم الشان مین جسکا ابتدا سے قصہ اس شد و مد سے بیان ہو
اصل امر جو نتیجہ شد و مد ہے کبھی یون بیان نہین ہوسکتا پس یہ بیان مجمل و مبہم
و مختلف باشد اختلاف خود قرینہ قویہ ہے اشتباہ رواۃ کا اور کسی روایت مین
خطبہ وغیرہ کا مذکور نہونا دلیل قاطع ہے دیگر یہ کہ روایات اہلسنت سے خوب یہ
ظاہر ہے کہ یہہ معاملہ عقد طول کھینچا اور طرفین سے کد و کاوش کی نوبت پہنچی
با اینہمہ انھین روایات سے یہہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے وقت بلکہ بعد
نکاح بھی صحابہ کبار مہاجرین اولین اس سے ناواقف رہے کیونکہ جب
خلیفہ دوم اونسے طالب مبارکباد ہوئے جو لابد وقوع عقد ہوتا ہے
تو سب نے کہا کس بات کی مبارکبادی دیتے ہین تب انھون نے وقوع عقد کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیان کیا صحابہ نے اسپر اعتراض کیا کہ ایسی کمسن لڑکی سے عقد کرنے کا
کیا فائدہ پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ عقد وغیرہ نہیں ہوا ورنہ لاعلمی علی
اور ان مہاجرین اولین کی اور اعتراض بعد العقد خارج از عقل و قیاس ہے
چنانچہ خود مولوی حیدر علی دربارہ رد انکی شک قتال مرتدین کے
منتہی الکلام[۹۳] میں فرماتے ہیں کہ اختفا و استتار امثال امور کہ در مجامع اصحاب
بر ملا صادر و اکابر جاری شود از محالات عادیہ ست چنانچہ گفتہ اند ع
نہان کے ماند آن راز سے کز و سازند محفلہا پس اگر یہ نکاح ہوا ہوتا تو ان
صحابہ پر کیونکر مخفی ہوتا جو خلیفہ سے پوچھ رہے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں
جس سے صاف لاعلمی انکی ظاہر ہے از اینجاست کہ روایتیں بھی باخود با
مختلف اور ایک دوسرے کے متناقض ہیں کیونکہ ایک روایت کا حاصل
یہ ہے کہ عمر نے استدعا کی حضرت نے صغر سنی و تقرری نسبت کا عذر کیا
عمر نے اسپر الحاح اور اصرار کیا اوسوقت حضرت نے فرمایا میں نے نکاح
کر دیا پس وہ روایتیں جن میں مشورہ لینا حضرت کا عباس اور عقیل سے اور
ناراضی عقیل پھر اوسکے بعد عقد کر دینا اور بعد مشورہ حسنین و ناراضی امام حسن و امام حسین
عقد کر دینا اور بعد تکلم امام حسن و سکوت امام حسین کا بھیجنا حضرت کا عمر کے
پاس اور پیغام پہنچانا اور عمر کا گلے سے لگانا و اعلام حضار مجلس کی دکان پر
تزویج میکنم ایشان گفتند این صبیہ صغیر ست چگونہ تزویج میکنی جیسا کہ
صواعق میں ہے بالکل اسکے معارض و مخالف ہیں بہرکیف اسطرح سے
جب جناب عقد ہو جانا کسیکو خبر ہوا اور مہاجرین اولین بھی لاعلم محض

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قریب قریب محال عادی ہے حالانکہ عموماً نکاح میں تاکید شدید
ہے کہ فرمایا حضرت نے آشکار اکنید این عقد شرعی را کہ نکاح ست
وبگردانید آنرا در مسجدہا و بزنید بر آن دفہا اور نیز فرمایا فرق کہ میان حلال و حرام است
آواز کردن و دف زدن ست و مراد بآواز کردن تشہیر ست میان مردم
کما فی شرح المشکوۃ (ص ۲۴) اور خود خلیفہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ نکاح بالاعلان
کیا جاوے اور اہل قریہ اور اہل شہر کا مجمع ہوتے تھے کہ جس نکاح پر ایک مرد و ایک
عورت شاہد ہوں اوسکو باطل کر دیتے تھے کما فی ازالۃ الخفا (ص ۱۱) میں جب
عموم نکاح کی یہ حالت ہو تو جو نکاح خاص جسمیں ایسی کد و کاوش کی گئے
اور بدقت تمام معاذ اللہ یہ منقبت عظمیٰ خلیفہ کو حاصل ہوئی بدرجہ اولے
مستحق اعلان و اشتہار تھا لہذا مجمع عام کیا جاتا اور حضار جلسہ کے سامنے
خطبہ ہوتا تعیین مہر ہوتا عقد واقع ہوتا اور جیسے جناب سیدہ ع کے عقد میں
نہ کوئی کد و کاوش ہوئے نہ کوئی اصرار و انکار اور پھر بھی مہاجرین و انصار جمع
کیے گئے جناب خدیجہ کے عقد میں بھی قریش کا مجمع کیا گیا اور خود آنحضرت
نے اسکا حکم قطعی دیا پس با وصف امور مذکورہ بالا ان باتوں کا نہ ہونا
بجائے خود دلیل قطعی عدم وقوع نکاح و اشتباہ رواۃ ہے کہ بوجہ اتحاد
نام مشتبہ ہوئے اسیطرح ولیمہ وغیرہ کا مذکور نہ ہونا کسی روایت میں
منشاء اشتباہ رواۃ ہے تیسری تاریخ روز مہینہ سال وقوع عقد
مذکور کا بھی کسی روایت میں مذکور نہیں ہے حالانکہ یہ امر اون وقائع
عظیمہ سے ہے کہ ممکن نہیں اسکے تاریخ وغیرہ کو ضبط نہ کریں حالانکہ قاطبہ

۱۴ گو اسماء بنت عمیس والسلمیٰ ابن ... [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنت الولید سے جو خلیفہ نے عقد کیا اور صلح تاریخ تک تحریر کرتے ہیں
چوتھی ولادت زید کا بھی کوئی سن و ماہ و تاریخ وغیرہ کسی روایت سے
ظاہر نہیں ہوتا پس یہہ کل امور قرینہ قویہ ہیں غلطی روایات و اشتباہ رواۃ
کے کیونکہ اگر کچھ بھی اصلیت اس واقعہ کی ہوتی تو ضرور ناقلان اخبار و
حاملان آثار ان امور کو نقل کرتے خصوصاً وہ لوگ جنہوں نے ایسے امور
جزئیہ کو نقل کیے جو کہیں بیان بھی نہیں ہوتے مثل اسکے کہ بوسہ لیا اور
ساق کھولی بازو تھاما سینہ سے لگایا بلکہ وہ باتیں نقل کیں جو درون
خانہ کے ہیں جنکی اغیار کو اطلاع بھی نہیں ہوتی مثل مشورہ حضرت عقیل
و عباس و حسنین علیہم السلام اور غصبناک ہونا حضرت عقیل اور جناب امیر کا
پس ایسے امور کا نقل نہ کرنا جنکو اصل واقعہ سے تعلق خاص ہے
اور صاحبان تحقیق کو اسکے تفتیش کی ضرورت ہے دلیل عدم وقوع
ہے جیسا کہ واقعی یہی ہے کہ نہوئی کیونکہ عقد ہی نہوا قصہ تو اصل اسقدر
ہے کہ خواستگاری خلیفہ دوم اور انکار ام کلثوم بنت ابوبکر کو رد و
دو ام کلثوم کے ساتھ ملا جلا کر درمیان قصہ سے حضرت ام کلثوم
کیطرف منسوب کر دیا اور ان جملہ واقعات مختلفۃ الاشخاص کو بالکل باشتباہ
ہونے ہمنام کا قصہ قرار دیا خطبہ با مجمع اعیان و مہاجر و انصار و جلسۂ شہود
و وکیل یا ولیمہ وغیرہ کھانے آتے کیونکہ یہ کل امور لوازم نکاح سے ہیں اگر نکاح
ہوتا تو یہ امور بھی ہوتے اور نقل بھی ہوتی یہاں تو اصل ہی غائب ہے
پھر وہ امور کہاں سے آویں جو منقول ہوں یہ جو کہ مناسب تھا چند دلائل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

حافظہ نہین ہوتا نہ عقل ہوتی ہی اسوجہ سے طبیعت سے کبھی نہ مٹا سکے ورنہ
اونکو کوتاہ وقت نہ تھے اسیطرح ام کلثوم دختر ابوبکر کے عقد وفات
وغیرہ کا حال نہ معلوم ہوتا اور اسیطرح ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ
سابقہ عمر کے وفات وغیرہ کا مذکور نہونا اور زید بن عمر کے حالات کا پتہ
نہ ملنا بجز اسکے کہ ایک زید بن عمر اور اوسکی مان ام کلثوم نے ساتھ وفات پائی
سبب اشتباہ وارتیاب ہے کہ رواۃ نے بوجہ اشتراک نام اشتباہ مین اگر
ایک کا حال دوسریطرف منسوب کیا کہ تین شخصونکی ہیولی صورت کو مخترع
کرکے چوتھی صورت قایم کی خطبہ انکار اعتراض اعتذار تقرر نسبت کو ام کلثوم
بنت ابوبکر سے منتزع کیا اور وقوع عقد عمر و تولد زید و وفات بعد
معاویہ کو ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ زوجہ سابقہ عمر سے منتزع کیا اور
چالیس ہزار مہر ہونا یا اس ام کلثوم خزاعیہ سے لیا یا ام کلثوم اسلمیہ
حدیبیہ سے چہینا ان سبھونکو ملا جلا کر علیا مکرمہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر
زوجہ محمد بن جعفر کیطرف منسوب کیا جنہین نہ ام کلثوم بنت ابوبکر والی منسوبی کی بابت
جاتی ہے نہ ام کلثوم بنت جرول خزاعی و زید و رقیہ و علی و وفات بعد معاویہ بلکہ انکی
بارہ برس کا ہونا ابتدای قصہ مین اور شریک معرکہ کربلا ہونا آخر قصہ مین باتفاق فریقین ثابت ہے
لیکن ایسی صورتین کہ اسقدر قباحت و شناعت لازم اوی بلکہ لزوم محالات کا سامنا ہو
جیسا کہ علامہ سبط ابن جوزی حنفی علیہ الرحمہ نے روایات کشف ساق یا بوسہ کو
صحیح کرکے باطل کر دیا و قاضی عیاض مالکی رحمہ و فاضل رشید جنہون نے روایت صحیح
مسلم کو بوجہ استلزام شناعت قطعیہ [illegible] کیا ہم ہمارا تحریکان دیے

توضیح اشتباہ روایات وکیفیت اختراع واختلاط حالات

Presented by: Rana Jabir Abbas

باطل کیین اور موضوعات ومفتریات وضاعین وکذابین سے قرار دین جیسا
کہ نفس الواقع تمامتر رواۃ وناقلین اس قصہ کے ان عیوب کے ساتھ
منصف ہین کما سیجئے ان شاء اللہ مگر فقیر بنا بر مصالحہ ومسابلہ حسب حکم
مولوی حیدر علی ابھی قایل بہ اشتباہ رواۃ ہے کہ بوجہ اشتراک نام ام
کلثوم کے درمیان چار شخصون کے درصورت عدم اقرار رواۃ مشتبہ
ہوئے فرق حق وباطل نہ کر سکے تین شخصونکا مختلف قصہ جو تھے ہمنام
کیطرف منسوب کردیا خواہ بالقصد یا لا عن قصد چنانچہ نظیر اسکی قصہ امام
اعظم کوفی ہے جسکو مولوی حیدر علی یون بیان کرتے ہین مغلطہ ثانیہ
آنکہ ابو حنیفہ کنیت بسیارے از فقہا بودہ یکی از ایشان امام اعظم نعمان
بن ثابت ست بعضی از ینہا در حقیقت از فقہ بہرہ ندا شتند وبمجرد رائے
وقیاس فتوے میدادند ومخالفت احادیث میکردند واین اخبار بجہت
شرکت نام وحسد حاسدان بنوع دیگر در قلوب خاص وعام جامیگرفت
تا آنکہ اکابر وابرار را تردد وانقباض عارض می شد وبروقت ملاقات
زایل میگشت بیں از جسارت خویش بعد انکشاف حقیقت حال عذر میکردند
وکسانیکہ پایہ تحقیق دربارہ ابو حنیفہ نرسیدند حقیقت کار انکشاف نشد
در اذہان آنہا غبار وکدورت باقی ماند کہ مدار فقہ ابوحنیفہ مذکور بر رائے
مجرد است بآیات قرآن مبین واحادیث خاتم المرسلین ورا کاری نیست
نیست حال کسانیکہ در زمان ابو حنیفہ یا متصل آن بودند وائے رجال
متاخرین کہ طوق تقلید را زیب اعناق خویش ساختند وہرگز تحقیق حال

صفحہ ۱ منتہی الکلام

قصہ اشتباہ نام امام ابوحنیفہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اما آنچه گفتم کہ این کنیت براے بسیارے از فقہاست پس دلالت دارد
بر آن کتب فریقین در ینمقام فقط بر قول مجد الدین محمد بن یعقوب صاحب قاموس
اکتفا میکنم حیث قال ابو حنیفة کنیة عشرین من الفقہاء اشہرہم امام
الفقہاء النعمان [illegible] شیعہ [illegible] اشتباہ والتباس اوجہ
[illegible] اشتباہ و
التباس [illegible] بیان کیا
[illegible] شرکت
[illegible] اشتقاق
دلائل و اسباب و قرائن [illegible] دعا [illegible]
ظاہر ہیں در زمانہ خیر المرسلین [illegible] پایا جاتا ہے ابو حنیفہ جنکو خلفا
بنی عباس نے منتخب کرکے امام اعظم بنایا پیشوای اہلسنت کا امام و سرپرست
ہمہ تنکے کوئی نہ تھا تھے کہ انکے خوف سے مثل [illegible] امام مالک
شکم مادر ہی میں مقیم رہے اور انکا برادر انکو ملاقات کرنا ممکن و ترسان تھا
کہ رفع اشتباہ ہوجائے بخلاف بیان کے کیونکہ فرق پردہ وغیرہ جو درمیان
رجال و نسا فارق ہے ظاہر ہے اور وہاں ضرورت تفریق بھی
تھی بخلاف بیان کے کیونکہ اولاد وغیرہ نہیں ان قصص و حکایات لا طائل
کا وجود بھی نہ تھا جو ضرورت [illegible] ہوتا اور ہو افقین اہلبیت طاہرین
کے خواب و خیال میں بھی
اشتباہ کیا جاتا [illegible]
اور نہ اسپر کسی امر شرعی کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باقی رہے مخالفین پس وہ لوگ تو ہمہ وقت اس قصہ کے وضع و افترا و جعل
و تہمت ہی میں مشغول تھے کہ جسطرح اہلبیت کو قتل و غارت کرکے اپنے
خلفا کی سلطنت کو مستحکم کی اوسیطرح اونکی توہین و تحقیر کرکے اپنے خلفا کے
عزت و شرافت ثابت کریں پھر اونکو رفع اشتباہ سے کیا واسطہ تھے کہ
محبین اہلبیت سے اسکی چھیڑ چھاڑ بھی زیادہ نہ کی کہ پردہ دری ان واضعین کے
ہوتی ازینجاست کہ جسقدر امتداد ایام آئمہ معصومین علیہم السلام کو ہوتا گیا
اسمیں شور و غل بڑھتا گیا تا اینکہ اب اس زمانہ میں خاص یہی مسئلہ مدار
حقیت مذہب اہلسنت کے نزدیک قرار پایا پس جسنے تحقیق کیا اسکو
اصلیت معلوم ہوئی اور جن لوگوں نے اسکی تحقیق نہ کی اور درپے
تفحص نہوئے بر بنیاد اشتباہ باطل و تقلید خلیفہ دوم تسلیم کرلیا یہ حالتین
تو زمانہ سابق کے ہوتین وائے بر حال متاخرین اہلسنت کہ طوق تقلید
را زیب اعناق خویش ساختند ہرگز ہرگز تحقیق حال نپرداختند بلکہ دام تزویر
و پردہ تلبیس بر رو انداختند افسوس صد افسوس کہ ابو حنیفہ کو بھی
جو نہ خلیفہ تھے نہ خلیفہ زادہ نہ صحابی تھے نہ صحابی زادہ نہ رسول نہ رسول زادہ
بلکہ حنبلی اہلسنت ایک فقیہ تھے کسیطرح کے ہوں جنکو اکابر ائمہ دین نے
کافر بے دین خارجی ناری جاہل بھی بتایا جیسا کہ ذوالفقار حیدری حصہ اول
میں مرقوم ہے اونکی حمایت میں تو مولویصاحب نے یہ جوش و خروش کیا یا
اہلبیت طاہرین و زیارت خیر المرسلین حبیب رب العالمین کی ادنی بھی
قدر و منزلت نہ کی کہ کچھ پاس اسلام آتا اور حمیت دینی کا جوش ہوتا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس امر غلط کی تحقیق کرتے تفحص فرماتے اپنی رواۃ کے اغلاط و اشتباہ
کو ظاہر کرتے اسے کاش عقل ہی سے کام لیا ہوتا جسکو پروردگار
عالم نے تمیز حق و باطل کے لیئے عطا فرمایا ہے پھر دیکھتے کہ یہ امور ممتنعہ
جو ابھی مذکور ہوے کیونکر ممکن ہو سکتے ہین اگر یہ نہین ہو سکتا تھا سکوت
ہی فرماتے من سکت سلم چہ جائیکہ خود اونہین روایات کا ذریعہ کو ترویج
امر باطل کے لیئے شایع کرین اور ایک جزئی فضیلت خلیفہ دوم کے لیئے جسکا اثبات
بھی محال و بشرط ثبوت غیر نافع اوسمین یہ اقرارات پیش فرمائین کہ بعوض نفع
نقصان کلی و خسران دینوی و اخروی حاصل ہو طرہ اسپر یہ ہے کہ
برعکس امر واقعی سے کتمان امر حق کے لیئے ایک نت نئی اولٹی تاویل
کی جو ضحکہ صبیان و لعبہ مجانین ہے کیونکہ مولوی صاحب کو جب ادعاے
باطل وفات حضرت ام کلثوم ع مین بعہد معاویہ شرکت کربلا کا جو اتفاقی
فریقین ہے خیال گذرا جس سے بطلان اس دعوے کا لازم آتا ہے
تو یون ارشاد فرمایا پس شریک بودن ام کلثوم با دیگر اہلبیت در واقعہ ص ۹۴۷ ازالۃ الغین
کربلا چنانچہ از روایت مجلسی و سید ابن طاؤس در کتاب لہوف و مانند
آن معلوم میشود و بروایت مسلم گچکار کہ بذکر آن مجتہدین و متکلمین ترمیم قصہ
مفتریات می پردازند اصلے ندانستہ باشد و نسبت مرثیہ امام حسین ع کہ
بنام ام کلثوم بروایت سید ابن طاؤس شہرت دادہ اند بجناب حضرت
زینب می باید زیرا ام کلثوم اسے نتھے افسوس ہمکو یہان مناظرہ نہین منظور ہے
جو اسکا جواب دیتے ہین مگر یہ کہنا ضرور ہے کہ کاش مولوی صاحب اسیکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئمہ دین ومحدثین ومورخین کے اقوال کو ملاحظہ فرماتے جنکی بدولت
کاخ صداقت آنحضرات کی قایم ہے کہ وہ حضرات بھی مثل شیعہ شرکت حضرت
ام کلثوم کو معرکہ کربلا مین مع مرثیہ وغیرہ روایت کرتے ہین و مسلم انکے کلام صدق بیانی
سے اپنی صداقت ثابت کرتے ہین حتے کہ خود متکلمین انکے جنکا کام صرف
انکار امور واقعیہ اور تکذیب روایات صحیحہ و اضلال عوام الناس و جہلہ ہے
مثل شاہ سلامت اللہ صاحب کشفی معرکہ آرا کی کہ وہ بھی ناقل ہین کہ ام
پس وہ اہتمام تو غلط ہوا باقی رہا اشتباہ حضرت زینب ع کا ام کلثوم
کے ساتھ پس کسیطرح ممکن نہین عقلا وعادۃ محال ہے کیونکہ ایکی جن اسلاف
نے قطع محبت ومودت کے لیے تلوار چلائی طفل صغیر برنا و پیر کو از قسم
رجال تہ تیغ بیدریغ کیا کہ بجز امام زین العابدین از قسم رجال و جناب
امام محمد باقر ع از قسم اطفال کوئی نہ بچا اور ان اشقیا سے امت سنے
از قسم نسوان تمامی سرادق عصمت وطہارت کو شہر بشہر دربدر پھرایا
اور دربار کوفہ وشام مین ہر ہر معظمہ کو نام بنام بتایا اور شتران بے کجاوہ
وعماری پر بے مقنعہ وچادر ان صاحبان تطہیر کے تشہیر کی کہ ہر شخص
نے جنکی تعداد لاکھون سے زیادہ متجاوز ہے بچشم خود ان معظمات کو
برسنہ رو وکشادہ مو مشاہدہ کیا اور سر سر مخدومہ کا واقعہ اور انکے کلمات
وحکایات کو الگ الگ بیان کیا جیساکہ اقوال ملا حسین کاشفی اور
جمال الدین محدث اور شاہ سلامت اللہ سے مخاطبہ ومکالمہ حضرت زینب
و ام کلثوم علیہما السلام علیحدہ علیحدہ مذکور ہوا پس ایسی صورت مین اشتباہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکر ہو سکتا ہے بخلاف اون مواقع کے جنمین منشے اشتباہ و منشاء اشتباہ
دلایل و اسباب وغیرہ بیان کئے کہ در صورت عدم افتراے روات کے وہان
اشتباہ یقینی ہے علاوہ بران کہ اگر بفرض محال مثل شریک باری یہ اشتباہ
مان بھی لیا جائے تو بدقت تمام فقط اسکا ثبوت ہوگا کہ وہ حضرت زینب
تہین لیکن وفات حضرت ام کلثوم بعد معاویہ کیونکر ثابت ہوگی کیونکہ
روایت عقد عبداللہ جو اتفاقی اہلسنت ہے مانع قوی موجود ہے اور
اور دیگر فسادات و لزوم محالات و مخالفت واقعات کا دفعیہ کیونکر ہوگا
مثل لغویت صغر سنی و استحالہ عقد با عون بن جعفر عبداللہ بن جعفر کے
جنہین ہم سابقاً لکھ چکے ہین جنکو انعدام وقوع نکاح لازم ہے اور اصل
منشا ان موضوعات کا ہے بہرکیف اس قول سے بھی مولوی صاحب کے
ہمکو اجازت ملی کہ اشتباہ رواۃ کے قایل ہون اور چونکہ شرکت حضرت
ام کلثوم معرکہ کربلا مین باتفاق فریقین مسلم ہے جیسے کہ غالباً اس امر کے
برابر دوسرا کوئی امر متواتر ہو تو حکم مولوی صاحب باشتباہ فریقین کی نسبت
ہوگا تو اب دیکھنا چاہیے کہ عقل و نقل سے کونسے اشتباہ کا احتمال صحیح
ہو سکتا ہے نہ یہ کہ یونہین بلا سبب محض ہٹ دہرمی سے اشتباہ کے
قایل ہون جو نہ عقلاً درست ہو سکے نہ نقلاً جیسا کہ مولوی صاحب کی
کی حالت ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوتا ہے کہ تمامی روایات اس عقد
کے محض موضوع اور غلط ہین امر چہارم نظایر اس اشتباہ کے
چونکہ عام قاعدہ ہے کہ اکثر لوگ کسی مسئلہ کو یا کسی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثال کے نہین سمجھتے خصوصًا جب وہ واقعہ یا مسئلہ خلاف ہو ان
واقعات و مسایل کے جنپر پورا اعتقاد بیٹھ گیا ہو اور لغو بیانوں سے
ذریعہ سے اوسکا ایسا یقین ہو گیا ہو کہ کسیطرح اوسکے خلاف کو نہ مانا
کرے نہ قبول کرے لہذا پیش کرنا نظایر کا ضروری ہوا اور چونکہ یہ مسئلہ صرف
امر عقلی ہی نہین ہے جسمین فقط عقلی استدلال کافی ہو بلکہ ایک تاریخی واقعہ
ہے کہ مشہور واقعہ کو غلط ٹھیرا کر اصلی واقعہ کا اثبات کیا جاتا ہے اور
تعلق اوسکا ایسی مظلومہ سے ہے جسکے خاندان سے ایک دنیا کی
دنیا منحرف ہے اور عالم کا عالم دشمن جان و آبرو ہے کسیطرح تحقیقات
واقعی کو قبول نہین کرینگے ورنہ اعتقادات عقلی ہی کافی ہوتی جیسا کہ
عباسہ خواہر ہارون رشید کی پلہ داری مذکور ہوئی لہذا اور بھی نظایر کا
دینا ضروری ہوا پہلی نظیر قول مولوی حیدر علی ہے دربارہ ابو حنیفہ
کوفی جو ابھی مذکور ہوا دوسری نظیر جو خاص اسی ام کلثوم کے نام سے
متعلق ہے یہہ ہے کہ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ علامہ ابن حجر عسقلانی مین ہے (صفحہ ۳۲۳ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ)
کہ ام کلثوم بنت ابوبکر صدیق تیمیہ تابعیہ ہے کہ بعد مرنے اپنے باپ
ابوبکر کے پیدا ہوے اور یہہ قصہ اوسکا موطا وغیرہ مین صحیح ہے چونکہ
بعض روایتین بلا سند دیگرے خود جناب رسالت مآب سے نقل کین
اسوجہ سے ابن سکن اور ابن مندہ نے اونکو صحابہ مین ذکر کیا انتہیٰ اس
سے صاف معلوم ہوا کہ صرف روایت بلا سند کیوجہ سے ان علماء نے
اس ام کلثوم کو صحابہ مین لکھا جو درحقیقت صحابی نہ تھے اسیطرح ام کلثوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنت عباس بن عبد المطلب کو علامہ مذکور لکھتے ہین کہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ اُنسے جناب امام حسن ع نے عقد کیا بعد اونکے ابو موسے سے عقد کیا بعد ازان عمران بن طلحہ سے عقد ہُوا اوسکی مفارقت کے بعد پھر ابو موسے کے مکان مین آئین اور وہین وفات کیا اور ظاہر کوفہ مین دفن ہوئین علامہ ابن حجر لکھتے ہین کہ یہہ قصہ ام کلثوم بنت فضل بن عباس کا ہے نہ ام کلثوم بنت عباس کا جس سے معلوم ہُوا کہ اس علامہ ابن اثیر کو اشتباہ ہُوا کہ ام کلثوم بنت فضل بن عباس کا حال ام کلثوم بنت عباس کیطرف منسوب کر دیا پس جناب ام کلثوم بنت جناب امیر ع کے بارہ مین اونکے اشتباہ ہونیر کیونکر تعجب ہو سکتا ہے بہتیری نظیر جو نہایت درجہ اس واقعہ کے مماثل ہے یہہ ہے کہ علامہ ابن قیم زاد المعاد فی ہدی خیر العباد مین مسند امام احمد بن حنبل سے اور ابن اثیر جزری **اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ** مین عمر بن ابی سلمہ سے ناقل ہین کہ جب حضرت ام سلمہ عدہ وفات سے اپنے شوہر ابی سلمہ کے فارغ ہوئین تو جناب رسالتمآب نے اپنے عقد کا اونہین پیغام بھیجا حضرت ام سلمہ نے بعد رفع عذرات قبول کیا فقالت لابنہا عمر قم فزوج رسول اللہ فزوجہ یعنے حضرت ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے کہا کہ اوٹھو اور میرا نکاح رسول اللہ کے ساتھ کر دو پس اونہونے نکاح کر دیا تھا یہ اصل روایت تھی جسکو راویان آثار و ناقلان اخبار نے نقل کیا اب سنئے کہ تاریخی واقعات کی رو سے خود علماے اہلسنت نے اسکو غلط ٹھہرایا آخر اشتباہ رواۃ کے قائل ہوے چنانچہ وہی علامہ ابن القیم فرماتے ہین

کما نقل منہ استقصاء الافحام ۱۲ جلد اول صفحہ ۳۱۵

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اس روایت میں خدشہ ہے کیونکہ یہہ عمر فرزند حضرت ام سلمہ وقت وفات
رسول نو برس کے تھے اور عقد حضرت ام سلمہ ۴ھ میں ہوا تو اوسوقت عمر ابن
ام سلمہ تین برس کی ہوگی اور ایسا شخص اس قابل نہیں ہے کہ وکالت نکاح
کر سکے جب یہہ اعتراض امام احمد بن حنبل پر پیش کیا گیا تو اونہوں نے کہا کو ن
کہتا ہے کہ عمر بن ابی سلمہ اوسوقت کمسن تھی ابن جوزی نے کہا کہ شاید
امام احمد بن حنبل کو عمر بن ابی سلمہ کے سن کی اوسوقت خبر نہ تھی حالانکہ
یہ سن عمر بن ابی سلمہ کا بہت سے مورخین نے لکھا ہے انتہے اس سے
غلطی اس روایت کی تاریخی واقعات سے اور اشتباہ اونکا بخوبی معلوم ہوا
ہتے کہ امام احمد بن حنبل سا امام متبحر اپنی روایت غلط پر ایسا ثابت قدم
رہا کہ اصل کمسنی عمر بن ابے سلمہ کا انکار کر دیا جو باتفاق مورخین ثابت ہے
آخر ان اغلاط اور مخالفت واقعات کے دفعیہ کے لیئے علماء اہلسنت
کو قایل ہونا پڑا کہ بوجہ اشتراک اسمی راوی مشتبہ ہوا چنانچہ وہی ابن القیم
بعد ان مراحل کے فرماتے ہیں کہ حقیقت یہہ ہے جو بعض علما نے کہا
کہ اصل وکیل نکاح از طرف ام سلمہ عمر بن الخطاب تھے جنسے ام سلمہ سے
نوبت کے بعد قرابت ملتی ہے چونکہ نام عمر بن الخطاب و نام عمر ابن ام سلمہ ایک تہا
اسوجہ سے راویوں کو اشتباہ ہوا اور وکالت نکاح کو طرف عمر بن ام سلمہ کے
منسوب کیا جو اوسوقت نہایت کمسن تھے کہ قابلیت وکالت نہیں رکھتے تھے
اور بنا بر نقل بالمعنے لفظ ابنہا یعنی اونکی بیٹی کو زیادہ کر دیا حالانکہ چاہیئے تھا
فقط یہی کہ اسنے عمر نکاح کر دو اور نقل اسی اشتباہ سے کہ بعض نے لفظ ابنہا کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہم ہوا کہ اونھون نے یہہ روایت کیا کہ رسول نے فرمایا اے لڑکے اوٹھ اپنی
مان کا نکاح کردے انتہے محصلا جس سے صاف معلوم ہوا کہ چونکہ
واقعات تاریخی کی مخالفت لازم آتی ہے اور خلاف قیاس بھی ہے
کہ سہ سالہ لڑکا وکالت نکاح کرے (حالانکہ الفاظ روایت کے صاف صاف
اسی پر دال ہین کہ اونہین عمر بن ام سلمہ نے وکالت نکاح کی کیونکہ
روایت مین ہے فقالت لابنها عمر ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے نکاح
کردینے کو کہا اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ رسول نے فرمایا ای لڑکے
اوٹھ اپنی مان کا نکاح کردے جس سے بجز عمر بن ام سلمہ کے دوسرا عمر
ہرگز نہین سمجھا جا سکتا با اینہمہ اشتباہ رواۃ کے قایل ہوے اور صرف
اشتراک نام عمر بن خطاب و عمر بن ام سلمہ کو اس اشتباہ کی دلیل قرار دیا
پس جائے غور ہے کہ جب صرف اسی بنیاد پر کہ سہ سالہ لڑکا کیونکر وکالت
کرسکتا ہے اشتباہ رواۃ کے قایل ہوے حالانکہ سیکڑون مثالین ایسے
افعال کے اطفال خردسال سے خود اہلسنت کے یہان موجود ہین با
اینہمہ غلطی ٹھہرائی گئی وہ بھی خاص مسند امام احمد بن حنبل کی رفع اختلاف
کے لیئے امام کہتے ہین تو اس مسئلہ عقد حضرت ام کلثوم مین جون
ایسے اشتباہ رواۃ کے بوجہ اشتراک ہی قایل نہین ہوتے جسمین کئی طرح
مخالفت واقعات تاریخی بھی ہے اور محال بھی لازم آتے ہین مثل اسکے
کہ جو لڑکی سنہ ۱۱ ہجری مین کم سے کم پانچ برس کی تھے سنہ ۱۷ یا ۱۸
ہجری مین چار یا پانچ برس کے کیونکر ہوگئے اور عمر لڑکی کی باتفاق

اشتباہ رواۃ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ومشاہدین وقت نکاح چار یا پانچ برس کی تھی و سن آٹھوین سال ہم بستر
کیونکر ممکن ہوگی اور جو لڑکی سنہ ۱۷ یا سنہ ۱۸ مین چار یا پانچ برس کی ہو قبل از
سنہ ۲۳ اوس سے دو لڑکے غیر توام کیونکر پیدا ہو سکتے ہین اور جو شخص
عہد خلیفہ دوم مین شہید ہوچکا تھا وہ کیونکر بعد خلیفہ دوم زندہ ہوا اور پھر اوسکا
نکاح ہوا اور جسنے عہد معاویہ مین وفات کی اور جناب امام حسین ع نے نماز جنازہ
پڑھی وہ اسکے مدت بعد شریک سفر کربلا کیونکر ہوئین کہ مصائب کربلا و کوفہ
وشام جھیل کر مدینہ منورہ واپس آئین اور مثل اسکے کہ اونکا نکاح چار مین
حضرت عبد اللہ بن جعفر شوہر زینب سے ہوا حالانکہ حضرت زینب اوسوقت
موجود تھین کہ اس صورت مین ارتکاب حرام یعنی جمع بین الاختین لازم
آتا ہے وغیر ذلک جو اصل کتاب مین بشرح و بسط تمام مذکور ہے اور
سابقاً مرقوم ہوا پس ایسی صورت مین اشتباہ رواۃ کے بوجہ اشتراک نام
کیونکر قابل ہونگے محققین اخبار و ناقدین آثار سے امید واثق یقین کامل
ہے کہ معروضہ فقیر کو جو سابقاً مقدمہ مین مذکور ہوا خیال کرکے بلا تعصب
وحمیت صرف ان واقعات پر غور کرکے ان اغلاط و تحریفات کا دفعیہ
کرینگے چوتھے نظیر صحیح بخاری مین ہے انس بن مالک سے کہ ہم شراب
پلا رہے تھے ابو عبیدہ جراح اور ابو طلحہ انصاری و ابی بن کعب کو اسی
اثنا مین کسینے آکر خبر دی کہ شراب حرام ہو گئی ابو طلحہ نے کہا شراب گرا دو
علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ذیل شرح اس
روایت کے لکھتے ہین کہ بعض روایات مین ابو طلحہ کے بعد کہا ہے نام

صفحہ ۱۵۵ فتح الباری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فلان فلان وجہ سے ہے پھر بعد چند روایات کے کہتے ہین کہ انس کی
روایت سے معلوم ہوا کہ شراب پینے والے اوس جلسہ مین گیارہ آدمی تھے
کہ سات آدمیونکا نام معلوم ہوا اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین روایت
کی ہے کہ ابو بکر و عمر بھی اوس جلسہ مین تھے مگر یہہ روایت باوصف
صحت و پاکیزگی سند نہایت بری معلوم ہوتی ہے مجھے گمان ہوتا ہے
کہ غلط ہوا اور یہہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ اوس روز ابو بکر و عمر ملاقات
ابو طلحہ کو گئے ہون لیکن شراب نہ پی ہو بعد اوسکے روایت بزار سے
معلوم ہوا کہ انس نے کہا کہ ہم شراب پلاتے تھے ایک جماعت کو
جنمین ابو بکر بھی تھے ابن حجر کہتے ہین کہ یہہ ابو بکر مشہور بہ ابن شعوب
ہے روایت مین ابو بکر کے نام ہونے سے لوگون نے یہہ سمجھا کہ وہ ابو بکر
صدیق تھے حالانکہ ایسا نہین ہے وہ دوسرا شخص ہے مگر ذکر عمر ابو بکر
کے ساتھ اسکا قرینہ ہے کہ راوی کی غلطی نہین ہے اور وہ ابو بکر صدیق ہی تھے
انتہے محصلاً و ملخصاً چونکہ مقصود راقم یہان رد طعن صحابہ ہے نہ اثبات
شراب خواری خلیفہ اول جسپر بخصوص روایات ابن مردویہ و بزار و فاکہی
و اقرار ابن حجر عسقلانی موجود ہے نہ اعلام مے نوشی خلیفہ دوم جو باقرار
ابن حجر و اظہار ابن الخطیب صاحب مستطرف و علامہ زمخشری صاحب
ربیع الابرار ثابت ہے حتے کہ ازالۃ الخفا مین ہے کہ آخر غذا ہر خلیفہ دوم
شراب تھے بلکہ مقصود میرا یہان اثبات اشتباہ رواۃ ہے بوجہ اشتراک نام
جو اس عبارت سے بخوبی ثابت ہوا کیونکہ علامہ مذکور نے صرف اس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غرض سے کہ برات حضرت شیخ عتیق عیب شراب خواری سے ثابت ہو
باوصف وجود قراین متعددہ جنکا خود اقرار کیا بلکہ باوصفیکہ بالاتفاق
چالیس برس تک اس سے اکبر کبایر یعنی شرک و بت پرستی مین مبتلا تھے
اور کوی اونکی عصمت کا بہی قایل نہین اور سند روایت مین کوی جاے
گفتگو نہین بااینہمہ بلا وجہ و بلا سبب فقط بہوا خواہی خلیفہ اول ایسی تاویل
و تحریف کے قایل ہوے کہ راوی بوجہ اشتراک نام مشتبہ ہوا دوسرے
ابوبکر کا حال ابوبکر صدیق کیطرف منسوب کردیا پس ان روایات عقدین
اگر ذرا بہی خیال خدا و رسول ہوگا اور ذرہ برابر بہی محبت اہلبیت طاہرین
ہوگی بلکہ اگر کچہہ بہی عقل و نقل سے کام لیا جاویگا تو ضرور اشتباہ روات
کے بوجہ اشتراک نام قایل ہونگے جسکا خلاف ہین بیش از بیش فسادات
ولزوم محالات در پیش ہین خصوصًا درصورتیکہ برعکس اس روایت
صحیح بخاری کی جسکی صحت پر اجماع اہلسنت ہی روایات عقد موضوع
اور غلط ہون اور تمامتر راوی اسکے وضاع و دجال و کذاب مفتری ہون
جیسا کہ مابعد مذکور ہوگا انشاء اللہ **نظیر پنجم** شیخ عبدالحق جنکو محقق
دہلوی کہتے ہین اپنے اسماء الرجال مشکوۃ مین بذیل ذکر اولاد خلیفہ
دوم فرماتے ہین کہ انکے تین بیٹونکا نام عبدالرحمن تہا عبدالرحمن اکبر
عبدالرحمن اوسط عبدالرحمن اصغر و یکنی احد الثلاثۃ ابا شحمہ و
بلقب خ منہم مجبر یعنے ان ثلاثہ سے کوی ابوشحمہ بہی تہا حالانکہ قصہ ابوشحمہ
انکے بیان از حد مشہور ہے مگر بوجہ اشتراک نام اصلی تینون میں تہا

صـ ۶ ورق قلمی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور تمیز نہین کر سکتے بلکہ باوصفیکہ دارقطنی سے ناقل ہین کہ عبد الرحمن
اوسط ہی ابوشحمہ تھا معہذا لک تیقن نہین ہوتا لطف برآن مزید یہ ہے
کہ مثل عدم تعیین شخص کے اصل قصہ بھی مختلف ہو گیا چنانچہ شاہ ولی اللہ
صاحب یہان تین روایت نقل کرتے ہین اول یہ کہ حبش عورت کے ساتھ ابوشحمہ نے بحالت نشہ
زنا کیا اور اوسنے لڑکا جنا یا وہ عورت خدمت خلیفہ مین لڑکا لائی اور فریادی ہوئے خلیفہ نے ابوشحمہ
کو پکڑوایا اور افلح سے حد جاری کرا لی ادہر حد تمام ہوئی ادہر ابوشحمہ مرا
دوسرے یہ کہ ابوشحمہ نے خود بلا کسی نالش و فریاد کے اقرار کیا کہ ہمنے
زنا کیا حد لگاؤ خلیفہ نے چار مرتبہ اقرار لیکر حد جاری کرنا چاہا اوسپر
ابوشحمہ نے کہا (عجب تعریض لطیف جگر سوز ہے) جسنے زمانہ جاہلیت
یا اسلام مین میرے ایسی حرکت کی ہو وہ مجاز نہین ہے کہ ہمپر حد لگائے
پس جناب امیر ع اوسے اٹھے اور امام حسن ع سے فرمایا داہنا ہاتھ لو اور امام حسین
علیہ السلام سے فرمایا دست چپ تھام لو بعد ازان حضرت نے سولہ
کوڑے مارے تھے کہ ابوشحمہ کو غش آگیا گر پڑا حضرت ع نے حد موقوف
کی اور فرمایا (سبحان اللہ) جا خدا سے کہدینا مجھپر اوسنے حد جاری کی
جسکے ذمے تیری کوی حد نہین ہے تب عمر کو جوش آیا اور اوس
مردہ صفت سے تعریض کا بدلہ لینے چلے (کہری ہوئی اور پورے
سو کوڑے مارے کہ وہ مرگیا تیسرے یہ کہ عمرو عاص جس زمانے مین
حاکم مصر تھا عبد الرحمن بن عمر (ابوشحمہ) اور ابوسروعہ نے آکر کہا کہ
ہم لوگون نے کل شراب پی عمرو عاص نے جھڑک دیا عبد الرحمن نے

صفحہ ۱۵۰ ازالۃ الخفا

زنا عمر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر حد نہ جاری کرو گے تو اپنے باپ عمر کو خبر کرینگے تب عمرو عاص نے
حد لگائی اسکے بعد خلیفہ دوم کا خط عتاب آمیز آیا اور عبدالرحمن کو طلب کیا
بعد حاضری چاہا کہ حد لگائین عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ حد تو اسپر
جاری ہو چکی مگر عمر نے نہ مانا اور دوبارہ حد لگا کر قید کیا شاہ ولی اللہ
فرماتے ہین کہ ابو عمر نے استیعاب مین کہا عبدالرحمن اوسط بھی ابو شحمہ ہی
جسپر عمرو عاص نے مصر مین حد جاری کی بعد ازان عمر نے بلوا بھیجا اور دوبارہ
بطور ادب والد حد جاری کی کہ بیمار ہو کر مر گیا مگر اہل عراق کا قول ہے
کہ عمر کے کوڑے مارنے مین وہ مر گیا اور یہہ قول غلط ہے کہا زبیر نے
کہ عمر نے حد شراب جاری کی اس سے بیمار ہوا اور مر گیا انتہے اصل
قصہ سے ہمکو غرض نہین ہے کیونکہ سیکڑون مثالین اسکی حکام جور مین
موجود ہین کہ بعض اپنے نیک ناموری و اشتہار عدالت و پلوٹکس کے
ایسے امور ناجائز کے مرتکب ہوتے ہین حتےٰ کہ حکام انگریز سے
ہند و مذہب کی ہزارون نظیرین روزمرہ دیکھی جاتی ہین لیکن یہ امر بخوبی
ثابت ہوا کہ بوجہ اشتراک نام رواۃ کو اشتباہ ہوا اور تعین ابو شحمہ
محدود کی نہوئی کہ تین عبدالرحمن مین یہ شخص کون تھا یہانتک کہ
اصل قصہ بھی ایسا مختلف اور مشتبہ ہوا کہ ایک کو دوسرے سے
لگاؤ نہین حالانکہ خاص خلیفہ دوم کے فرزند ارجمند کا واقعہ ہے جسسے
خلیفہ کے اعلے درجہ کی فضیلت و عدالت ثابت کیجاتی ہے
درحقیقت مستلزم جرم ارتکاب امر ناشروع ہے) پس جناب ام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیہا السلام کی بارے مین بھی ایسے ہی اشتباہ رواۃ کو کیون نہین مانتے کہ
بوجہ اشتراک نام واحد چار شخصو نمین رواۃ کو اشتباہ ہوا اور تین شخصون کے
مختلف حالات کو جو تھے ہمنام کیطرف منسوب کیا حالانکہ بغرض اعلاے
مناقب خلیفہ دوم و توہین اہلبیت طاہرین یہان انکو ضرورت وضع و افترا
بھی در پیش ہے چھٹی **نظیر** جسمین خود مولوی حیدر علی سا عالم متبحر مبتلا ہوا یہ ہے کہ آپنے
رسالہ واہیہ حاطمہ مین فضل بن روزبہان مصنف ابطال الباطل کو روزبہان
بقلی مصنف عرائس تصور کرتے ہین حالانکہ روزبہان بقلی جو صاحب عرائس ہے بہت متقدم ہے فضل بن
روزبہان پر اشتراک لفظ روزبہان نے ایک جگہ صرف روزبہان ہے
دوسری جگہ فضل بن روزبہان انکو اشتباہ مین ڈالا پس جہان اس سے
زاید اشتراک نام ہوا اور اسباب اشتباہ بھی موجود ہون اگر رواۃ مشتبہ
ہو جائین جنکی جہالت کا بھی اقرار ہے تو کیونکر تعجب ہوتا ہے جیسا کہ ناقلین
قصہ موضوع مین مشاہدہ ہے **ساتوین نظیر** اشتباہ بلا اشتراک
نام و بلا سبب صحیح بخاری و صحیح مسلم مین بذیل قصہ افک مرقوم ہے
کہ جب سعد بن عبادہ نے منافقین کی حمایت کی تو سعد بن معاذ نے
اونکا جواب دیا اور سخت نزاع واقع ہوئی امام نووی اسکی شرح مین فرماتے ہین
کہ کہا قاضی عیاض نے یہان سخت اشکال ہے جسکو آجتک کسی نے
نہین لکھا کیونکہ سعد بن معاذ دو برس قبل اس واقعہ کے شہید ہو چکے تھے
پس اشتباہ یہی ہے کہ قائل یا اشتباہ رواۃ ہون الخ پس جب بلا اشتراک نام
و بلا سبب اشتباہ صرف [illegible] تناقضات [illegible] کے سبب سے امر متفق علیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مین جو موجب حصول الیقین ہے یہہ تاویل کیجاتی ہے اور اشتباہ و وہم رواۃ کا قایل ہونا پڑتا ہے تو جہان اسقدر مخالفت واقعات وارد ہو محالات کا سامنا ہوا اور اسباب اشتباہ اور قراین و شواہد بھی اوسکے موجود ہون کیون نہ اشتباہ رواۃ کا اقرار کرینگے خصوصًا درصورتیکہ اصل روایات ہی موضوع و مکذوب ہون اور رواۃ اوسکے دجال و وضاع ہون انھوین نظیر اسی قصہ افک مین سے ہے صحیح بخاری مین کہ حدیث کیا مسروق نے ام رومان مادر عائشہ سے الخ اسپر حافظ ابو علی سعید خطیب بغدادی ابن عبدالبر مکی

قصہ وفات ام رومان و اعتراض علما

قاضی عیاض ابراہیم بن یوسف ابوالقاسم سہیلی ابوالفتح اندلسی علامہ مزی علامہ ذہبی ابو سعید صلاح الدین وغیرہ وغیرہ جو اکابر محدثین و اعاظم ائمہ دین اہلسنت سے ہین بالاتفاق معترض ہین کہ ام رومان تو بعہد آنحضرت سنہ ۶ ہجری مین مری کہ خود حضرت اوسکے قبر مین اوترے اور دعا فرمائی اور کہا جسکو حور العین کی صورت دیکھنا منظور ہو وہ ام رومان کو دیکھے پس ام رومان سے اور مسروق سے ملاقات کیونکر ممکن ہے کیونکہ ام رومان سنہ ۶ مین مرے اور مسروق خلافت ابوبکر یا عمر مین آیا پس روایت کرنا کیونکر ممکن ہے اب اسکی تاویل یہہ نکالی کہ راوی نے شاید سئلت ام رومان بصیغہ مجہول کہا ہو جسکے معنی یہہ ہوے کہ ام رومان سے کسی نے سوال کیا ناقلین نے سالت لکھا جسکے معنی یہہ ہوے کہ انھونے خود پوچھا جو غلط ہے آخر یہان بھی اشتباہ رواۃ کی تاویل نکالی گئی مگر علامہ ابن حجر عسقلانی نے بحفاظت صحت صحیح بخاری کے لیے تصدیق وفات ام رومان کو بعہد آنحضرت

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلط کیا جس سے وہ سارے فضائل موضوعہ بھی ہوا ہو گئے چنانچہ
تفصیل اسکی عبقات الانوار مین مذکور ہے پس جب اعتقاد اعاظم علما کے
نزدیک اشتباہ رواۃ کا ہونا خود صحیح بخاری کی روایت مین ممکن ہو تو ان
روایات عقد مین اشتباہ رواۃ پر کیونکر تعجب ہو سکتا ہے **نوین نظیر**
صحیح بخاری مین مسروق سے روایت ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ جب قریش نے
اسلام قبول کرنے مین دیری کی تو جناب رسالت مآب نے اونپر بد دعا کی
جسکی بدولت وہ سب قحط شدید مین مبتلا ہوے بہت سے لوگ ہلاک ہوے
ہڈیان مردار کھانے کی نوبت آئی تب ابوسفیان حضرت کے پاس آیا اور
کہا اے محمد تم حکم کرتے ہو کہ ہم لوگ صلہ رحم کرین حالانکہ تمہاری قوم
ہلاک ہوی خدا سے دعا کرو پس حضرت نے یہ آیۃ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان
مبین کی تلاوت کی بعد ازان پھر انہون نے کفر کیطرف رجوع کیا اسکے طرف
اشارہ ہے قول باری مین یوم نبطش البطشۃ الکبری کہ مراد اوس سے روز بدر ہے
اور اسباط نے منصور سے اس روایت پر یہ زیادہ کیا کہ حضرت نے دعا کی
خوب بارش ہوی سات روز تک پانی برستا رہا جب لوگون نے کثرت بارش
کی شکایت کی تو حضرت نے فرمایا اللہم حوالینا ولا علینا تب ابر سر سے
دفع ہوا اور اطراف کے لوگ سیراب ہوے تمام ہوی روایت صحیح بخاری کی
علامہ محمود بن احمد حنفی عمدۃ القاری مین شرح اسکے فرماتے ہین لوگون نے
اس اسباط والی روایت پر اعتراض کیا ہے کہا داودی نے قصہ مدینہ مین
قصہ قریش مدخل کر دیا گیا کہا عبد الملک نے کہ زیادتی اسباط وہم و اختلاط ہے

صہ ۲۰۶ عبقات الانوار جلد اول لدھیانہ

صہ ۱۲۹ باب اذا استشفع المشرکون بالمسلمین عند القحط سے جواب کا استقا

[illegible] قصہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ سند عبداللہ بن مسعود مین اور قول انس بن مالک مین (یعنے بارش نہ ہونے والا مضمون) ترکیب کر دیا ایک کی سند کو دوسرے کی متن روایت سے ملادیا و میاطی نے کہا کہ پہلی روایت عبداللہ بن مسعود سے ہے جو واقعہ مکہ ہے اور سمین یہ قصہ دوسری روایت کا نہین ہے تعجب ہے بخاری سے کہ اس روایت مختلط کو نقل کیا حالانکہ بہت سی روایتین اسکے مخالف ہین بعض نے تائید بخاری مین کہا ممکن ہے دو مرتبہ یہہ قصہ واقع ہوا ہو مگر یہ احتمال محض لغو ہے کہا کرمانی نے اگر تو کہے کہ قصہ قریش و التماس ابو سفیان مکہ مین ہوا تھا نہ مدینہ مین تو ہم کہینگے کہ اصل قصہ مکہ کا ہے اور جسکو اسباط نے ملادیا وہ مدینہ کا قصہ ہے (تمام ہوا کلام عینی) پس جب خود صحیح بخاری مین ایسا اختلاط ہوا کہ مکہ کا قصہ مدینہ کے قصہ مین ملا کر راویون نے معجون مرکب بنایا جسکی بدولت بخاری نے تصحیح کی تو ان روایات عقد مین اگر چہ نہ صحیحین مین ہے نہ صحاح ستہ مین نہ کسی کتاب ملتزم الصحۃ مین نہ کوئی روایت بھی صحیح ہے ایسا اختلاط اور امتزاج ہوا کہ بنت ام کلثوم کے مختلف حالات کو بوجہ اشتراک نام چوتھی ہمنام کیطرف منسوب کیا تو کیونکر تعجب ہو سکتا ہے بہر کیف اگر چہ ایسے اشتباہ روایات اہلسنت مین ہزارون مقام پر ہین چنانچہ کتاب مستطاب استقصار الافحام و عبقات الانوار و تنبیہ اثنا عشریہ مین مفصلاً مرقوم ہے بوجہ اختصار یہان نہین لکھے گئے لیکن اشتباہ و خطا کی نظیر دینا ضرور ہے نظیر اول قصہ حجۃ الوداع ہے جسمین پچاسون خطا اور وہم انکے محققین چنانچہ علامہ ابن القیم نے زاد المعاد مین بتفصیل اسکے لکھی کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلا یہ کہ ابن حزم نے گمان کیا کہ حضرت نے قبل تشریف لیجانے کے فرمایا کہ
رمضان کا عمرہ برابر حج کے ہے حالانکہ یہ صریح غلطی ہے کیونکہ حضرت نے
بعد معاودت از حجۃ الوداع یہ فرمایا نہ قبل دوسرے یہ کہ بیان کرتے ہیں
حضرت پنجشنبہ ۲۴ ذیقعدہ کو روانہ ہوئے حالانکہ تشریف لیجانا حضرت کا
بیچ دن روز شنبہ کے ہے تیسرے یہ کہ طبری نے بعض کا قول ذکر کیا
کہ حضرت بروز جمعہ بعد نماز روانہ ہوئے حالانکہ محض غلط ہے کیونکہ روانگی
حضرت کے روز شنبہ ہے چنانچہ طبری اور واقدی کا بھی یہی قول ہے
مگر سہو بھی واقدی نے تین خطا کی ایک یہ کہ کہا حضرت نے ذی الحلیفہ
مین نماز دو رکعت پڑھی دوسرے یہ کہ کہا حضرت نے اوسی روز بعد نماز ظہر
احرام باندھا حالانکہ غلط ہے کیونکہ حضرت شب کو ذی الحلیفہ مین مقیم ہے
دوسرے روز احرام باندھا تیسرے یہ کہا کہ وقفہ روز شنبہ کو ہوا حالانکہ
غلط ہے چوتھے یہ کہ قاضی عیاض نے کہا کہ حضرت نے وہین قبل غسل
خوشبو لگائی اور وقت غسل دھو ڈالے حالانکہ محض وہم ہے پانچوین
ابو حزم نے کہا کہ احرام قبل ظہر باندھا حالانکہ غلط ہے کسی حدیث مین ایسا
منقول نہین ہے چھٹین ابو حزم نے کہا ہدے حضرت کے ساتھ از راہ تطوع
یعنے استحباب تھی یہ بھی غلط ہے ساتوین یہ کہ بعض نے کہا کہ حضرت نے
وقت احرام تعیین نسک نہین کیا حالانکہ غلط ہے اور جسنے کہا کہ عمرہ مفردہ
کے تعیین کے مع تمتع جیسا کہ قاضی ابو یعلی و صاحب مغنی وغیرہ کا قول ہے
اوسنے بھی غلطی کی اور جسنے کہا کہ مجرد افراد کی تعیین کی کہ حضرت فقط ذکر حج فرماتے

٩ [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عمرہ نہ کیا اوسنے بھی وہم کیا اور جسنے کہا کہ تعیین عمرہ مفردہ کے کی تھی اور
اوسپر حج کو داخل کیا اوسنے بھی وہم کیا اور جسنے کہا کہ حج مفرد کے تعیین سے تھے
اوسپر عمرہ کو داخل کیا بعد حج اوسنے بھی وہم کیا آٹھوین یہ کہ طبری نے کہا
اثنائے راہ مین حجۃ الوداع کے ابو قتادہ نے جو محرم نہ تھا حمار وحشی کا
شکار کیا اور حضرت نے کہا یا حالانکہ یہہ قصہ عمرہ حدیبیہ کا ہے نہ حجۃ الوداع
نوین طبری نے بعض سے نقل کیا ہے کہ حضرت مکہ مین سہ شنبہ کو داخل
ہوے حالانکہ یہہ غلط ہے داخلہ حضرت کا یکشنبہ ۴ ذی الحجہ کو ہے دسوین
قاضی وغیرہ کا قول ہے کہ حضرت بعد طواف وسعی محل ہوے حالانکہ غلط ہے
گیارہوین بعض نے گمان کیا کہ حضرت وقت طواف رکن یمانی کا بوسہ لیتے تھے
حالانکہ غلط ہے کیونکہ حضرت نے تقبیل حجر اسود فرمائی ہے بارہوین قول
ابن حزم ہے کہ حضرت نے وقت سعی تین شوط مین رمل کیا اور چار شوط مین مشی کی
حالانکہ غلط ہے اور دعوے اتفاق اسپر غلط تر ہے تیرہوین وہم کیا جسنے کہا کہ
طواف درمیان صفا و مروہ کے چودہ شوط اور ذہاب و سعی ایک مرتبہ تھا
چودھوین جسنے گمان کیا کہ حضرت نے بروز نحر قبل از وقت نماز صبح پڑھی اوسنے
بھی غلطی کی پندرہوین جو قائل ہوا کہ حضرت نے ظہر و عصر بروز عرفہ اور مغرب و
عشا اوس شب کو دو اذان دو اقامت سے پڑہے اوسنے بھی غلطی کی اور
جسنے گمان کیا کہ صرف دو اقامت سے نماز پڑہے اذان مطلقا نہوے اوسنے
بھی غلطی کی اور جو قائل بجمع ہوا با اقامت واحد اوسنے بھی خطا کی
کیونکہ [illegible] ہے کہ حضرت نے دونو کو با اذان واحد پڑہا اور ہر نماز کے لیے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقامت فرمائی سولہوین وہم کیا اوسے جو قایل ہوا کہ حضرت نے
بروز عرفہ دو خطبہ پڑہے اور درمیانین بیٹہہ گئے اور موذن نے اذان کہی
بعد اذان دوسرا خطبہ شروع کیا اوسکے بعد اقامت صلاۃ ہوئی کہ کسے
حدیث مین یہہ مضمون نہین بلکہ جابر والی حدیث مین تصریح ہے کہ بعد کمال
خطبہ بلال نے اذان و اقامت کہی پس حضرت نے نماز ظہر پڑہی بعد خطبہ
کے سترہوین ابو ثور نے کہا کہ جب حضرت منبر پر تشریف لیگئے موذن نے
اذان کہی بعد فراغ اذان حضرت نے کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا حالانکہ یہ
قول وہم ظاہر ہے کیونکہ اذان بعد خطبہ ہے اور جسنے یہ روایت کی
کہ ام سلمہ لیلۃ النحر کو آئین اور حضرت نے حکم دیا کہ بوقت نماز صبح مکہ مین آئین
اوسنے بہی خطا کی اٹھارہوین جسنے گمان کیا کہ حضرت نے بروز نحر طواف
زیارت کو رات ہونے تک موخر فرمایا اوسنے بہی خطا کی انیسوین وہ جسنے بہی
خطا کی جو قایل ہوا کہ حضرت نے دو مرتبہ کوچ کیا ایک دن کو دوسرے شب کو
بیسوین اوسنے بہی وہم کیا جسنے یہہ بیان کیا کہ بروز نحر طواف قدوم کیا بعد اوسکے
زیارت کا طواف کیا اور اوسنے بہی وہم کیا جسنے کہا کہ حضرت نے سعی بہی
فرمائی طواف کے ساتھ اکیسوین جو قایل ہوا کہ حضرت نے بروز نحر مکہ مین نماز ظہر
پڑہی اوسنے بہی وہم کیا اور جسنے گمان کیا کہ حضرت نے وادی محسر مین جلدی
نہ کی اوسنے بہی وہم کیا بائیسوین طاوس وغیرہ کو وہم ہوا کہ قایل ہوے
حضرت ہر شب کو منی سے خانہ کعبہ مین تشریف لاتے تہے تیئسوین اوسنے
بہی وہم کیا جو قایل ہوا کہ حضرت نے دو مرتبہ وداع فرمایا اور جسنے یہ گمان کیا کہ حضرت نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مکہ کو خروج و دخول مین بطور دائرہ قرار دیا اوسنے بھی وہم کیا اور جسنے یہ
گمان کیا کہ حضرت نے محصب سے طرف مکہ عقبہ کے انتقال کیا اوسنے بھی وہم کیا
پس یہ کل اوہام ہین جسپر ہمنے اجمالاً و تفصیلاً تنبیہ کی (تمام ہوا خلاصہ کلام ابن القیم
زاد المعاد مین) پس جب حضرت واقعہ حجۃ الوداع مین ان علماء اہلسنت کو اسقدر
اوہام لاحق ہوے جسکی تعداد قریب چالیس کے ہے تو واسطے بر دیگر وقایع
کیونکہ حج انکے اصول دین مین داخل ہے ہمیشہ عمل کی ضرورت دائمی ہے روزمرہ
حج کرتے مین اور حضرت کا یہ آخری حج تھا اسی غرض سے کہ تعلیم احکام
حج ہو جاوے جسمین آیۃ اکملت لکم دینکم اسی حج مین بقول خلیفہ دوم
نازل ہوے بلکہ امارت حج بقول شاہ ولی اللہ لوازم خلافت خاصہ سے ہے
جس سے عیاذاً باللہ جناب امیر علیہ السلام محروم رہے سوا اسکے کوئی ضرورت
وضع وافتراے رواۃ بھی نہین پائی جاتی پس جب اکابر علماے اہلسنت
کو ایسے اوہام واغلاط پیش آئے تو اس مسئلہ عقد مین انکے اوہام اور
اغلاط اور اشتباہ پر کیونکر تعجب ہو سکتا ہے جو نہ داخل اصول دین ہے
نہ ضرورت عمل صرف علم ہی علم ہے کہ بفرض وقوع حسب مرحوم اہلسنت
جہان بہت سے فضائل خلیفہ دوم ہیں انکے بیان نہین سے یہ بھی ایک ہے
اور چندان ضرورت تحقیقات بھی نہین ہے بلکہ ضرورت وضع وافترا وجعل و
تہمت البتہ موجود ہے پس ایسی حالت مین خود موضوع ہونا ان روایات کا
قرین قیاس ہے چہ جاے اوہام اشتباہ کی حالانکہ اوہام واغلاط واشتباہ
انکی ان روایات عقد مین کم نہین بہ نسبت اون اوہام واغلاط کے جو احکام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ج مین مذکور ہوئے پس ان دو امر پر تعجب ہوتا اور اون علما پر اسناد وصدق نا
کہنا سراسر حیرت خیز ہے گیارہوین نظیر ابوالفضل محمد بن احمد بن عبداللہ
بن عبدالمجید بن اسماعیل معروف بحاکم شہید متوفی سنہ ۳۳۴ کتاب کافی مین شمس الائمہ
ابوبکر محمد بن احمد بن ابی سہیل سرخسی متوفی سنہ ۴۸۳ کتاب مبسوط مین فخر الدین
حسن بن منصور اوزجندی فرغانی معروف بہ قاضی خان متوفی سنہ ۵۹۲ اپنی فتاوے مین
کہ مشہور بہ فتاوی قاضی خان ہے برہان الدین علی بن ابوبکر مرغینانی متوفی
سنہ ۵۹۳ کتاب ہدایہ مین ظہیر الدین ابوبکر محمد بن احمد قاضی محتسب بخاری متوفی
سنہ ۶۱۹ اپنے فتاوے کہ مشہور بہ فتاوی ظہیر ہے فخر الدین ابو محمد عثمان
بن علی زیلعی متوفی سنہ ۷۴۳ تبیان الحقایق شرح کنز الدقائق مین اکمل الدین محمد
بن محمود بابرتی الحنفی متوفی سنہ ۷۸۶ عنایہ شرح ہدایہ مین ابوبکر بن علی معروف بحدادی
عبادی متوفی سنہ ۸۰۰ سراج وہاج شرح مختصر قدوری مین
بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی متوفی سنہ ۸۵۵ رمز الحقایق شرح کنز الدقائق مین
عالم بن علاء الحنفی فتاوے تاتارخانیہ مین وجیہ الدین عمر بن عبدالمحسن
ارزنجانی حدائق الازہار شرح مشارق الانوار مین الیاس شرح وقایہ مین
ابوالمکارم شرح وقایہ مین یوسف اعور رسالہ رد مذہب شیعہ مین [illegible]
گجراتی خزانۃ الروایات مین اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد مین
اور دیگر علمائے کبار اہلسنت جنکی تحقیقات وفتاوی پر دین ایمان اہلسنت کا
مدار ہے کہ اسامی گرامی اونکے ضربت حیدریہ جلد اول و تشیید المطاعن جلد
مین مع نقل عبارت مذکور ہے اور جنہنے بھی اصل کتاب مین تصریحات اونکی

ضربت حیدریہ جلد اول از صفحہ [illegible] تا صفحہ [illegible]
تشیید المطاعن جلد دوم [illegible]
[illegible] جلد اول صفحہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لکھی ہے اون سبھون کا بالاتفاق بیان ہے کہ امام مالک کے نزدیک
متعہ جائز ہے چنانچہ شمس الائمہ سرخسی وغیرہ نے دلائل جواز متعہ بھی امام
مالک سے نقل کئے کہ کن دلیلون سے وہ جائز بتاتے ہین جب اقوال
ان علماء فحول کے اہلسنت کے سامنے پیش کئے گئے تو اون سبکا جواب
یہی دیا چنانچہ قول فاضل رشید ہی از صاحب ہدایہ در نقل مذہب مالک خطا واقع
شدہ وبعض علماء را کہ صاحب رسالہ نامبردہ در مولفات خود تبعیت صاحب ہدایہ
نمودہ اند پس ہرگاہ اس مسئلہ مین کہ قدیم الایام سے اسکے حلت وحرمت مین
درمیان شیعہ وسنی گفتگو چلی آتی ہے اور الزام عظیم خلیفہ دوم پر وارد کیا ہے
جیسا کہ ناظرین کتب کلامیہ پر مخفی نہین ہے بقول فاضل رشید صاحب ہدایہ نے
ایسی غلطی صریح کی کہ اوس متعہ کے جواز وحلال ہونے کے نزد امام مالک
قائل ہوے جسکو کس شدت سے خلیفہ دوم نے حرام کیا تھا اور بقول فاضل مذکور
دیگر علماء نے بھی خطاے فاحش مین صاحب ہدایہ کی متابعت کی اور آنکھ
بند کرکے نقل کرتے چلے گئے جسمین نہ کوی وجہ اس خطا کی معلوم ہوتی ہے
نہ کوی سبب اشتباہ بلکہ نظرہ اسپر ہوتا ہے کہ برخلاف حکم حضرت عمر جناب ابی
اور عبداللہ بن عباس اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ انصاری
وغیرہ قائل بجواز متعہ تھے جس سے معلوم ہوا کہ ہرگز جناب رسالت مآب نے
متعہ کو حرام نہین کیا تھا ورنہ یہ لوگ کیونکر قائل بجواز ہوتے اور تحریم عمری کو
اصلاً وقعت مین شمار کرتے اسکے جواب مین فاضل رشید فرماتے ہین
ممکن ہے بحکم الانسان [illegible] السہو والنسیان ان صحابہ سے ہوگیا ہو [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلکہ امام فخر الدین رازی نے جو دربارہ جواز متعہ عمران بن حصین صحابی سے
سے نقل کیا اوسکے بارے مین ارشادت پناہ فرماتے ہین کہ امام رازی سے
خطا ہوئی اور اس عار کے دفعیہ کے لئے علمائے کرام کے تخلیہ باخود ہاکو
نقل کرتے ہین حالانکہ علامہ نیشاپوری اور امام ثعلبی وغیرہ بھی دس بیت وغیرہ
کے ناقل ہین جسمین امام رازی خطاوار بنائے جاتے ہین پس جب ایک
ایک مسئلہ مین اتنے صحابہ و خلفا و ائمہ و علما خطا کرین سہو فرمائین تو اس
مسئلہ عقد حضرت ام کلثوم مین اگر ایسی خطائے فاحش ان علما سے سرزد
ہوئی ہو جنھون نے یہ روایت ذکر کی اور اسکے بعد دیگر او سکو نقل کرتے گئے
کہ تعداد اس جماعت خاطئین کی کم ہے پہلے جماعتون سے تو کیونکر جائے
تعجب ہو سکتا ہے حالانکہ دونو صورتون مین فرق بین نمایان ہے کہ یہان
بقطع نظر از ضرورات جعل و افترا اشتباہ روات بہت اچھی طرح ثابت ہے
اور اسباب اشتباہ بھی موجود بخلاف مسئلہ متعہ کے کہ کوئی خاص وجہ اشتباہ
و صدور خطا بتابعت یکے بعد دیگرے نہین معلوم ہوتی پس باوجود ان نظائر
و دلایل قویہ کے اب کسکو اسمین شبہ رہیگا کہ روات اس مسئلہ مین بوجہ اشتراک
نام مشتبہ ہوئے اور باشتباہ بین ہمنامون کے دو مختلف واقعہ جو تھے
ہمنام کیطرف منسوب کر دئے اور دیگر علما نے بتبعیت اونکی کے اور بلا تحقیق و
تفحص اس واقعہ کو اسی حیثیت سے لکھدیا از ینجاست کہ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ
مقامہ و رافع فی الخلد اکرامہ اس مسئلہ کے بارے مین فرماتے ہین کہ جو روایت دربارہ
عقد حضرت ام کلثوم نقل کرتے ہین کسیطرح ثابت نہین کیونکہ راوی اوسکا زبیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن بکار سے اور وہ نقل مین موثوق بہ نہین تہا اور متہم تہا اوسی باب مین جسکو وہ
ذکر کرتا ہے بسبب دشمنی امیر المومنین علیہ السلام کے اور وہ غیر مامون ہے یہانتک
کہ فرماتے ہین حق اس مین یہ ہے کہ ابی محمد حسن بن یحیے صاحب علم النسب نے
اپنی کتاب مین اس روایت کو نقل کیا چونکہ وہ شخص سادات علوی مین سے تہا
لوگون نے یہ گمان کیا کہ یہ امر حق اور واقعی ہے ورنہ یہ علوی کیون نقل کرتا حالانکہ
اونہون نے اسپر نہین غور کیا کہ اس علوی نے تو زبیر بن بکار سے روایت کی ہے انتہے
کلامہ الشریف بقدر الحاجۃ پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ اول موجد اس افترا کا
زبیر بن بکار ناصبی ہے کہ اوس سے ابی محمد حسن بن یحیے نے نقل کیا بعد اسکے
لوگ اسیوجہ سے مشتبہ ہوئے اور بہت اشتباہ بڑہا اور بقول مولوی حیدر علی جسطرح زمانہ
ابو حنیفہ مین بہت سے مسائل خلاف واقع ابو حنیفہ کوفی کیطرف بوجہ اشتراک
نام منسوب ہوے جسکی تحقیق بعضونکو اوسوقت ہوئی بعضون کو نہوے اور
متاخرین نے طوق تقلید گلے مین ڈالکر بلا تحقیق و تفحص ان معائب کو نقل کیا
اوسیطرح اس مسئلہ مین بہی متاخرین نے بتقلید واضعین متقدمین یا مشتبہین
سابقین بلا تحقیق و تفحص ان روایات کو نقل کیا اور بے تحقیق نہوا اور متعدد
ام کلثوم کے مختلف حالات مین جو مجموعہ بنا کر ایک کی طرف منسوب ہوے
تمیز نہ کر سکے یا بالقصد باز آئے والا حق واضح ہوتا من جاہد فینا لنہدینہم سبلنا
بالجملہ میری تقریر واقعی اور تقریر مصنوعی اونحضرات مین جو فرق ہے مخفی نہین اور
ہم مرتبی اہلسنت کا اس مسئلہ مین تحقیق نہ کرنا ان نظایر کے بعد کسیطرح
تعجب خیز نہین سمجھا جاتا انکو اونحضرات نے ایسے امور کے لیے اصول ہی بنا لیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہ جب روایت احکام حلال و حرام ہو تو اوس مین تشدد کرو اور جب بیان فضائل وغیرہ
مین ہو تو اوس مین مساہلہ کرو اور تحقیقات مین تشدد نہ کرو جیسا کہ صفحہ سعی مشکور ہوا وے
عبدلکے مین ہے پس جب عموماً احادیث فضائل کے لیے یہ قانون مقرر ہو
تو واسطے بر حال فضائل عالیہ موضوعہ خلیفہ دوم جنکے لیے ہزاروں موضوعات
کی یوہین ضرورت ہوتی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ عمل درآمد اس قانون کا
صرف دربارہ خلفاء و صحابہ و ائمہ مقبولین اہلسنت ہی ہوتا ہے جناب امیر؏ اور
اہلبیت طاہرین کے لیے تو برخلاف اسکے آیات محکمہ اور روایات صحیحہ و یقینیات کی
بھی تکذیب کرتے ہین جیسا کہ ناظرین تحفہ و ازالۃ الغین پر مخفی نہین لیکن شیعون کے
شکایت اہلسنت سے اس بارہ مین بیکار ہے کیونکہ جب انبیاء کرام کے ساتھ ہی
انکے یہی برتاؤ ہین کہ بجائے اظہار فضائل و مناقب انکے حقائق حالات
کو مکرتے ہین اور در پے تحقیق نہین ہوتے مساہلہ کرتے ہین تو اہلبیت کرام
کے بارہ مین کیا امید کیجائے دیکھیے علامہ ابن حجر مکی نے کتاب منح مین جہان
اسکی تحقیقات کی ہے کہ اجداد و آباء کرام سرور انام علیہ السلام پر جو حیثیت
سے اعتقادات محض صدقیہ ہے ہو جیسا کہ اہلسنت اکثر طاعن رہے
اور ہین علامہ مذکور بعد تحقیقات بیشمار تحقیق پدر حضرت ابراہیم مین فرماتے ہین
کہ آزر پدر نہ تھے بلکہ چچا تھے چونکہ اہل عرب چچا کو باپ کہتے تھے اسوجہ سے
قرآن مین آزر پر اب کا اطلاق ہوا قاعدہ جمع بین الاحادیث اسکا قائل
ہونا ضروری ہے اور بعض لوگ مثل بیضاوی وغیرہ کے جو قائل ہوئے
حقیقۃً آزر باپ تھے یہ چالیس و نمونے معنی ظاہر آیہ مراد لیا اور تحقیقات

صفحہ ۱۹۸ سعی مشکور ... ان الله ... صفحہ ۲۰۵ ... ۲۸۵ ... [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

صفحہ ۶۱
مدارج النبوۃ ج ۲

پوری نہ کی اسمین مساہلہ اور سستی کی نتھے اور شیخ عبدالحق صاحب مدارج النبوۃ
مین فرماتے ہین متاخرین اثبات کردہ اند کہ آباء و اجداد آنحضرت پاک و مصفا
بودند از دنس شرک و کفر جس سے معلوم ہوا کہ متقدمین اہلسنت کو اسکی تحقیق
نہوئی یا دیدہ و دانستہ امر خلاف کے قایل ہوے ہای افسوس صرف
خلفا کے معائب پوشی نے ان لوگون کو کن کن امر مین مبتلا کیا کہ آبار انبیا
کرام کے کفر کے قایل ہوے بلکہ بہواخواہی حضرت فاروق بغرض مساوات
نسب رسول ہین بھی قدح کی ہے کہ بتصریح محمد بن فضل اللہ المحبی خلاصۃ الاثر
فی اعیان القرن الحادی عشر مین ملا علی قاری نے ایک رسالہ مشتمل بر
اسارت ابوین آنحضرت صلعم تصنیف کیا اگرچہ تصنیف نہوتی تو اوسکے
تالیفات و تصنیفات کے فوائد سے دنیا مملو ہوتی نتھے چونکہ یہ واقعہ نہایت
شرمناک واقعہ ہے جس سے مخالفین اسلام کو خندہ زنی کا موقع ملتا ہے
لہذا ہم یہان نہین لکہ سکتے اصل کتاب مع رد محول ہے بہرکیف جب ایسے
امور عظیمہ مین ان لوگون نے مساہلہ کیا بلکہ درحقیقت افترا کیا اور انساب انبیا
ان اعراض باطلہ سے مقدوح و مخدوش کیا تو اگر انہین اغراض سے اس مسئلہ
مین مساہلہ کیا اور طالب تحقیق نہوے یا دیدہ و دانستہ اعلاے مراتب حضرت
فاروق کے لیے افترا پردازیان کین ہون تو کچھ خلاف الواقع تو کوئی محل استبعاد
و استعجاب نہین کیونکہ اسکے لیے خاص قانون سے بنایا گیا ہے کہ فضائل
مین مساہلہ کرو جو اس درجہ جاری ہوا ہی اوسکے باعث سے موضوعات فضائل وغیرہ مسابقہ فضائل
خلفا مین بالاحل الحین بسلسلہ ... ہی ... احتمال ... جسکو ... تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مع نظایر و دلایل و وجوہ اشتباہ بیان کیا ہے تا بت قدم ہین مصالحہ گفتگو
کرتے ہین کہ رواۃ کو بوجہ اشتراک نام اس مسئلہ مین اشتباہ ہوا اور اسی نسبت
مین اونسے خطا ہوئی دیگر علما و رواۃ بھی بہ تبعیت اونکے مبتلا اسی خطا و
وہم و اشتباہ ہوتے گئے درپے تحقیق نہوے ورنہ جیسا بعد مدت مدیدہ
اسلام آبا و اجداد انبیاء کرام علیہم السلام کا انکو پتہ ملا اور طہارت نسب سرور انام
کا سراغ لگا یہہ بھی ضرور معلوم ہوتا کہ یہ نسبتین بھی محض غلط اور سراسر تہمت اصل
بحث ہین خلیفہ نے خواستگاری کی عقد ہوا نہ دوسرا کوئی امر بلکہ اصلیت
اسیقدر ہے کہ خلیفہ دوم نے ام کلثوم دختر ابوبکر سے خطبہ عقد کیا اوسنے
انکار کیا حسب استدعاے بی بی عایشہ عمرو عاص نے مکر و حیلہ سے کام لیا کہ
پھر فتنہ فرو ہوا اور زوجیت ام کلثوم بنت جرول خزاعی جو ایام جاہلیت سے خلیفہ دوم
کے زوجہ تھی اور اوسکے بطن سے عبد اللہ بن عمر و زید بن عمر وغیرہ پیدا ہوے تھے
کہ ان ماں بیٹے نے بعہد معاویہ ساتھہ وفات کی اور نیز زوجیت ام کلثوم
بنت عقبہ جس سے بمقام حدیبیہ خلیفہ نے بعد اسلام عقد کیا تھا سبب اشتباہ
رواۃ ہوا جسکے سبب نکاح و اصرار و وقوع عقد و تولد زید و وفات بعہد معاویہ
وغیرہ سب امور حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر کیطرف منسوب ہوگئے اور
ناقلین آثار و حاملین اخبار نے بالخصوص ان علما نے جنکو اثبات موافقت
ثلثہ و اہلبیت کی سب سے زیادہ فکر رہی تھی مثل ابن سمان مصنف کتاب الموافقہ
وغیرہ کی وہ نہین غلط اور شستہ خبرونکو باغراض فاسدہ اپنی جا بجا مشتہر کیا اس لئے
حضرات اہلسنت کچھہ بھی خدا و رسول کا خیال کرکے اس تقریر پر پلہ آنکو ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

قبول کرلیں تو سبحان اللہ نعم الوفاق کیونکہ مدار انکی حقیت و بطلان کا کچھ اسی قصہ پر نہیں ہے تو خلیفہ دوم کے ایمان و فضیلت کا ثبوت اس عقد پر منحصر پھر کیون ناحق ایذا دہی خدا اور رسول کی جاتی ہے اور اگر مصالحہ و مساہلہ سے فرار کرین اور خلاف حکم خدا اور رسول حبیب خدا اسی قصہ کیطرح اپنی اپنی روایات موضوعہ واہیہ پر اڑے رہیں تو بدرجہ مجبوری ہم بھی انکی خدمت گذاری سے باز نہ رہینگے اور انہیں کے قواعد و اصول کے مطابق غلطی بلکہ موضوعیت انکی روایات کی ثابت کر دکھائیں گے بحول اللہ و قوتہ تعالے

مقالہ ثانیہ

یہ امر تو یقینی ہے کہ جب کسیکو خدا و رسول کا خوف نہیں ہوتا تو نہ اسکو کچھ دین و ایمان کا پاس ہوتا ہے نہ کذب و افترا سے پرہیز ضرور صادر صورتیکہ اس جھوٹ سے کوئی غرض بھی نکالنا ہو خواہ وہ غرض کسیکی عداوت سے متعلق ہو یا کسیکے بیجا محبت سے دیکھئے حضرت مریم علیہا السلام پر اعداے دین نے کیا کیا تہمتیں لگائیں جسکی پروردگار عالم کو اپنی کلام مجید میں کئی بڑی چند سورتوں میں انکی پاکدامنی و عصمت و عفت پر شہادتیں فرمائیں حالانکہ وہاں تہمت لگانیوالوں کو صرف عداوت اسکا باعث ہوئی کیونکہ اس تہمت سے عیاذاً باللہ بجز ابطال ایک آیۂ الہی یعنے نبوت صادق حضرت عیسی روح اللہ علے نبینا علیہ الصلوۃ کے دوسرا کوئی فائدہ نہ تھا بخلاف اس مسئلہ عقد مزعوم نے حضرت ام کلثوم علیہا السلام کے کہ عداوت اور محبت کی دونوں غرضیں ساتھ شامل ہیں عداوت تو جناب سیدہ و اہلبیت طاہرین کی کسیطرح ہو سکے انکی تحقیر ہو اور محبت خلیفہ ثانی کی جنکے اثبات فضایل و مناقب کے لیے

فی ثابت کرنا موضوعیت روایات

کیا کیا بہتان بنا جوڑے گئے تھے کہ عیب پوشی نسب کے لیے
نسب مطہر سرور عالم مین قدح کی گئی بلکہ بالخصوص نسب خلیفہ دوم کے
مماثلت مین اوسکو پیش بھی کیا اور بخوف دار و گیر اہل حق سے آخر
اوسکے قباحت پر متنبہ ہو کر خود ہی اوسکو باطل بھی کیا اور اوسکے
قایل کو کافر بنایا پس ان لوگون سے ایسا اتہام لگانا کیونکر
تعجب خیز ہو سکتا ہے خصوصاً درصورتیکہ بھی بغض و نفاق اہل
اصول مذہب قدریائی اور اہالیان سلطنت کی بھی دلی خواہش
کیا خوب تقریر کی ہے ابوجعفر اسکافی نے بجواب جاحظ عثمانی
کہ اگر خیال غلبہ جہل و حب تقلید نہوتا تو اس عثمانی سے کے جواب
دینے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ سب جانتے ہین دولت و سلطنت
اونہین کے موافق ہوتی ہے جو ارباب سلطنت کے ہمراز
ہون اور سب آگاہ ہین کہ قدر و منزلت اونہین علما و شیوخ کی
ہوتے تھے جو فضایل ابوبکر بیان کرتا ہی اسکے اس باب مین
کسقدر تاکید و سختی ہے کہ بدون اسکے کسیطرح دنیا سے
تمتع ممکن نہ تھا پس ان محدثین نے بھی کوئی دقیقہ ایسی روایات کے
بنانے مین اوٹھا نہ رکھا اور چونکہ یہ امر بدون اخفاے مناقب
علی بن ابیطالب ممکن نہ تھا ہر طرح درپے ہوے کہ ذکر علی
و اولاد علی کو محو کرین اور اونکے فضایل و مناقب سے سوال کو
مٹائین جناب [illegible]

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرین اور منبرون پر لعن کرین اور اونکے یعنے اولاد علی کی یہ حالت تھی کہ اونکے دشمنون کی قطار روز بروز بڑہتی جاتی ہے اور تلوارین اونکے خون سے رنگی جاتی ہین تعداد کم ہوتی جاتی ہے کوئی کہین قتل ہوتا ہے کوئی اسیر ہوتا ہے کوئی کہین پوشیدہ ہو رہا ہے غرض عجب عالم خوف و بیم و ترس ہے یہانتک کہ فقیہ محدث قاضی متکلم سبکے سب لوگون کو عقوبت سلطانی سے ڈراتے ہین کہ انکے فضائل نہ بیان کرو انکے گروہ نہ ہوتو نوبت بدینجا رسید کہ محدثین مارے خوف کے جناب امیرؑ کا نام نہین لے سکتے اگر کسی حدیث مین حضرت کا ذکر ہے تو یون تعبیر کرتے ہین کہ کہا ایک مرد نے قریش سے یا ایسا کہا ایک مرد قریش نے مگر نام نہین لے سکتے انکی تو یہ حالت ہے اما اہل مذہب حقانی ہین وہ سب اسی پر تلے بیٹھے ہین کہ فضایل و مناقب کو انکی باطل کرین تاویلات بعیدہ اور حیلہ و مکر سے کام لین خارجی ہون یا ناصبی عثمانی ہو یا معتزلے یا جو فرقے ان فرقون سے پیدا ہوے سبکی یہی خواہش ہے کہ کسیطرح انکی فضائل و مناقب کو مخفی کرین حتے کہ زمانہ معاویہ و یزید سے مابعد والی سلاطین بنی امیہ تک کا سئی سال تک اونکی سلطنت رہی کوئی دقیقہ سب و شتم و لعن و طعن مین انحضرت کے اوٹہا نہ رکہا اسپر بہی نور خدا ہمیشہ غالب ہوتا گیا فضائل و مناقب انکے مشہور ہوتے گئے انتہے پہر دوسرے مقام پر کہتے ہین تم خوب جانتے ہو کہ سلاطین و ملوک کوئی دین یا کوئی بدعت قائم کرتے ہین تو اپنی رعایا کو اوسکی تعمیل پر ایسا مجبور کرتے ہین کہ اس دین و بدعت کے سوا دوسرے سے واقف تک ہونے نہین دیتے جیسا کہ حجاج بن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یوسف نے کہ عامل عبد الملک بن مروان تھا علاوہ اون ظلم و ستم کے جو اولاد علی
پر کیئے لوگون کو مجبور کیا کہ قرآن کو بقرات عثمان پڑہین اور قرات ابن مسعود و ابی
بن کعب کو ترک کرین کل بیس برس اوسکی سلطنت رہی پکا اوسکی زندگی ہی مین
تمامی ملک عراق قرات عثمان پر متفق ہو گیا اب انکی جو اولادین ہوئین تو
سوائے اس قرات عثمانی کے دوسری قرائتون سے بالکل ناواقف تھے
خواہ اسوجہ سے کہ اون کے ماں باپ مانع ہوئے یا اوسوجہ سے کہ معلمون
نے اوسکی تعلیم ہی موقوف کی تا اینکہ اگر کوئی شخص عبد اللہ بن مسعود یا ابی
بن کعب کے قرات پر پڑہتا تو اوسکو وہ لوگ قرآن نہ جانتے تھے بلکہ پڑھنے
والے کی تالیفات و موضوعات سے قرار دیتے تھے بس یہہ حال تو ان سلاطین
و رعایا کا اس قرات کے بارہ مین تھا جسکے خلاف کے رواج سے نہ خوف
زوال ملک تہا نہ کسی فساد کا ڈر بخلاف اظہار فضائل علی ع کے اور اونکی اولاد
کی بزرگیون کے ظاہر ہونے مین تو ہر طرح کا خوف تھا اسلیے اسمین اور بہی کد کے
مگر خدا نے ان لوگون کے عظمت و جلالت کو روز بروز ظاہر کیا اسے مختصر ایسی
ایسی حالتون مین جو کچہہ نہ ان دنیا پرستون کے اہتمامات کو فروغ ہو تہوڑا ہے اور جو
کچہہ نہ انکے موضوعات کو ترقی ہو کم ہے کیونکہ استحکام سلطنت و حصول عزت
و جاہ کا اسی پر دار و مدار تھا جلب دنیا بغیر اسکے محال تھا چہ جائیکہ بغیر ان ضرور تھا کہ
بھی موضوعات بنائی جائین اور اوسنے اوسنے امر دنیکے لئے اسکا ارتکاب
ہو چنانچہ علامہ ابن اثیر جامع الاصول مین بذیل طبقات مجروحین فرماتے ہین
کہ بدترین طبقات جرح سے افترا کرنا ہے رسول مقبول پر جسکے بارہ مین

شیوع قرات عثمان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت نے فرمایا ہے جو جان بوجھ کر مجھپر افترا لگائے اوسکی جگہ جہنم مین ہے
مگر اس بلا مین بہت بڑی جماعت مبتلا ہوئے جنکی مقاصد و مطالب جداگانہ
ہین بعض انمین سے زنادقہ ہین مثل مغیرہ بن سعد کوفی و محمد بن سعید شامی کی جنہونے
اس غرض سے احادیث وضع کیے کہ لوگون کے دلونمین شک پیدا کرین
بعضون نے اپنے خواہشون کے مطابق حدیثین بنائین جس سے بعض نے
توبہ بھی کی وراپنی وضع کا اقرار کیا چنانچہ ایک شیخ نے شیوخ خوارج سے
بعد توبہ کہا کہ یہ حدیثین دین ہین دیکھو تم اپنے دین کو کس سے لیتے ہو ہم لوگ
جب کوئی بات چاہتے تھے تو اوسکو حدیث بنالیتے تھے ابوالعینا کہتا ہے
کہ مینے اور جاحظ نے حدیث فدک بنائی اور شیوخ بغداد کے سامنے پیش کی
سبنے قبول کی مگر ابن شیبہ علوی نے کہ وہ پہچان گیا اور کہا اول حدیث آخر سے
نہین ملتی سلیمن بن حرب کہتا ہے کہ ایک شیخ کی خدمت مین گیا دیکھا کہ وہ روتا ہے
مینے وجہ پوچھی تو اوسنے کہا کہ چار سو حدیثین بنا کر بیٹھے داخل کردین اب یارون
بعضون نے بغرض خوشنودی خدا حدیثین بنائین تاکہ لوگونکو فضائل اعمال
کیطرف رغبت دلائین مثل ابی عصمہ و نوح بن مریم مروزی و محمد بن عکاشہ کرمانی
و احمد بن عبداللہ جویباری وغیرہ کے چنانچہ کسینے ابی عصمہ سے پوچھا کہ تم
حدیثین ہر ہر سورہ کی فضیلت مین ابن عباس سے بذریعہ عکرمہ روایت
کرتے ہو حالانکہ دوسرے شاگردان عکرمہ اوس سے واقف نہین تو ابی عصمہ
نے کہا چونکہ مینے دیکھا کہ لوگ فقہ ابوحنیفہ و مغازی ابن اسحق مین مشغول ہین
قرآن سے بالکل روگردان ہین اسلئے مینے قربۃ الی اللہ یہ احادیث

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وضع کی بعضون نے خوشامد مین بادشاہون کے حدیثین بنائین چنانچہ غیاث بن ابراہیم محدث مہدی خلیفہ کی بیان گیا چونکہ اوسی ور نیولے کبوترونکا بڑا شوق تھا کہ دور دور مقامات سے منگاتا تھا اسلئے غیاث نے ایک حدیث نقل کی کہ فرمایا حضرت نے لا سبق نہین ہے مگر خف اور حافر اور نصل اور جناح مین جسپر مہدی خلیفہ نے دس ہزار درہم دلوائے جب غیاث وہان سے چلنے لگا تو مہدی خلیفہ نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تیری قفا جھوٹھون کی ایسی ہے بعد اوسکے کل کبوترون کو ذبح کرڈالا کسی نے کہا کبوترون کا کیا قصور ہے اوسپر خلیفہ نے کہا انہین کی بدولت تو رسول پر تہمت دہری گئی کسی نے مامون بن احمد مروزی سے کہا شافعی کی عظمت و جلالت نہین دیکھتے ہو کہ خراسان والے اونکے کیسے مطیع و منقاد ہین مامون نے یہہ حدیث بنائی کہ فرمایا حضرت نے ہماری امت مین ایک مرد ہوگا جسکو محمد ابن ادریس کہینگے اوسکی مضرت ہماری امت کے لیے ابلیس سے بھی زیادہ ہوگی اور ایک شخص ہماری امت سے ابو حنیفہ نامی ہوگا جو چراغ ہے ہماری امت کا بعض انہین سے وہ لوگ ہین جو دروازون پر سوال کرتے پھرتے ہین اور بازارون مین کھڑے ہوکر حضرت کیطرف موضوعات کی نسبت کرتے ہین چونکہ سندین صحیح یاد کرلی ہین انہین اسناد صحیحہ کے ساتھ اپنے موضوعات کو بیان کرتے ہین اسلئے حسب عبارت جامع الاصول واضح ہو کہ یہہ خلیفہ مہدی عباسی وہ ہے جسکے لیے اسقدر موضوعات بنائے گئے کہ مہدی موعود اہلسنت کا حکم دیا گیا اور اسیکے بدولت یہہ حدیث بنائی گئی کہ مہدی کا نام میرا نام ہوگا اور اوسکے

اصل حدیث لا سبق الا فی خف او حافر او نصل غیاث نے او جناح بڑھا دیا ۱۲ منہ

وضع حدیث در شان شافعی
وضع در ابو حنیفہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باپ کا بھی وہی نام ہوگا جو میرے باپ کا نام ہے چنانچہ تاریخ الخلفا میں ہے
واخرج ابن عدی من حدیث عثمان مرفوعا المهدی من ولد العباس عمی تفرد به محمد
بن الولید مولی بنی هاشم وکان یضع الحدیث واورد الذهبی هذا حدیث ابن مسعود مرفوعا
المهدی یواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی اخرجه ابوداود والترمذی وصححه یعنے ابن عدی نے
روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا مہدی اولاد سے چچا میرے عباس کے ہونگی راوی اسکا محمد
بن ولید ہے جو حدیث وضع کیا کرتا تھا اور یہین پر ذہبی نے اس حدیث کو بھی
وارد کیا ہے کہ مہدی میرے ہمنام ہونگے اور اونکے باپ میرے باپ کے
ہمنام ہونگے اور ابوداود اور ترمذی نے بطور صحیح اسکی روایت کی اب آپ ہی سے
انکے موضوعات کا حال سمجھ لینا چاہیے کہ حالانکہ بالیقین ثابت ہے کہ حضرت
مہدی موعود عجل اللہ ظہورہ اولاد جناب سیدہ؏ از نسل جناب امام حسین علیہ السلام
ہین مگر ان خوشامدخورون نے مہدی عباسی کو مصداق اس حدیث کا بنادیا
اور اسم ابیہ اسم ابی کا بھی اضافہ کیا جسکی وجہ سے کیا کچھ اختلاف پیدا ہوا
چنانچہ تفصیل اسکی مجلد ہشتم ذوالفقار حیدریہ مین بشرح وبسط تمام مرقوم ہے
بہرکیف جب واضعین کی یہ کثرت ہے اور انکے مقاصد کی یہ حالت ہو سلطنت
کا وہ تقاضا مذہب کے وہ اغراض تو ایسی صورت مین مدح خلفائے ثلثہ اور
توہین حضرات اہلبیت طاہرین مین موضوعات کا بننا اور مشہور ہونا کوئی
بڑی بات نہین ہے خصوصا در صورتیکہ بڑے بڑے علمائے اہلسنت
جنکو خاص خلیفہ دوم والا خطاب امیرالمومنین فی الحدیث کا لقب ملا ہو
اس مرض مہلک مین مبتلا ہوون چنانچہ ایک واقدی ہے جسکے روایت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ کرنے سے حدیث غدیر ایسی حدیث متواتر صحیح ہو جائے بلقب امیر المومنین
فی الحدیث ملقب تھا اوس نے بیس ہزار حدیثیں موضوع بنائیں میزان الاعتدال
میں ہے کہا اور آزردی نے واقدی امیر المومنین فی الحدیث ہے اور سند
ابو حنیفہ خوارزمی میں ہے کہ کہا یحییٰ بن معین نے کہ واقدی نے بیس ہزار
حدیثیں بنائیں اور رسول کیطرف انکی نسبت کی اور شافعی نے کہا کہ کتابیں
واقدی کی کذب ہیں انتہی التفصیل فی المجلد الاول من استقصاء
الافحام کیوں صاحب ایک عالم اہلسنت بلکہ امیر المومنین انکا بیس بیس ہزار
حدیثیں بنائے اور خاص رسول پر تہمت لگائے اور وہ سب شایع و مشہور ہوں تو انکے
اتباع و لواحق نے کیا کچھ نہ بنائی ہونگی و جب رسول پر اسقدر تہمتیں ہوئیں تو دیگر صحابہ
خلفاء اور خاص جناب امیر پر کیا کیا تہمتیں لگائی ہونگی یہی وجہ ہے کہ امام
ابو حنیفہ و شافعی و امام غزالی وغیرہ بھی اس فیض سے محروم نہ رہے پس
بنظر کثرت واضعین و تواتر موضوعات و تکاثر اغراض ان روایات عقد کے
موضوع ہونیکا اگر یقین نہیں ہوتا تو ظن غالب قریب بیقین تو ضرور حاصل
ہوتا ہے خصوصاً بنظر اون احادیث کے جنہیں حضرت نے پیشین گوئی کے
فرمائی کہ جو امور بنی اسرائیل میں گذرے ہیں اس امت میں بھی ضرور ہونگے
کیونکہ ان اتہامات کی نظیر جو حضرت مریم علیہا السلام پر بنی اسرائیل نے لگائے
اگر ملتے ہی تو یہی نظیر کہ عیاذاً باللہ مریم ثانی حضرت ام کلثوم بضعۂ رسول
پر ایسی تہمت لگائی اور خلاف عقل و دیانت ایسی نسبت کی چنانچہ بتقدیر
میرے اس دعوے عدم صحت ان حکایات کے اور موضوعیت ان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلیل اول

روایات عقد کی ان ادلہ سے بخوبی ہوتی ہے دلیل اول یہ ہے
کہ جتنی روایتیں دربارہ اس عقد موضوع کے حضرات اہلسنت پیش
کرتے ہیں کوئی روایت اسکی نہ صحیح بخاری میں ہے نہ صحیح مسلم میں نہ دیگر صحاح
ستہ میں چنانچہ مطالعہ انکا شاہد ہے اور صواعق محرقہ وازالۃ الغین اسپر
گواہ ہے اور صحیحین میں مذکور نہونا دلیل عدم تیقن بہ صحت روایت ہے کیونکہ

صحت روایت

قاضی محمد بن ابراہیم کتاب منہل الروی فی علم اصول حدیث النبی میں فرماتے ہیں
ولیعرف ان ما لیس علیهما بالنص علی صحته من امام معتمد فی السنن المعتمدة لا
بمجرد وجوده فيها الا اذا اشترط فيها مولفها الصحيح ككتاب ابن خزيمه وابي بكر
البرقاني ونحوهما یعنے جو حدیث صحیحین سے خارج ہو اوسکی صحت قابل قبول
نہیں جبتک کوئی امام معتمد سنن معتمدہ میں اوسکی صحت پر نص نہ کرے فقط کسی
کتاب معتمدہ میں پائی جانے سے وہ صحیح نہیں ہوسکتی ہاں اگر کتاب کے مصنف نے
شرط کرلی ہو کہ بجز روایت صحیح کے کسی حدیث کا اخراج نہ کرینگے تو البتہ حکم
صحت اوسپر جاری ہوسکتا ہے مثل کتاب ابن خزیمہ وابوبکر برقانی کے
پس روایات عقد جو خارج از صحیحین ہیں حکم صحت سے بھی خارج ہیں کیونکر قابل
قبول ہونگے اور ابن القیم کہتے ہیں دربارہ حدیث متعہ کے جو صحیح مسلم سے
منقول ہے کہ بخاری نے اپنی صحیح میں اس روایت کو نہ لکھا باوصف شدت
حاجت کے کیونکہ اصول اسلام سے ہے پس اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو
ممکن نہ تھا کہ بخاری اوسکو روایت نہ کرتا اور اوس سے احتجاج نہ کرتا اسطرح
کہا ابن تیمیہ نے دربارہ حدیث لا الا مومن کے جو صحیح مسلم میں منقول ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ بخاری نے اس سے اعراض کیا اور اپنی صحیح مین اوسکو نہ لکھا
جس سے معلوم ہوا کہ صرف بخاری کا کسی روایت کو نہ لکھنا اور نقل نہ کرنا قادح
صحت روایت ہر گو وہ صحیح مسلم مین بھی ہو چہ جائیکہ نہ صحیح بخاری مین ہو نہ صحیح مسلم
مین نہ دیگر صحاح ستہ مین جیسا کہ ان روایات عقد مین مشاہدہ ہے اور
حدیث غدیر ایسے متواتر و یقینی حدیث مین جسکے صرف طرق روایت
کے جمع مین ابن عقدہ اور طبری اور عبید اللہ حسکانی اور ابو سعید
سجستانی اور علامہ ذہبی نے مصنفات خاص اسکے بارہ مین تصنیف کی
اور ابو المعالی جوینی کا بیان ہے کہ مینے بغداد مین ایک صحاف کے
ہاتھ مین ایک کتاب دیکھی جسمین اسی حدیث غدیر کے طرق روایت کو جمع
کیا ہے اوسپر لکھا تھا کہ یہ اٹھائیسوین جلد ہے طرق من کنت مولاہ مین اور
اونتیسوین جلد اسکے بعد آتی ہے الخ اور سو صحابی سے زیادہ اس
حدیث کے راوی ہین اور علامہ ذہبی اور علامہ سیوطی ملا علی متقی
جمال الدین محدث اور ملا علی قاری محمد بن اسمعیل امیر ضیاء الدین مقدسی
محمد صدر عالم قاضی ثناء اللہ پانی پتی علم الہدی اہلسنت مولوی مبین
وغیرہ بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ یہ حدیث متواتر ہے چنانچہ جناب آیۃ اللہ
فی العالمین علی اللہ مقامہ فی اعلی علیین نے مجلدات عقبات الانوار
فی حدیث الغدیر مین نمونہ اعجاز ید للہ دکھایا ہے اہلسنت بھی عذر پیش
کرتے اور اوسکی صحت و تواتر کو بوجہ نہ درج ہونے صحیحین کے باطل کرتے ہین
چنانچہ امام فخر الدین رازی اور عضد الدین صاحب مواقف و علامہ تفتازانی

اسامی مصنفین کتاب در جمع طرق حدیث غدیر

اسامی معترفین تواتر حدیث غدیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور سید شریف جرجانی شارح مواقف اور علامہ قوشجی شارح تجرید اور
مرزا مخدوم صاحب نواقض اور اسحٰق ہروی صاحب سہام ثاقبہ اور عصام الدین
برزنجی صاحب مرافض الروافض اور ابن تیمیہ اور ابن حزم اور محسن کشمیری
اور شیخ عبد الحق دہلوی اسی بنیاد پر اس حدیث غدیر کو باطل کرتے ہین جیسا
کہ سید شریف شرح مواقف مین بجواب شیعہ کہتے ہین کہ صحت حدیث
ممنوع و غیر مسلم ہے یعنے صحیح نہین ہے کیونکہ ارباب حدیث مثل بخاری
و مسلم وغیرہ اسکو نقل نہین کرتے اور شیخ عبد الحق صاحب جنکی مصنف فخر جی پر
اہلسنت کو ناز ہے شرح مشکوٰۃ مین فرماتے ہین روایت نکردہ اند انرا
اہل حفظ و اتقان کہ در طلب حدیث طواف بلاد و سیر امصار کردہ اند مثل بخاری
و مسلم و واقدی و غیر ایشان از اکابر اہل حدیث الخ والتفصیل فی
العبقات پس ان تقریرون سے معلوم ہوا کہ بوجہ نہ روایت کرنے بخاری
و مسلم کے یہ حدیث غدیر غیر صحیح قرار پائی تو یہ روایات موضوعہ بدرجہ اولے
غیر صحیح بلکہ موضوع قرار پای جو نہ صحیحین مین ہین نہ دیگر صحاح ستہ مین بلکہ
صرف بعض کتب غیر معتمدہ اہلسنت مین البتہ داخل ہین جس سے صاحب
صواعق متعصب مولوی حیدر علی جا بجا نقل کرتے ہین کا وسنکے نام مولوی صاحب
یہ بتلاتے ہین ابو عمر صاحب استیعاب نور الدین حسینی و شریف موسوی
شیخ ابن السمان و دار قطنی و بیہقی و مانند ایشان جس سے بخوبی معلوم ہوا
کہ مولوی صاحب کے نزدیک بھی کوئی روایت صحاح ستہ مین نہین ہے ورنہ اونکے
جامعین کے نام مرقوم ہوتے پس صحیحین بلکہ صحاح ستہ مین نہ مندرج ہونا

طعن در صحت حدیث غدیر [illegible]
ایراد حیثیتین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان روایات عقد کا دلیل عدم صحت ہے حالانکہ یہ امر یعنے بذریعہ نقل کرنے بخاری و مسلم کے روایت کو غیر صحیح اور باطل کرنا کچھ اسی حدیث غدیر کے ساتھہ خاص نہین ہے بلکہ دوسری روایتون مین بھی یہی دلیل پیش کرتے ہین ابن تیمیہ در بارہ حدیث ما اقلت الغبراء الخ منہاج السنہ مین کہتے ہین کہ اس حدیث کو نہ کل جماعت نے روایت کیا نہ صحیحین مین ہے بلکہ حدیث ستفترق امتی کو یاد ہین کہا کہ صحیحین مین نہین ہے اور شاہ سلامت اللہ کشفی معرکۃ الآرا مین در بارہ حدیث کرار غیر فرار کہتے ہین و ہر گاہ ورود و اسپتے از روایات صحیحین لفظ کرار غیر فرار نیست و زیادہ غیر ثقہ مقابل ثقہ و ثقہ مقابل اوثق محل کلام ست پس تشبث بازیادت کذائی مقبول ارباب عقول نیست جس سے معلوم ہوا کہ چونکہ لفظ کرار غیر فرار صحیحین مین نہین ہے تو شاہ صاحب کے نزدیک اس سے استدلال کرنا غیر معقول ٹھرا اور مولوی حیدر علی صاحب عالم متبحر جنکے قدح بلکہ حکم موضوعیت روایات متفقہ صحیحین سابقًا مذکور ہو چکے در بارہ اوس روایت کے جو ترمذی نے کتاب الاعلام بسیرۃ النبی علیہ السلام مین بطور حتم و جزم روایت کی ہے کہ جب بی بی عائشہ کو احتضار ہوا اور مرگ شروع ہوئی تو لوگون نے کہا روضہ رسول مین آپکو دفن کرین تو عائشہ نے کہا مجکو میرے بہنون کے ساتھہ بقیع مین دفن کرو فانی قد احدثت امورا بعدہ یعنے بعد آنحضرت بہت سے امور مین نے احداث ہوے ہین منتہے الکلام مین فرماتے ہین ص ۱۲۶ لا نسلم کہ لفظ احداث از جناب ام المومنین صحیح باشد و سند منع روایت بخاری ست کہ از لفظ مذکور عاری ست و روایت صاحب اعلام در باب سیزدہم از کتاب مذکور سندے بند مروی ست پس جب ان احادیث و روایات کی صحت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بتصریح ان اکابر اہلسنت کے بوجہ نہ درج ہونے کے صحیح بخاری و مسلم میں
باطل ہوئی جس سے نہایت درجہ مستحکم ہونا اس دلیل کا کہ جو دہ چند برہ ہما مولون نے
اس سے استدلال کیا ظاہر ہوا تو روایات عقد بدرجہ اولیٰ غلط و
باطل قرار پائینگی جو نہ صحیح بخاری میں ہے نہ صحیح مسلم نہ صحاح ستہ میں نہ کسی کتاب
مشروط الصحۃ میں نہ مسانید معتمدہ میں نہ حکم صحت امام معتمد اور یہ تقریر ان لوگوں کی
صرف بمقابلہ شیعہ ہی نہیں ہے جہاں بغیر انکار قطعیات و یقینیات و متواترات
چارہ نہیں ہے بلکہ باخود برادران خانہ جنگیوں میں بھی کسی روایت کی باطل کرنے میں
یہی دلیل پیش کرتے ہیں چنانچہ مولوی بشیر صارم منگلی نے دربارہ من جاز ائل
الخ ناقل ہیں لم یخرجہ احد من اصحاب الکتب الستۃ ولا رواہ احمد فی مسندہ
ولا احد من الائمۃ المعتمد علی ما اطلعنا ولا صححہ امام یعتمد علی تصحیحہ یعنے دلائل
عدم صحت روایت مذکورہ میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث نہ صحاح ستہ میں ہے
نہ مسند احمد میں نہ کسی امام معتمد نے اسکی روایت کی ہے نہ کسی امام معتمد نے
اسکی صحت کا حکم کیا ہے پس ان روایات عقد کا نہ صحیحین میں ہونا نہ صحاح ستہ
میں نہ کسی کتاب ملتزم الصحۃ میں دلیل قطعی بطلان روایات مذکورہ ہے
جسمیں اہلسنت کوئی عذر نہیں کر سکتے فان اقرار العقلاء علی انفسہم مقبول
یعنی مقر کا اقرار اوسپر حجت ہوتا ہے اور یہ تقریر میری مثل تقریر الطایل اہلسنت
از راہ مجادلہ اور ہٹ دہرمی کی نہیں ہے بلکہ مطابق واقع و تحقیق کیونکہ درمیان
حدیث غدیر اور ان روایات عقد کے بڑا فرق ہے اسلئے کہ حدیث غدیر
ان روایات سے ہے جسکا خلافت جناب امیر پر نص ہونا آفتاب کی طرح نمایاں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ امام غزالی اور حکیم سنائی اور شیخ فرید الدین عطار اور محمد بن طلحہ شافعی
اور سبط ابن جوزی اور محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی اور سعید الدین فرغانی
اور ابن روزبہان اور شہاب الدین دولت آبادی ملک العلما اور علامہ محمود بن جیلانی
امیر یمانی اور مولوی محمد اسمٰعیل برادر زادہ شاہ عبد العزیز وغیرہ کی تصریحات سے
ظاہر و باہر ہے کہ فضل و عقبات بس ایسی روایت کا نقل نہ کرنا خصوصاً اہلسنت سے خصوصاً
بخاری و مسلم سے جای تعجب نہیں ہے کہ اپنا ایسے معتبر ترین روایت کو جس سے سارا مذہب
اہلسنت باطل ہوتا ہے حذف کردیا کیونکہ خود اکابر اہلسنت نے تصریح کی ہے
کہ عادت بخاری سے ہے کہ روایات فضایل جناب امیر مومنین دیدہ و دانستہ
اغماض کرتا ہے اور قطع و برید کر ڈالتا ہے اور بوجہ قدح و جرح قطان
دربارہ امام جعفر صادق روایت کرنا حضرت سے اور دیگر ائمہ ہدیٰ سے
از قبیل مشہورات ہے بخلاف اسکے ان روایات وقوع عقد کو نہ ذکر کرنا
دلیل قوی اسکی ہے کہ یہ روایات اوسکے نزدیک بھی موضوعات و مفتریات
سے ہیں جبھی تو نہ ذکر کیا کیونکہ بزعم اہلسنت جو فضیلت و منقبت خلیفہ دوم
اس امر سے ثابت ہوتی ہے دوسرے کسی امر سے یہ فضیلت نہیں نکلتے
اور اوسکو مشہور بھی کہتے ہیں پس ایسے منقبت عظمیٰ کو نہ ذکر کرنا خصوصاً
بخاری کا جنکی محبت و ولا خلیفہ دوم کے ساتھ محتاج تصریح نہیں دلیل قوی ہے
بطلان و عدم صحت روایات مذکورہ پر اور باوصفیکہ بتصریح مولوی حیدر علی
صحیحین میں دو سو دس سے زیادہ حدیث ضعیف اور موضوعات ہیں لیکن
بھی ان روایات کا تذکرہ صحیحین میں مندرج ہونا نہ دیگر صحاح میں باوجودیکہ بلند آوازہ دنیا ہے

نقل از صفحہ ۲۴۴ و لغایت ۲۸۰ جلد رابع از مجلدات حدیث غدیر عبقات الانوار مطبوعہ لکھنؤ
کما فی المجلد الاول من استقصاء الافحام نقلاً عن دراسات اللبیب صفحہ ۹۸ و ۹۹
تفصیل اسکی دوالفقار حیدری جلد اول میں گذر چکی
قطع و برید بخاری بر فضائل امیر علیہ السلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ یہ سب ایسی موضوعات اور مفتریات سے ہین کہ بخاری و مسلم وغیرہ نے
دوسرے موضوعات کے برابر بھی اسکا وزن نہ سمجھا جو اپنے صحاح مین داخل
کرتے حالانکہ اگر یہ روایات ان صحاح مین (جو حقیقۃً سقام ہین) مذکور بھی
ہوتی تو شیعو پر حجت نہین ہوسکتی تھی بلکہ خود اہلسنت بھی اوس سے استدلال
نہین کرسکتے تھے کیونکہ اکابر اہلسنت نے بھی صحیحین کی تضعیف کی ہے چنانچہ
کلام مولوی حیدر علی سابقًا مذکور ہوا و المقصد الاقصی ... منتہی الافحام و
عبقات الانوار مین ایسی مہمل روایات ہو لیسے امر عظیم پر استدلال کرنے ... کا جواب
داد دینا ہے دلیل دوم یہ کہ مسند امام احمد بن حنبل کو باوجود حضرات اہلسنت فرماتے ہین ساٹھ
لاکھ حدیث سے انتخاب کرکے اسکو لکھا ہے اور اوسکو امام بنایا ہے
جو روایت اسمین نہ پائی جاوے اوسکی اصلیت نہین ہے اور قابل
حجت نہین ہے جیسا کہ طبقات شافعیہ امام سبکی و مفتاح کنز الدرایۃ مین
مرقوم ہے اور کلام صاحب منتہی سابقًا مذکور ہوا ایسی ... بھی اس روایت
ہونے سے جیسا کہ منقولات ابن حجر مکی و حیدر علی وغیرہ سے ظاہر ہے
اس قصہ کا بے اصل ہونا ثابت ہوا دلیل سوم یہ کہ اگرچہ صحیحین بلکہ
صحاح ستہ و مسند امام احمد مین نہ مذکور ہونا ان روایات عقد کا خود غیر صحیح
اور بے اعتماد ہونے کے لیے ان روایات کی دلیل کافی ہے مگر
بنظر مزید توضیح دوسرے بعض حالات انکے اجمالًا حوالہ قلم ہوتے ہین
کیونکہ یہ سب روایتین دو حال سے خالی نہین ہین یا بلاسند ہین یا باسند
جو بلاسند ہین انکی دو حالت ہے یا درج کتب حدیث ہین یا درج

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تواریخ **قسم اول** احادیث بلا سند یعنی مندرجہ کتب احادیث پس وہ انکے
عموماً غیر صحیح ہونے کے لیے یہی دو جملے شاہ عبدالعزیز صاحب کے کافی ہیں کہ
ایک مقام پر فرماتے ہیں اعتبار حدیث نزد اہلسنت بیافتن حدیث در کتب
مسندہ محدثین ست مع الحکم بالصحۃ وحدیث بے سند نزد ایشان شتر
بے مہار ست کہ اصلا گوش بآن نمیدہند اور بذیل حدیث تشبیہ فرماتے ہیں
وقاعدہ مقررہ اہلسنت ست کہ حدیثی را کہ بعضے ائمہ فن حدیث در کتابے
روایت کنند وصحت ما فی الکتاب التزام نہ کردہ باشند مثل بخارے ومسلم
وبقیہ اصحاب صحاح وبصحت آن حدیث بالخصوص صاحب آن کتاب
یا غیر او از محدثین ثقات تصریح نہ کردہ باشند قابل احتجاج نیست زیرا کہ جماعۃ
از محدثین اہلسنت کہ در طبقہ متاخر پیدا شدند مثل دیلمی وخطیب وابن عساکر
چون دیدند کہ احادیث صحاح را متقدمین مضبوط کردہ رفتہ اند وجاے
سعی نماندہ مایل شدند بجمع احادیث ضعیفہ وموضوعہ ومقلوبۃ الاسانید والمتون
تا بطریق بیاض یکجا فراہم آوردہ نظر ثانے نمایند وموضوعات را از حسان
لغیرہا ممتاز سازند بسبب قلت فرصت وکوتاہی عمر خود آنہا را این مہم انجام نشد
پس جو روایتیں دربارہ اس عقد کے بلا سند ہیں یا اونپر حکم صحت نہیں جاری
ہوا ہے وہ سب ہوا ہو گئیں کہ اہلسنت نہ اونپر کان دے سکتے ہیں نہ ان
شتران بے مہار کے مہار لے سکتے ہیں اور شیعے تو یوہیں اونکے روایات
کو گو شتر سمجھتے ہیں باقی رہے روایات **قسم دوم** بلا سند کے
جو درج کتب تواریخ ہیں پس اونکے بارے میں مولوی حیدر علی صاحب

قسم دوم روایات بلا سند

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ص۸۸۹

[illegible]

[illegible]

ازالۃ الغین مین فرماتے ہین حال عدم اعتبار تواریخ از کتب فریقین بمثل تالیفات وتفسیر صافی ملا محسن و منہاج شیخ ابو العباس آنقدر عیان است کہ محتاج بیان نیست پس بطلان ان روایات عقد کا جو درج کتب تواریخ ہین بخوبی ظاہر ہوا الحمد یہانتک تو اجمالی گفتگو اصل روایات بلا سند کے متعلق تھی اب ایک نظر اجمالی متعلق بہ متن احادیث اور دیکھہ لینا چاہئے

دلیل چہارم یہہ ہے کہ کل روایتین اس عقد کی باسند ہون یا بلاسند کتب احادیث مین ہون یا کتب تواریخ مین وہ سب اسقدر مختلف اور روات اونکے ایسے مضطرب ہین کسیطرح توافق اونمین ممکن نہین چنانچہ جناب شیخ مفید اعلے اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان اسیطرف اشارہ فرماتے ہین کہ بعد عبارت منقولہ سابق درباب زبیر بن بکار لکھتے ہین اور حدیث بجہے فی نفسہ مختلف ہے کبھی یہ روایت کرتا ہے جناب امیرؑ خود متولی عقد ہوے اور نکاح کر دیا کبھی یہہ روایت کرتا ہے کہ عباسؓ عم رسولؐ نے عقد کر دیا کبھی یہہ روایت کرتا ہے یہہ عقد بعد وعید و تخویف و تہدید بنی ہاشم واقع ہوا کبھی یہہ روایت کرتا ہے کہ رضا و خوشنودی سے عقد ہوا علاوہ برین بعض رواۃ کا یہ بیان ہے کہ عمر سے لڑکا ہوا اور اوسکا نام زید رکھا بعض کا یہ بیان ہے کہ قبل از ہم بستری عمر قتل ہوا بعض کا یہی بیان ہے کہ زید بن عمر کی بہی اولاد ہوئی اور بعضون کا قول ہے کہ زید قتل کیے گئے اور اونکی کوئی عقب باقی نہین اور بعضون کا قول ہے کہ زید مر گئے اور بعضون کا قول ہے کہ قتل ہوے بعض کا یہہ بیان ہے کہ ماں بیٹے دونون ساتھ قتل ہوے بعض کا یہہ بیان ہے کہ بعد زید ام کلثوم زندہ رہین بعض رواۃ کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بیان ہے کہ عمر نے چالیس ہزار درہم مہر مقرر کیا بعض کا بیان کہ ہزار درہم معین ہوا یا
بعض کا بیان کہ پانچ سو درہم معین ہوا پس اس کثرت اختلاف رواۃ سے معلوم ہوا
کہ یہ روایت باطل ہے اور کسیطرح درست نہیں ہے کلامہ الشریف
فلقوبرہ اللطیف اب ان اختلافوں کے ساتھہ چند اختلاف و اضطراب اور
گذارش کرتا ہوں کہ بعض رواۃ نے بیان کیا کہ خود عمر نے استدعا کے
حضرت نے نسبت فرزند جعفر کا عذر کیا اور پسر عمر نے کہا بخدا جو کچھ مجھے
اس میں قرابت سے امید ہے کسیکو ایسی امید نہو گی پس او را العقد بیاید ورد
علی بجواب و اگر بدرستیکہ من او را در نکاح تو دادم بعد اس کے خلیفہ صاحب — صفحہ ۹۴۱
بمقام روضہ تشریف لا کر حضار سے طالب مبارکباد ہوئے الخ ازالۃ الخفین
بعض نے بیان کیا کہ عمر پیام عقد ام کلثوم نزد امیر المومنین علی فرستاد بجواب
فرمودند کہ ہنوز ام کلثوم صغیرست فاروق بجوابش گفت کہ مقصود من — صفحہ ۹۴۰ ازالۃ الخفین
خانہ داری نیست (اس روایت میں وقوع عقد کا مطلقا ذکر نہیں ہے
بعض کا بیان ہے کہ عمر نے مکرر آمد و رفت اس بارہ میں کی تب حضرت نے
عذر صغر سنی کیا اور پسر عمر نے حدیث رسول بیان کی حضرت نے زینت کرکے
عمر کے پاس بھیجا عمر نے کہلا بھیجا میں بہت خوش ہوں اور راضی ہوں
پس حضرت امیر او را عقد بست بخانہ عمر فرستاد و بعض کا بیان ہے کہ — صفحہ ۹۴۲ ازالۃ الخفین
حضرت نے فرمایا کہ اس بارے میں میرے ساتھہ دو امیر ہیں یعنی دولت سرا میں
تشریف لا کر حسنین سے فرمایا کہ بیٹے مکروہ سمجھا کہ بغیر تمہارے اس کا نکاح کردوں — صفحہ ۳ ذخائر العقبی
بعض کا یہ بیان ہے کہ حضرت نے فرمایا بعد از مشورہ جواب دینگے حسنین سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشورہ کیا ہمہ کس گفتند کہ در تزویج دریغ مکن اوسکے بعد حضرت عمر نے [illegible]
گلے سے لگایا بوسہ لیا پہر لوگوں سے کہا کہ مینے علی سے درخواست کی
اونہونے تزویج کردیا حضار سے کہا ایسے صغیرہ سے عقد کرنے کا کیا نتیجہ
عمر نے حدیث رسول بیان کی بعض کا یہ بیان ہے کہ حضرت نے حسنین ع سے — ص ۹۴۲ ازالۃ الخفین
فرمایا عمر سے نکاح کردو اوسپر امام حسین ع نے فرمایا وہ عورت ہیں مثل با
سایر زنان اپنے امور مین مختار ہین اسپر جناب امیر ع غضبناک ہوکر چلے امام حسن ع نے — ص ۱۵۹ صواعق محرقہ
دامن پکڑلیا اور عرض کیا کہ جو فرمائے بجالائین تب عقد واقع ہوا بعض کا
یہ بیان ہے کہ حسنین ع سے حضرت نے مشورہ لیا امام حسین ع ساکت رہے
امام حسن ع نے تعریف عمر بیان کی اوسپر حضرت نے عمر کے پاس بہیجدیا اور کہلا بہیجا
کہ مطلب تمہارا بر آئے عمر نے گلے سے لگایا اور حضار کو خبردار کیا کہ اسلیے
ہم عقد کیا چاہتے ہین بعض کا بیان ہے کہ حضرت نے عباس اور عقیل — ص ۱۵۹ صواعق محرقہ
سے مشورہ کیا عقیل منع نمود اوسپر حضرت نے عباس سے کہا کہ یہ کلام عقیل
خیرخواہی نہین ہے بعد اوسکے عقیل سے کہا مقصود عمر فقط عمل برحدیث — ص ۹۴۴ ازالۃ الخفین
رسول ہے کہ ہر سبب و نسب منقطع ہوگا بعض کا بیان ہے حضرت نے
عباس اور عقیل اور امام حسن ع سے مشورہ لیا حضرت عقیل غضبناک ہوے
اور کہا جسقدر زمانہ کو امتداد ہوتا ہے اور ایام و شہور گذرتے ہین
معاذ اللہ تمہاری بے عقلی بڑہتی جاتی ہے واللہ اگر تمنے ایسا کیا تو بہر آئینہ ہوگا اور ہوگا یعنی فساد عظیم
قایم ہوگا الخ بعض کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے جناب امیر ع کو سمجھا بوجھا کر خود عقد کردیا بعض کا — ص ۲۱ ۸۵ ذخائر العقبی
بیان ہے عمر نے ساق کہولا بعض کہتے ہین بوسہ لیا بعض کہتے ہین گلے سے لگایا — ص ۱۴ اسماء الرجال مشکوة

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اختلاف مین جسکو اصل کتاب مین تفصیل و بسط تمام لکھا ہے اور تھوڑا سا
بھی کچھ مذکور ہوا ہے کیف اختلاف روایات و اضطراب رواۃ اسقدر ہے
اور اضطراب بھی ایسا کہ کسیطرح جمع و توفیق ممکن نہین بسبب خود اسی اختلاف

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اضطراب سے بھی یہہ روایات باطل و غلط ٹھہرتی ہیں چنانچہ صاحب البحر
فرماتے ہیں اضطراب مانع عمل ہے بالبداہۃ التقلید ... الطریق ...
لیکن ... اسطرح حصول علم و یقین ... التطبیق
ناممکن ہے دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ... ثبت ...
و تناقض و اضطراب ... الطرفین عمل نتوان کرد اور دوسرے مقام پر
فرماتے ہیں تعدد رواۃ ہیون بایں رنگ باشد کہ ہر یکے در قصہ واحد ...
روایت کند کہ مخالف دیگر باشد ... مقبول نیست ... چنانچہ ...
حیدر علی نے کہا اذا تعارضا تساقطا یعنی جب دو روایتیں باہم خلاف ہوں
تو دونوں ساقط کر دی جاتی ہیں ... ان ... میں تضاد ... اختلاف
بیان دلیل کذب و افترا ہے ... بالاعتبار محض ...
قرار پائیں کیونکہ ان روایات میں جسقدر اضطراب و تخالف ہے شاید
دوسرے روایات میں ہو پس اس رو سے بھی یہ روایات غلط و بناوٹی
قرار پائے فقولوا جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا افسوس
کہ اصل کتاب ذوالفقار حیدری میں ہر ہر روایت کے سبب ضعف کو کس کس
خیال سے یہہ حدیثیں مختلف بنائی گئیں بخوبی لکھا ہے بوجہ اختصار یہاں
بیان اختلافات پر اکتفا ہوا دلیل پنجم روایات سندی کی عدم صحت
اور موضوعیت سے متعلق ہے ہم افسوس کہ یہہ بحث اصل کتاب ذوالفقار حیدری
جلد پنجم میں اس توضیح و تفصیل سے لکھی گئی ہے کہ خلاصہ کرنا و سکا اگر
محال نہیں تو دشوار ضرور ہے کیونکہ ہر ہر روایت کے راوی کی تضعیف و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وتکذیب بلکہ اسکے ناقلین کے مقدوحیت درجن جن کتابون مین یہ روایتین
درج ہوئی ہین اونکی لغویت اور بطلان بہ اقرار علمای خود اہلسنّت نہایت بسط سے
دکھائے گئے ہین حتے کہ ایک روایت بھی ان عیوب سے جنکو اہلسنّت ابطال
روایت مین پیش کرتے ہین خالی نہین ناظرین بآسانی ہمین ان بعض روایتون سے
جنکا حال بالاختصار یہان مذکور ہوتا ہے سمجھ سکتے ہین ع قیاس کن
زگلستان من بہار مرا ۔ **روایت اول** ازالۃ الغین مین ہے — صفحہ ۹۲۶ ازالۃ الغین
اصابہ ابن حجر عسقلانی مین کہا ابن ابی عمر مقدسی نے حدیث کیا
سفیان نے عمرو سے اوسنے محمد بن علی سے کہ عمر نے خطبہ کیا ام کلثوم
بنت علی کا جناب امیر سے صغر سنی بیان کیا لوگون نے عمر سے کہا
کہ حضرت نے تمکو رد کیا دوبارہ عمر نے اصرار کیا حضرت نے کہا مین تمہارے
پاس بھیجتا ہون اگر تم راضی ہو تو وہ زوجہ تمہاری ہے جب ام کلثوم
عمر کے پاس آئین تو عمر نے ساق کو کھولا ام کلثوم نے کہا اگر تو امیر المومنین
نہوتا تو تیری آنکھ پھوڑ دیتی انتہے یہ اصل روایت ہے راوی اسکے
سفیان ہین جنکی تدلیس پر تلبیس مشہور ہے کیونکہ سفیان دو ہین سفیان — سفیان
بن عیینہ صاحب تفسیر اور سفیان ثوری یہہ دونو بزرگ تدلیس کرتے تہے
جیسا کہ شرح الشرح نخبۃ الفکر ملا علی قاری مین ہے کہ اعمش اور ثوری سے — عنعنہ ابن اسحق
(یعنی سفیان ثوری) اور ابن عیینہ (یعنی سفیان بن عیینہ) اور ابن اسحق
وغیرہ تدلیس کرتے تہے یعنی روایت ہی اور کیکی نسبت کرتے ہین — تعریف تدلیس
دوسرے کیطرف علامہ ابن جوزی تدلیس کو تلبیس ابلیس سے کہتے ہین اور خیانت — حیلۂ ابلیس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرع مطہر جانتے ہین اور کتاب الموضوعات ابن جوزی مین ہے کہ تدلیس
اعظم خیانات شریعت سے ہے علامہ سیوطی تدریب مین شعبہ سے
ناقل ہین کہ زنا کرنا بہتر ہے تدلیس روایت سے تدلیس برادر کذب ہے
اور اعمان النظر توضیح نخبۃ الفکر مین ہے کہ جس شخص نے ایک مرتبہ
تدلیس کے وہ مجروح ہوا اور روایت اوسکی ہمیشہ کو مردود ہوے
صفحہ ۲۹ تحفہ — خود شاہ صاحب نے بھی تدلیس کو کذب سے تعبیر کیا ہے چنانچہ تحفہ مین
نیز اطلاق کنند بجز کاذب الاسناد کہ راوی سماع آن خبر از شخصے وارد
و نسبت میکند او را بہ پدر او یا جد او انتہی پس جب تون سفیان کا
تدلیس ہوے کہ روایت ہو اور کی نسبت کرین دوسرے طرف حالانکہ وہان
نہ شرکت نام ہوتی ہے نہ باعث اشتباہ تو ان بزرگون کے آگے
سہوا خواہی خلیفہ دوم ایک ام کلثوم کا حال دوسرے ام کلثوم کیطرف
منسوب کر دینا کون بڑی بات ہے بہرکیف یہ روایت سفیان کی کاذب
و باطل و مردود قرار پائی خواہ سفیان ثوری ہون خواہ سفیان بن
عیینہ حالانکہ سفیان بن عیینہ بشہادت یحیی بن سعید آخر عمر مین مختلط ہو گیا تھا
صفحہ ۱۶۶ میزان الاعتدال — کہ اس زمانہ کی روایتین لاشی ہو گئین جیسا کہ حاشیہ کاشف اور میزان الاعتدال
مین ہے اور قبل اسکے بھی زیادہ نسبت احادیث مین غلطی کرتا تھا اور
سفیان ثوری علاوہ برآن کہ تدلیس پر تلبیس انکے ابلیس سے بھی زیادہ
مشہور ہے جیسا کہ میزان الاعتدال تہذیب التہذیب تقریب التہذیب
کتاب التبیین لاسماء المدلسین وغیرہ مین مذکور ہے مخالفین و معاندین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلبیت طاہرین سے جبکہ پوشیدہ ان حضرات طیبات پر تہمت [illegible] اوسکو
تہمت لگانا اہلبیت طاہرین پر کون مشکل ہے تا اینکہ جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے نسبت تصوف [illegible] سے نکالا ہو [illegible]
[illegible] کہ تجھے مجھے ضرر پہنچیگا اور مجھے تجھ ضرر پہنچیگا
جیسا کہ [illegible] الاقدار امام شعرانی رحمۃ [illegible] اصحاب مطالب
مطالب السئول محمد بن طلحہ شافعی تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی [illegible]
ابن صباغ مالکی عقد النبوی و سر مصطفوی سے شیخ بن عبد اللہ [illegible]
[illegible] تحصیل لواقح شعرانی ہے [illegible] کہ سفیان ثوری [illegible]
[illegible] جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت [illegible] جبہ [illegible]
[illegible] پہنے ہیں سفیان نے اعتراض کیا کہ آپ اہلبیت نبوت سے ہیں اور ایسا
لباس [illegible] پہنتے ہیں حضرت نے اوس کو باطن کو دکھا دیا کہ دیکھ یہ لباس ظاہری
[illegible] الخلق اپنا ہے اور اپنے نفس کشی کے لیے جو نیچے اسکے
ملصق بہ بدن ہے کیسا گندہ اور خشن ہے قربان اعجاز نمائی امام برحق
کہ بعد اوسکے سفیان کے ظاہر و باطن کا حال دکھا دیا کہ فریب دہی عوام
کے لیے تو ظاہری لباس ایسا گندہ اور پشمی جبہ پہنے ہے اور نیچے اوسکے
جو بدن سے ملصق ہے وہ کپڑا ایسا نرم اور ملائم ہے کہ پوست اندرون
بیضہ کے ملائمت اوس سے کم ہے یہی حال ہے اہلسنت کے اولیاء اللہ
مشائخ تصوف کا بعد اوسکے حضرت نے فرمایا اے سفیان تو زیادہ
ہمارے پاس نہ آیا کر کہ تجھ سے مجھکو ضرر پہنچیگا اور مجھ سے تجھکو ضرر ہوگا اور

[illegible] الاقدار
[illegible] الاولیاء [illegible]
[illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جلد ثالث ازالۃ الخفا میں ہے کہ جب ثوری سے نقل کیا جاتا ہے کہ [illegible] حدیث
سفیان کہتے تھے میں مہمان ہوا ابو حنیفہ کا [illegible] حضرت
[illegible] کہ [illegible] تو حضرت نے فرمایا [illegible] بیان کرتا ہوں
[illegible] حدیث [illegible]
سفیان ثوری سے فرمایا تو وہ [illegible]
اور تو وہ ان کے پاس آمد و رفت [illegible]

صفحہ ۱۲۱۵ در جلد ثالث ازالۃ الخفا صفحہ ۵۰ استقصاء الافحام جز

[illegible] مہمان [illegible]
[illegible] روایت [illegible] حضرت
بار بار [illegible] دو دفعہ اسے [illegible]
سیاہ [illegible] بیان [illegible]
[illegible] علیہ السلام

صفحہ ۵ [illegible]

[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible] ثوری [illegible]
[illegible]
قلب و جگر کو رنج ہوتا ہے آخر سبط ابن جوزی کو تو با وصف تعصب
اسلام کا جوش آ ہی گیا اور اس روایت کو اپنے نانا کی کتاب سے نقل کر کے
باطل کر دیا جیسا کہ مذکور ہوا مگر کیف اس روایت کے موضوع اور باطل
ہونے میں کوئی عذر نہیں رہا دوسری روایت منقول از ازالۃ الخفا
از اصابہ روایت کیا ابن وہب نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے اور

صفحہ ۹۳۷ ازالۃ الخفا

صفحہ ۳۴۳ اصابہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زید سے اور نے اسلم سے کہ عمر نے نکاح کیا ام کلثوم سے اور چالیس ہزار
درہم مہر دیا اولاً اس روایت سے کسیطرح حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر
علیہ السلام کی تخصیص و تعیین نہیں سمجھے جاتے کیونکہ یہ صرف نام ام کلثوم
کے متعلق ہے اور سابقاً مذکور ہوا کہ خلیفہ دوم کی دو جورو دونکا نام ام کلثوم
تھا پس اونہیں دونوں میں کسیکا یہ مہر ہوگا کما لیس ایسی روایت سے تعیین نکاح
حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ پر استدلال کرنا داخبط دنیا ہے ثانیاً
عبدالرحمن بن زید بتصریح میزان الاعتدال وکاشف وحاشیہ کاشف (صفحہ ۲۴۶ میزان الاعتدال جلد اول)
باستشہادت یحییٰ بن معین وعثمان دارمی و ابن منکدر رواصبغ و قتیبہ و ہشام
و بخاری و ابو حاتم و ابن مہدی و نسائی ضعیف ہے اور یحییٰ نے کہا لیس بشئ
اور ابن مدینی نے کہا کہ اولاد زید بن اسلم میں کوئی ثقہ و معتمد نہیں ہے پس
یہ شخص کسطرح عموماً و خصوصاً ضعیف و لیس بشئ وغیر ثقہ قرار پایا ہے کہ مولوی
عبدالحی ذہبی اپنی سعی مشکور میں اقرار کیا کہ تقی سبکے نے اقرار کیا ہے (صفحہ ۳۸۶ سعی مشکور)
کہ غفاری اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں انتہی باقی رہا زید بن
اسلم خادم خاص خلیفہ دوم جیسا کہ ازالۃ الخفین میں ہے زید بن اسلم و او از [illegible] (صفحہ ۹۴۴ ازالۃ الخفین)
کہ آزاد کردہ عمر بن خطاب بود انتہی پس خود خادم خلیفہ دوم بے اعتبار
کے لیئے کافی ہے کہ اپنے آقا سے نامدار کے لیے کیا کچھ بنایا ہوگا اور
حق نمک کیا کچھ ادا کیا ہوگا لیکن علاوہ اس وجہ کے میزان الاعتدال میں ہے (صفحہ ۱۵۲ میزان الاعتدال جلد اول)
کہ اہل مدینہ کو اسکے بارے میں کلام ہے اور عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ
قرآن کی تفسیر بالرائے کرتا ہے جسکے بارے میں یہ روایت ہے جو شخص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تفسیر قرآن کرے اپنی رائے سے وہ کافر ہوا کما فی مدارج النبوۃ اور
تذہیب التہذیب مین سے ہے کہا مالک نے زید بن اسلم من تلقاء نفس حدیث
بیان کیا کرتا تھا اور مولوی حیدر علی نے بھی منتہی الکلام مین زید بن اسلم کے صفحہ ۸۲ منتہی الکلام
روایت کو باوصف موافقت روایات صحیحین غیر معتمد قرار دیا چنانچہ کہا روایت
زید بن اسلم البتہ لائق احتجاج و اعتقاد نخواہد بود پس نہین معلوم اہلسنت
ایسے شخص کی روایت اس امر مین کیونکر پیش کرسکتے ہین جو خلیفہ دوم کا
غلام اور غلام زادہ تھا کہ بوجہ تفسیر بالرای کافر ہوا اور اپنی خواہش
نفسانی سے حدیثین گڑھا کرتا تھا ایسی روایت بھی باطل ہوی اور موضوعیت
اوسکی بخوبی ثابت ہوی تیسری روایت بنقل ازالۃ الغین اصحابہ سے صفحہ ۹۲۷ ازالۃ الغین
کہا زبیر نے کہ بطن ام کلثوم سے زید و رقیہ پیدا ہوے ام کلثوم و زید نے
ساتھ وفات کی انتہی اولاً اس روایت مین بھی کوی تصریح اسکی
نہین ہے کہ یہ ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام ہین کسی لفظ سے
اس روایت کے یہ امر ثابت نہین ہوسکتا اور سابقاً مذکور ہوا کہ ام کلثوم بنت
جرول خزاعی زوجہ خلیفہ دوم کے بطن سے بالاتفاق زید بن عمر پیدا ہوا تھا
پس معلوم ہوا کہ یہی وہی ام کلثوم و زید ہے کہ بوجہ اشتراک نام حضرت
ام کلثوم علیہا السلام کیطرف نسبت ہوی جو باتفاق فریقین شریک
معرکہ کربلا تھین ثانیاً راوی اس روایت کا زبیر بن بکار ہے جسکا حال
سابقاً کلام جناب شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ سے مذکور ہوا کہ دشمن جناب امیر تھا
علاوہ برین احمد بن علی سلیمانی نے اسکو منکر الحدیث کہا اور وضعین حدیث بتایا

زبیر بن بکار ... [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صفحہ ۱۴۵ قلمی جلد اول

مین شمار کیا جیسا کہ میزان الاعتدال علامہ ذہبی مین ہے کہ یہہ روایت بھی باطل ہوئی اور موضوعات زبیر بن بکار مین شامل اگر ایسے موضوعات پر بنا ے کار ہو تو اہل اسلام کا کہین ٹھکانا نہ رہیگا۔ اور یہہ صفت اس واضع ناصبی کی کچھ ایسے ہی مقامون پر موقوف نہین ہے جس سے کسر شان اہلبیت طاہرین ہو اور اعلاے مراتب فاروقی بلکہ خلیفہ اول کی زوجہ بی بی عایشہ کی مان ام رومان کی بزرگی جتانے کے لیے یہہ روایت بنائی کہ جب ام رومان نے انتقال کیا تو سرور عالم جناب رسالت مآب صلعم اوسکی قبر مین اوترے اور دعاے مغفرت فرمائی اور کہا کہ جسکو حور العین کے دیکھنے کا شوق ہو وہ ام رومان کو دیکھ لے چنانچہ یہہ روایت موضوع اسدرجہ مشہور و معروف ہے کہ اعاظم دین ائمہ اہلسنت نے مثل ابن السکن اور خطیب بغدادی و ابو عمر صاحب استیعاب قاضی عیاض و ابراہیم ابن یوسف صاحب مطالع الانوار و ابو القاسم سہیلی و ابو الفتح اندلسی و حافظ مزی و امام ذہبی و ابو سعید صلاح الدین وغیرہ نے صحیح بخاری کے اوس حدیث افک پر اعتراض کرنا شروع کیا جسکا راوی مسروق ہے ام رومان سے بربنیاد اسکے کہ ام رومان تو عہد رسول مین وفات کیکئی تھی اور مسروق بعد وفات سرور کائنات آیا پھر ملاقات کیونکر ہوی جو روایت کرے چونکہ صحیح بخاری پر الزام سخت آتا تھا کہ ایسی روایت منقطع درج صحیح ہوی لہذا علامہ ابن حجر عسقلانی کو جوش آیا اور سارے محققین کو فاسق کیا اور ثابت کردیا کہ یہہ حدیث محض غلط اور وضعیات زبیر بن بکار اور واقدی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صفحہ ۲۵
کتاب المناقب المغازی
حدیث الافک

واقدی سے ہے چنانچہ فتح الباری مین بعد نقل قوال معترضین قرار دیا ہے کہ بنیاد انکی اعتراضات کی واقدی اور زبیر بن بکار کے اس روایت پر ہے کہ ام رومان نے سنہ ہجری مین وفات کیا حالانکہ بخاری نے تاریخ اوسط وصغیر مین اس قول کے غلطی کیطرف اشارہ کیا ہے اور ابراہیم حربی نے بیقین بیان کیا ہے کہ مسروق نے پندرہ برس کی سن مین بعہد خلافت عمر ام رومان سے سماعت کی کیونکہ ولادت مسروق سال ہجرت مین ہے اسی وجہ سے ابو نعیم اصبہانی نے کہا کہ ام رومان بعد وفات آنحضرت زندہ رہی اور خطیب وغیرہ کا اعتراض بر بنیاد دو قول واقدی و زبیر بن بکار ہے جو صحیح نہین کیونکہ بروایت احمد مین عائشہ سے منقول ہے کہ جب آیہ تخییر نازل ہوا تو حضرت نے مجھسے ابتدا کی اور فرمایا کہ ایک بات مین تجھسے کہتا ہون مگر اسمین جلدی نہ کرنا جبتک اپنے باپ ابوبکر اور مان ام رومان سے مشورہ نہ لیلو اور صحیحین مین بھی یہہ روایت ہے مگر ام رومان کا نام نہین ہے اور آیہ تخییر سنہ مین نازل ہوا پس اس سے معلوم ہوا کہ جسوقت واقدی اور زبیر بن بکار نے وفات بیان کی اوسوقت ام رومان نہین مرے تھے غرض اس عبارت طولانی سے معلوم ہو کہ ابن حجر عسقلانی نے کسطرح واقدی اور زبیر بن بکار والی روایت کو جسمین کمال فضیلت مادر بی بی عائشہ باطل کیا اور ان دونون کی لغویت اور بے اعتمادی اور غلط بیانی ثابت کی پس ایسے شخص کے یہہ روایت باوصف عداوت اہلبیت کیونکر نہ موضوع قرار پاینگے حالانکہ جن دلائل سے عسقلانی نے روایت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وفات ام رومان کو باطل کیا اونہین دلایل سے یہہ بھی باطل ہے مگر ناظرین
یہین سے سمجھ سکتے ہین کہ غلط قصے کسطرح مشہور ہوجاتے ہین کہ اتنے
اتنے اکابر علمانے ایسے موضوعات کی بنیاد پر صحیح بخاری کو مقدوح کیا
پس جہان فضیلت عمر اور توہین اہلبیت دونون غرضین شامل ہون وہان
ایسی وضعی روایت کا مشہور ہونا کون بڑی بات ہے ہای افسوس
صحیح بخاری کے برابر بھی اہلبیت نبوی صلعم کی قدر نہین جو کسیکو جوش آوے
اور ان وضاعین کذابین کی پردہ دری کرے **چوتھی روایت**
بنقل ازالۃ الخفین از اصابہ ابوبشر دولابی نے بطریق ابن اسحق روایت کی ص ۹۲۷
کہ جب بیوہ ہوئین ام کلثوم بنت علی عمر سے الخ تا آخر روایت یہ ابن اسحق چوتھی روایت
وہ بزرگ ہین کہ اہلسنت کے یہان علم سیر و مغازی انہین پر موقوف ہے سعید
بن حجاج انکو امیر المومنین فی الحدیث کہتے ہین مگر دیگر ائمہ دین اہلسنت ان کو
کذاب و دجال بناتے ہین چنانچہ میزان الاعتدال مین ہے کہا ابوداود نے ص ۲۸۸
کہ ابن اسحق قدری معتزلی ہے اور سلیمان تیمی نے کہا کذاب ہے یعنے بہت
بڑا جھوٹا ہے ہشام بن عروہ نے کہا کذاب تھا یحیے بن سعید اور مالک
ابن اسحق کے بارے مین جرح کرتے تھے ابن ادریس سے روایت ہے کہ ابن اسحق دجال ہے
مین امام مالک کے پاس بیٹھا تھا کہ کسینے کہا ابن اسحق کہتا ہے علوم مالک ہمارے
پاس لاؤ کہ ہم اوسکے بیطار ہین مالک نے کہا وہ دجال ہے منجملہ دجالون کے
تھے کہا ابن عیینہ نے کہ مینے ابن اسحق کو مسجد خیف مین دیکھا پس مجھکو شرم
آئی کہ کوئی مجھکو اوسکے پاس نہ دیکھے کہا یحیے نے تعجب ہے کہ ابن اسحق

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل کتاب سے روایت کرتا ہے اور شرجیل کے روایت نہین مانتا کہا یحیے
قطان نے مین گواہی دیتا ہون کہ ابن اسحاق کذاب ہے کہا دراوردی نے کہ مین
صحبت ابن اسحاق مین بغرض تحصیل علوم بیٹہا تہا کہ ابن اسحاق کو جہینک لگے
آئے بیدار ہوکر کہا ابھی مینے خواب مین دیکھا کہ کوی مسجد مین آیا ہے اور او
ہاتہ مین رسی ہے ایک گدہے کی گردن مین ڈالکر کہیچتا ہوا لیجاتا ہے اور
خواب کے بیان کرنے کو تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ ایک آدمی ہاتہ مین رسی لیے
ہوسے آیا اور ابن اسحاق کی گردن مین ڈالکر بادشاہ کے پاس لیگیا
اور اسپر تازیانہ لگا کہا محمد بن اسمعیل نے کہ خاص ابن اسحاق کے
ہزار روایتین ہین جنکو دوسرا کوی نہین روایت کرتا تہے اور علامہ ابو الفتح
اندلسی عیون الاثر مین فرماتے ہین کہ یحیے قطان نے کبھی ابن اسحاق سے
روایت نکی اور امام مالک نے کہا ایک دجال ہے منجملہ دجالون کے اور ہشام
بن عروہ سے کسینے کہا کہ ابن اسحاق یہہ حدیث بیان کرتا ہے اوسپر ہشام نے
کہا کذب الخبیث خبیث جہوٹا ہے یہہ دشمن خدا کذاب میری زوجہ سے
روایت کرتا ہے بہلا کہان دیکہا اوسکو کہا مالک نے کہ ابن اسحاق کذاب ہے
تا آخر عبارت طولانی عیون الاثر پس اگر ایسے دجال بلکہ سر دجال اور کذاب کے
روایت سے استدلال اہلسنت درست ہو تو لچھمن و رام کے قصون سے
اہل اسلام کیون نہ ملزم ہونگے اب یہان سے اوس حدیث کی بہی بخوبی
تصدیق ہوگئی جسکو آنحضرت نے فرمایا کہ جب دجال خروج کریگا تو محبین عثمان
اوسکی متابعت کرینگے جیسا کہ میزان الاعتدال و مغنی اور لسان المیزان مین

ف ابن اسحق کذاب ہے

ف خود ابن اسحق کذاب

صفحہ ۱۵۴ میزان الاعتدال جلد اول

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے اور ذہبی اور حافظ ابن حجر نے اوسکی تصحیح کی ہے کیونکہ اس دجال یعنے
ابن اسحق کی روایت کو دوستداران عمر و عثمان کس بشاشت سے قبول کرتے ہیں
اور اہلحق یعنے شیعہ کے روبرو پیش کرتے ہیں امر حق کو کسطرح نہیں مانتے
اور اس دجال کذاب کے پیروی پر اڑے ہیں پھر کیفیت مولوی حیدر علی ... کے
اوس فقرہ کا بخوبی جواب ہوگیا جو رواۃ شیعہ کے بارہ میں نقل کیا تھا کہ بروایات صفحہ ۹ میں بعنوان شیعی مولوی ۱۲
چندے از اباسلہ و دجاجلہ کہ نقیض این احادیث ست حوالہ می کنند کیونکہ خود
انہیں حضرات کی روات دجال بلکہ فرد دجال قرار پاتی یا کیونکر روایت ف جواب عبارت مولوی حیدر علی
منقول ازالۃ الغین از اصابہ عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ عمر جیالغنی ادرہم یا
مضمون وہی ہے جو عبد الرحمن بن یزید بن اسلم کی روایت کا مضمون ہے پھر کیفیت
یہ عطاء خراسانی عقیلی کے نزدیک ضعفا میں سے ہے اور کذاب و مفتری کے
بہی ابن حبان نے بہی ضعفا میں شمار کیا ہے اور اوسکی روایات سے استدلال
کرنیکو باطل قرار دیا ہے اور بخاری نے اوسکی روایات کو مقلوب الاسانید
کہا جیسا کہ میزان الاعتدال ذہبی میں ہے اور انساب سمعانی میں ہے ص ۸ ورق قلمی ج ۲
کہ ردی الحفظ تہا وہم و خطا و خلل میں گرفتار تہا اوسکی روایات سے
استدلال کرنا باطل ہے انتہے پس ایسے ضعیف و کاذب مفتری کی روایت
مقلوب الاسانید سے بمقابلہ اہلحق استدلال کرنا کیونکر زیبا ہے کہ خود ان
اکابر نے اوسکی روایات کو باطل کردیا والحمد للہ وکفی اللہ المومنین القتال چہٹی
روایت ازالۃ الغین میں ہے نور الدین حسینی از رئیس المحدثین یعنے ص ۹۲۹
دار قطنی روایت میناید کہ ابو حنیفہ در مدینہ بشرف خدمت امام باقر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشرف شدہ در سفتے کہ با شندگان کوفہ را بسوے خود راہ نمیداد و انہارا نزد

خود نمی نشاندند ابو حنیفہ گوید کہ من مطلب امام را فہمیدم و بسوی آنجناب

نشستم و گفتم کہ در حق ابو بکر و عمر چہ میفرمائی فرمود کہ خدا رحمت کند برایشان

عرض کردم اہل کوفہ میگویند کہ تو از شیخین بیزاری فرمود کہ برب کعبہ قسم میخورم

کہ آنہا از من افترا می کنند آیا تو نمیدانی کہ حضرت علی بن ابیطالب دختر خود را کہ نام

او ام کلثوم بود از بطن مبارک حضرت فاطمہ زہرا پیدا شدہ بنکاح عمر داد و جد او

حضرت پیغمبر خاتم المرسلین ست و جدہ او حضرت خدیجہ کبرے سیدہ

اہل الجنۃ و برادر انش حسن و حسین سرداران اہل بہشت و عم او حمزہ و جعفر بن ابیطالب

اگر علی مرتضے عمر بن الخطاب را مستحق تزویج نمیدانست زینہار دختر خود را

کہ حالش دانستے بنکاح عمر نمی سپرد ابو حنیفہ میگوید کہ بعد از ان عرض کردم کہ

کاش این مضمون را باہل عراق در مکتوبے می نوشتے تا ایشان را معلوم میشد

کہ تو ازین تہمت مبرا ہستی فرمود کہ اہل عراق اطاعت نمیکنند ترا گفتم کہ

نزد من بنشین برگفتہ من عمل نہ کردی انہا کہ سرا از شریعت می تابند سخن مرا کے

گوش میکنند انتہے اقول اولًا اس نقل سے مولوی صاحب کی نور الدین حسینی

سے بخوبی شناسائی صاحب کی اوس اتمام کی حالت ظاہر ہوئی جو تحفہ میں

اس روایت کے نسبت کتب شیعہ کی طرف کی اور کوی نام اوس کتاب کا

یا راوی کا بھی نہ لکھا کیونکہ اگر کچھ اصلیت اسکی شیعوں کی کسی کتاب میں ہوتے

تو کبھی مولوی صاحب اس روایت کو اپنے یہاں کی روایت نہ بتاتے چونکہ تحفہ

جوابوں میں شاہ صاحب کی صرفت اس بارے میں بخوبی ظاہر کی گئی ہے لہذا مولوی صاحب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے نے ادہر اسکی نسبت نہ کی اور بخوف تفضیح اپنے ہی مفتریون کے سر مڑھا
خیر شکر خدا کہ مولوی صاحب کی بدولت اس افترا سے نجاۃ ملی ثانیاً موضوعیت
اس روایت کی ہر ہر لفظ سے کہ تو بس بداہت سے ظاہر ہے کہ کسی عاقل کو ذرا تامل
بھی نہوگا بفور سماعت اسکے موضوعیت کا حکم لگا دیگا ثالثاً خلاف روایات
مذکورۃ الصدر ہے جسمین انکار اور اعتذار جناب امیر اور ناراضی حضرت کی
یقیناً مذکور ہے مگر ہم ان امور سے قطع نظر کرکے اصل روایت اور سند کے
حالت بیان کرتے ہین کیونکہ ناقل اس روایت کے نور الدین حسینی ہین جو
مشہور بہ سمہودی ہین جنکے تصانیف سے تاریخ مدینہ اور جواہر العقدین
ہے فاضل رشید انکی ثنا مین فرماتے ہین ما کتاب جواہر العقدین را ندیدیم
و مصنف انرا ہمی شناسیم ازانقسم مجہولین بجز از اظہار حمق خود فائدہ نمی بخشد
پس مولویصاحب کی خدمت مین ہم بھی یہی مضمون بلاغت مشحون
فاضل رشید ادا کرتے ہین عطائے تو بہ لقائے تو کہ ایسے مجہولین سے
استناد خصوصاً بمقابلہ اہلحق بجز اظہار حمق خود فائدہ نمی بخشد باقی رہے
نقال اول یعنی رئیس المحدثین دار قطنی جنسے سید سمہودی نے نقل کیا
پس انکے بارمین زیادہ کد کرنیکی ضرورت نہین ہے یہان صرف عبارت
منتہی مشکور پر کفایت کیجاتی ہے کیونکہ مولوی محمد بشیر تضعیف حدیث
من زار قبری مین فرماتے ہین کہ اس حدیث کو کسی حفاظ مشہورین سے
صحیح نہ جانا اور نہ ائمہ محققین نے اسپر اعتماد کیا بلکہ فقط امثال دار قطنی نے
روایت کیا ہے جو اپنی کتاب مین غرائب سنن کو روایت کرتا ہے

سید سمہودی

دار قطنی

ص ۳۳۰

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بہت سی روایات منکرہ اور موضوعہ اوسمین بہرتا ہے اور بعض جگہ
علتہ حدیث اور سبب ضعف وانکار بیان کرتا ہے انتہے مولوی عبدالحی
بجواب اسکی فرماتے ہین کہ اس سے موضوع اور ضعیف و واہی ہونا اس روایت کا
لازم نہین پس کچہہ ضرور نہین کہ جو روایتین ایسی ہون وہ سب ساقط ہو جاتین
تا آخر تقریرہ پس اس سوال وجواب اہل حدیث وحنفی سے دار قطنی کا
جامع غرائب سنن و مخرج روایات منکرہ و موضوعہ ہونا ثابت ہوا کیونکہ
مولوی عبدالحی نے جرح دار قطنی کو قبول کیا گو ایک روایت خاص
من زار قبری مین و دوسرے خصوصیات سے وہ حکم عام کتاب دار قطنی نہ
جاری ہو مگر اصل کتاب کا مجموعہ غرائب سنن و موضوعات و منکرات
ہونا بخوبی ثابت ہوا حالانکہ نص امام ذہبی لفظ منکر الحدیث مثل الفاظ
دجال وکذاب و وضاع وغیرہ اردو عبارات جرح سے ہے کما فی مقدمہ
میزان الاعتدال بہرکیف اگر مولوی صاحب روایت ابو حنیفہ کو دربارہ
عقد جسے دار قطنی نے نقل کیا مثل روایت من زار قبری کے عیوب
موضوعیت و منکریت سے خالص کہینگے تو دیکھا جائیگا ابھی تو حکم ابن عثمانی
اوسپر جاری ہے اور کیونکر نہ جاری ہو کہ خود شاہ عبدالعزیز صاحب
نے بے اعتمادی اوسکی ظاہر کردی ہے چنانچہ فاضل رشید شوکت عمر مین
فرماتے ہین صاحب تحفہ در رسالہ اصول حدیث میفرماید طبقہ ثالثہ احادیثیکہ
جماعتہ از علمائے متقدمین پیش از زمان بخاری و مسلم یا معاصرین ایشان
یا لاحقین بایشان در تصانیف خود روایت کردہ اند و کتب ایشان بشہرت و

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

و قبول در طبقہ اولے و ثانیہ نرسیدہ و رجال آن کتب موصوف بعدالت اند
و بعضے مستور و بعضے مجہول و اکثر آن احادیث معمول بہ نزد فقہا نہ شدہ
بلکہ اجماع برخلاف آن منعقد شدہ و اسامی آن کتب این است مسند دارمی
مسند ابی یعلی موصلی مسند عبد بن حمید سنن دار قطنی الخ پس کتاب سنن دار قطنی
کا مجموعہ روایات مستورین و غیر عادلین و مجہولین ہونا مسلم ہوا اور خود دار قطنی
کی بھی عظمت تحقیق بخوبی معلوم ہو گئی پس کیا تماشا ہے کہ اپنی خانہ جنگی اور
تحقیقات واقعی میں تو روایات دار قطنی کو موضوعات و منکرات سے قرار دیں
اور بخلاف اجماعیات ثنائیہ اور شیعون کے سامنے اس بشاشت
اور مسرت سے اوسکے موضوعات کو پیش کرین سبحان اللہ ھذا لشئ عجیب
باقی رہے راوی اول اس روایت کے اہلسنت کے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی
پس میری کیا مجال ہو اونکی شان ذی شان میں کچھ کہ سکون ابھی اونکی نسبت
حنفی لوگ سر کھا جائینگے دماغ چاٹ جاوینگے مگرچہ تحقیق روایت کا واسطہ
گو بہم مشکل و گرنہ گویم مشکل ہان چند شہادتین بڑے بڑے ائمہ دین اہلسنت
کی اونکے بارہ میں حصہ اول ذوالفقار حیدریہ میں لکھ چکا ہوں انہیں کیطرف
اشارہ کافی ہے جسکے بعد کسی عاقل دیندار کو انکی روایت پر اعتبار نہیں ہو سکتا
اور اگر اہلسنت اون عام شہادتون کو نہ مانیں اور اپنے بڑے بڑے پیشوایان
دین کے گواہون کی سماعت نہ فرمائیں تو بمجبوری اور چند شہادتین
بیان کرتا ہوں جنکو اصول فن حدیث سے خاص تعلق ہے اور حدیث
کی صحت و سقم کا اوسپر مدار ہے پس واضح ہو کہ انکی ابتدائے سوانح

ع صفحہ ۱۰۴ تا ۱۷۲ ذوالفقار حصہ اول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمری مین بھی اہلسنت کو اختلاف عظیم لاحق ہے کوئی تو انکو کابلیونکی نسل
سے بتاتا ہے کوئی عجم سے کوئی نسل عرب سے کہتا ہے مگر اکابر علماے
اہلسنت مثل امام فخر رازی سے محقق دہلوی وغیرہ کے ناقل ہین کہ ابوحنیفہ
غلام زادہ تھے آزاد و احرار سے نہ تھے چنانچہ انکا نسل عجم سے ہونا بھی
اسی امر کی دلیل ہے انکے دادا زوطی نام کی نسبت مورخون کا بیان ہے
کہ کابل سے گرفتار ہو کر آئے اور قبیلہ بنی تیم کے کسی عورت کی غلام رہے
بعض ہوا خواہون نے اسکا بھی دعوے کیا ہے کہ غلام زادہ نہ تھی اور سند
مین اسکے خود انکے پوتے اسمعیل کا قول نقل کیا ہے جسکی بے اعتباری
ایسی ہے کہ محتاج برہان نہین بعضون نے یہانتک ترقی کی کہ انکو
نسل عرب مین داخل کر دیا جسکی بدولت غیر لوگون کو انکا دادا پردادا
بنانا پڑا مگر جب اسکی خرابی پر تنبہ ہوا تو خود انہین لوگون نے تردید کرکے
عجمی النسل ہونا انکا ثابت کیا بہرکیف چونکہ امام فخر رازی نے انکے اس
غلام زادگی کو دلائل فضیلت امام شافعی مین پیش کیا ہے اور اسوجہ سے
بھی امام ابوحنیفہ کو اونسے مرجوح کیا لہذا اسقدر حوالہ قلم ہوا ورنہ
زیادہ بحث اس سے فضول ہے کیونکہ اکثر ائمہ اہلسنت ایسے ہی ہوگزرے ہین
دیکھو ص ۹۵ انکے پیشہ کی نسبت صاف صاف یہ نہین کہا جاتا کہ جولاہہ تھے
بلکہ کہا جاتا ہے کہ خزبافی انکا پیشہ آبائی تھا یعنی خز جو ایک قسم کا کپڑا ہے
اسکے بنتے تھے اور اسکی تجارت کرتے تھے جیسے بزاز وغیرہ کے
مگر اسمین ... مشروع ہے مین شاید یہی وجہ ہے کہ جولاہہ ہو جیسے

سوانح عمری ابوحنیفہ

ورثت ابوحنیفہ

سیرۃ النعمان ص ۱

سیرۃ النعمان ص ۱۰۱

سیرۃ ابوحنیفہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابتدائی تحصیل علم ابو حنیفہ

دیگر اقوام زیادہ تر انکے پیرو و مقلد ہیں الجنس یمیل الی الجنس کیونکہ ہمجنس کیطرف میل کرنا امر فطری ہے انکی ابتدائے تحصیل علم کے متعلق علامہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں خود ابو حنیفہ سے بسند متصل ناقل ہیں کہ کہا ابو حنیفہ نے جب مجھکو شوق تحصیل علم ہوا تو ہر علم کے فوائد و منافع کو دریافت کرنا شروع کیا کسی نے کہا علم قرآن سیکھو ہمنے فائدہ پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ جب قرآن سیکھ لوگے تو مسجد میں بیٹھکر لڑکوں کو تعلیم کرو گے کچھ دنوں بعد کوئی لڑکا تمسے زیادہ یا تمہارے برابر حافظ ہوگا ساری ریاست تمہاری جاتی رہیگی تب ہمنے کہا کہ علم حدیث حاصل کریں اور ایسے حافظ حدیث بنیں کہ دنیا میں تمہارے برابر کوئی حافظ ہو لوگوں نے کہا نتیجہ یہ ہوگا کہ بڑھاپے میں مبتلائے اغلاط ہوگے آخر تمکو لوگ کاذب کہکر بدر کرینگے تو ہمنے (ابو حنیفہ) کہا ایسے علم کی مجھے حاجت نہیں اچھا علم نحو سیکھیں لوگوں نے کہا تب معلم ہوگے منتہائے آمدنی تمہاری دو دینار یا تین دینار ہوگی تب کہا کہ فن شعر میں مہارت پیدا کریں لوگوں نے کہا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر کسیکی تمنے مدح کی اور اسنے کچھ دیا تو خیر ورنہ تم ہجو کروگے اور پارسا عورتوں پر تہمت لگاؤگے تب ہمنے کہا کہ علم کلام میں کمال پیدا کریں لوگوں نے کہا آخر نتیجہ یہ ہوگا کہ کفر و زندقہ کا تمپر الزام لگایا جائیگا آخر قتل ہوگے اور اگر بچ گئے تو ہمیشہ مذموم و ملوم رہوگے تب ہمنے کہا علم فقہ حاصل کریں لوگوں نے کہا تب تمام لوگ تمسے فتوے لینگے قاضی بنینگے تو ہمنے (ابو حنیفہ) کہا کل علوم میں علم فقہ سے زیادہ نفع کا کوئی علم نہیں لیس ہمنے علم فقہ سیکھنا شروع کیا یہانتک کہ سیکھا تمام ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کلام ابوحنیفہ مختار مختصر تاریخ بغداد سے مولوی محمد شبلی نعمانی نے
بھی اپنی سیرۃ النعمان صفحہ ۳۰ مین اس روایت کو کچھ کتر بیونت کر کے بطور اختصار
لکھا ہے مگر اوسکے غلط ہونیکا بھی دعوے کرتے ہین کہ کہتے ہین کہ ان
جو ریمارک امام صاحب کیطرف منسوب کئے ہین ایسی جاہلانہ ریمارک ہین
کہ ایک معمولی آدمی کیطرف بھی نسبت نہین کیجاسکتی اس روایت کو صحیح
مانین تو ماننا پڑیگا کہ حدیث و کلام کیطرف امام ابوحنیفہ نے توجہ ہی نہین کی
حالانکہ ان فنون مین امام ابوحنیفہ کا جو پایہ ہے اوس سے کون انکار
کرسکتا ہے اتنے ہی بہت افسوس ہے کہ اس معترض نے مطلقاً
اسکا خیال نہین کیا کہ یہہ اعتراض اس روایت پر کس اصول کے مطابق
ہے کیونکہ روایت کی غلطی یا ازراہ سلسلہ کیجاتی ہے یا ازراہ درایت سلسلہ
مین تو کوئی عذر ہی نہین کیونکہ علامہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ مین مسلسل السند
یہہ روایت لکھتے ہین اور اس تاریخ کا یہہ مرتبہ ہے کہ جناب رسالتمآب
اسکی سماعت کو تشریف لاتے تھے کما فی بستان المحدثین لشاہ عبد العزیز
باقی رہا دوسرا اصول یعنی درایت کی راہ سے پس جب خود اسکو مجرے
تجربے بیان کرتے ہین کہ ابوحنیفہ نے حسب تقاضائے سلطنت تمدنی
مسائل کو سہل کیا اور سلطنت کے ایک رکن قرار پائے اور پیشہ
تجارت کے بعد تحصیل علم کیطرف متوجہ ہوئے تو کس عاقل کو تامل ہوسکتا
کہ ایسا آدمی ضرور علے درجہ کے پر نفع علم کیطرف متوجہ ہوگا جسکے منافع
بہ نسبت تجارت کے زیادہ ہون کہ وہ علم فقہ ہے جسکی بدولت کیا کچھ نفع

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ ملا اور فانیز مرام ہوے سوائے اسکے حب دنیاوی خیال سے امام ابو حنیفہ نے ان علوم کے نفع و ضرر کو بیان کئے ہین ایسے بدیہی ہین کہ کسیکو اوسین تامل نہین ہوسکتا پس ایسے بدیہی نفع و نقصان دکہانیوالے کو جاہل کہنا سراسر حیرت خیز ہے **باقی** رہا ابو حنیفہ کا بے بہرہ ہونا علم کلام و علم حدیث سے پس ایسا مسلم ہے کہ کسیکو عذر ہی نہین کیونکہ اہلسنت کے یہان اصلی اوستاد علم کلام کے معتزلہ ہین مگر جبسے اشاعرہ کا مذہب قائم ہوا تو اب تین اوستاد مانے جاتے ہین ابوالحسن[۱] اشعری منصور[۲] ماتریدی حنابلہ[۳] ابو حنیفہ کو کیسنے بہی اس فن کا اوستا نہین جانا ہے **باقی** رہا علم حدیث پس حقیقت یہ ہے کہ ابو حنیفہ کو بہ نسبت کل علوم کے زیادہ تر نفرت اسی علم سے تہی بقول[۴] صاحب تذکرۃ الموضوعات و تہذیب الاسماء چار صحابی جناب رسالتمآب کے انکے زمانہ مین موجود تہے مگر کسی سے کوئی حدیث کی روایت نہین کی مولوی شبلی صاحب نے بہی اقرار کیا ہی پس اس سے بڑہ کر انکے کنارہ کشی کی دلیل علم حدیث سے کیا ہو سکتی ہے اور لسان المیزان مین امام احمد سے منقول ہے کہ محمد بن الحسن اور ان کا اوستاد ابو حنیفہ مخالف ہین حدیث کے اور امام شافعی سے سبکی نے طبقات کبری مین نقل کیا ہے کہ حنفیونکی کتابین مثل فروخ کے مشک کے ہین کہ ظاہر تو نام کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا لیتے ہین مگر در اصل سب مسائل انکے خلاف ہین[۱] ازینجاست کہ یہ امام اہلسنت اکثر احادیث نبوی کے بارے مین حکم دیتے تہے کہ اسکو خنزیر یعنی سور کی دم سے

۵۱ معیار الحق صفحہ، لاہور

۵۱ عمارۃ المساجد مولوی محمد سعید صفحہ ۱۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہیل ڈالوا ور خلیفہ دوم کے بعض احکام کو ہذیان مجنون بتاتے تہے کما فی مختار مختصر تاریخ بغداد یہان بعض ہوا خواہون نے جیسا کہ انکی تابعین سے ہونیکا دعوے کیا ہے اوسیطرح بعض صحابی سے بسند انکے روایتین بہی نقل کین تا اینکہ ابو المؤید محمد بن محمود خوارزمی نے دفیعہ عار جہل علم حدیث کے لیئے ابو حنیفہ کے پانچ سو چہپن ٥٥٦ برس مرنیکے بعد سنہ ٦٦٥ کے قریب فریب یک مسند تیار کیا جسمین چند اور مسندون کا نام بہی بتایا ہے حالانکہ کہین اونکا پتہ نہین آخر خود انہین لوگون نے فیصلہ کردیا کہ محض جعلی کارروائی یارون کی حرفت بازی ہے نتیجہ اس ہوا خواہی کا یہ ہوا کہ جس عیب سے بچنے کے لئے امام صاحب نے علم حدیث سے گریز کیا تہا اون بدخواہون کی بدولت اونہین جرم کے مجرم اور اونہین الزامون کے ملزم قرار پائے شعر دشمن دانا کہ غم جان بود بہتر از ان دوست کہ نادان بود بہت صحیح ہے مین اپنے دعوے کی تصدیق مین چند شہادتین ائمہ عدول اہلسنت کی پیش کرتا ہون علامہ ذہبی جنکو شاہ عبد العزیز صاحب امام اہل حدیث کہتے ہین اپنی میزان الاعتدال مین لکہتے ہین نعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفہ کوفی امام اہل الرای کو امام نسائی نے ضعیف کہا ہے اسیطرح ابن عدی وغیرہ نے بلکہ اوسی میزان مین ہے اسمعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کو کہا ابن عدی نے کہ تینون ضعیف ہین یہ تینتی ضعف ایکو گہرانا علامہ عبد الرؤف مناوی اپنے فیض قدیر مین جہان ہر حدیث

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اذا طلعت الثریا امن الزرع من العاھۃ کے ضعیف ہونے کی وجہین بیان
کی ہین سہین لکہتے ہین کہ راوی اس حدیث کا ایک شعیب ہی جسکو ذہبی نے
ضعفا مین شمار کیا ہے اور ایک راوی اسکے نعمان بن ثابت (ابو حنیفہ)
ہین جسکو ذہبی نے ضعیفون مین گنا ہے اور ابن عدی کہتے ہین کہ کل
روایتین انکی غلطی اور تصحیف و زیادات سی ملو ہین او علامہ ابن جوزی
نے کتاب منتظم مین لکہا ہی کہ کہا سعید بن ابی مریم نے کہ یحیے بن سعید سے
ابو حنیفہ کو پوچہا تو یحیے نے کہا حدیثین اوسکی لکہی جائین قابل نقل
نہین اور عبد اللہ بن علی نے عبد اللہ مدینی سے نقل کیا کہ ابو حنیفہ کو
از حد ضعیف جانا کیونکہ ابو حنیفہ نے کل پچاس حدیثین روایت کین اور
سہون مین خطا کی اور ابی حفص عمرو بن علی سے روایت ہی کہ کہا ابو حنیفہ
حافظ نہین ہی مضطرب الحدیث اور واہی الحدیث ہی ابو بکر بن ابی
داود نے کہا کہ کل یکصد و پنجاہ حدیثین ابو حنیفہ نے روایت کین
سہو مین خطا کی یا کہا کہ نصف روایتین غلط ہین انتہے اور امام بخاری
حمیدی سی ناقل ہین کہ کہا ابو حنیفہ نے جب مین مکہ معظمہ گیا تو حجامت
بنانے والے سے تین سنتین سیکہین کیونکہ جب حجامت کے لیے ہم بیٹہے
تو حجام نے کہا قبلہ رو بیٹہو بعد اوسکے داہنی طرف سر حجامت بنانا شروع کیا
اور دونون ہڈیون تک حجامت بنای کہا حمیدی نے کہ جو شخص ایسا ہو
کہ سنت رسول و اصحاب رسول سے نہ واقف ہو کہ حجام سے سیکہنے کا
محتاج ہو اوسکی تقلید احکام خدا میراث و فرائض و زکوۃ و صلوۃ و دیگر امور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام مین کیونکر کی جا سکتی ہے اور امام فخرالدین رازی رسالہ ترجیح مذہب
شافعی مین فرماتے ہین کہ بخاری ابو حنیفہ کو ضعفا مین شمار کرتے تھے اور
امام احمد بن حنبل کہتے ہین کہ ابو حنیفہ کی نہ رائے ہے نہ حدیث بلکہ تاریخ صغیر
بخاری مین ہے بروایت نعیم بن حماد کہ کہا فزاری نے ہم سفیان کے پاس
تھے کہ خبر مرگ ابو حنیفہ آئی او سپر سفیان نے کہا شکر خدا یہہ شخص اسلام کو ٹکڑہ ٹکڑہ
کرتا تھا اس سے زیادہ شوم کوئی مولود اسلام مین پیدا نہین ہوا پس جب
ایسے ایسے ائمہ دین اہلسنت اور ارکان شرع متین انکے ضعف اور نا ثقاہت
اور عدم صحت روایت پر ابو حنیفہ کی نص قطعی کرین اور اتنی جماعت کثیر محدثین
محققین متفق اللفظ انکی روایت کے باطل ہونے پر شہادت دین تو کون ایسا
مسلمان ہے جو انکی روایت پر اعتماد کر سکتا ہے بالخصوص اس روایت مین
جس سے ہمکو بحث ہے یعنی روایت عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام کے
بارہ مین تو پر پشہ برابر بھی انکی صداقت نہین مانے جا سکتے کیونکہ خود
اصل روایت ہی سے انکی مخالفت امام کے ساتھ ظاہر ہے کہ امام زمان
منع کرتے ہین تو ہمارے پاس نہ آ مگر یہہ عدول حکمی کرتے ہین اور کسطرح
حکم امام نہین مانتے اور دربار امام مین چلے جاتے ہین گو امام علیہ السلام نے
مصلحتاً للوقت یا بخوف فتنہ و فساد کان پکڑوا کر نکلوا تو دیا مگر غیظ و غضب اپنا
ظاہر فرمایا اور کہدیا کہ تو بھی ذہین اہل کوفہ سے ہے جنہوں نے احکام شریعت
سے سرتابی کی ہے تجھے منع کیا کہ میرے پاس نہ آ مگر چلا آیا پس جس شخص کو
روبرو امام علیہ السلام کے یہہ جرات ہو او سنے یک امام پر تہام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور افترا جوڑنا کیا مشکل ہے چنانچہ یہی ابو حنیفہ نے جنکو اسکا دعویٰ ہے
کہ ہم امام محمد باقر علیہ السلام کے شاگرد ہین اور مریدان انکے اس شاگردی
و تلمذ کو بڑے فخر سے لکھتے ہین ابھی جو مخالفت امام کی وہ معلوم ہوے
اب ذرا انکی سلوک کو اپنے مرشد زادہ اور محسن کا دہ محسن تمام عالم جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام ابن جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ملاحظہ
فرمائیے کہ قاضی القضاۃ ابو المؤید محمد بن محمود خوارزمی جامع مسانید ابو حنیفہ
مین لکھتے ہین کہ کہا ابو حنیفہ نے کہ ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی نے مجھے
کہلا بھیجا کہ لوگ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے علم و فضل پر مفتون
اور گرویدہ ہو رہے ہین تم ایسے چند مسائل انتخاب کرو جو نہایت سخت
و دشوار ہون تاکہ امام ان کے جواب سے عاجز ہون پس مین نے حسب الحکم
خلیفہ چالیس مسئلہ نہایت سخت منتخب کیے اور منصور خلیفہ کے پاس مقام
حیرہ بھیجدیا خلیفہ نے مجھے بلا بھیجا جب گیا تو دیکھا کہ منصور خلیفہ سریر خلافت پر بیٹھا ہی
اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بھی داہنے طرف خلیفہ کے رونق افروز
ہین امام علیہ السلام کے مشاہدہ سے وہ ہیبت اور رعب میرے دل مین
معلوم ہوا کہ منصور خلیفہ کا بھی یہ دبدبہ کبھی نہ معلوم ہوا تھا حسب الحکم خلیفہ
مین بیٹھ گیا تو منصور امام جعفر صادق علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوا اور کہا
کہ یا ابا عبد اللہ یہ ابو حنیفہ ہے حضرت نے فرمایا ہان مین پہچانتا ہون
تب منصور خلیفہ نے کہا اے ابو حنیفہ جو تمنے ان مسائل کو جو تمنے
منتخب کیے ہیں پس مین نے سوال کرنا شروع کیا حضرت امام علیہ السلام

ص ۱۹۰ جزو اول ارشاد شیخ مفید نقل ابو حنیفہ ص ۲۴۳ من استقصاء الافحام و عبقات الانوار ص ۴۰۸

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر مسئلہ کا ایسا مسکت جواب فرماتے تھے کہ میں لاجواب ہو جاتا تھا یہانتک کہ چالیسون سوال کا جواب دیا اسیوجہ سے مین کہتا ہون کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اعلم ناس ہین باختلاف فقہا اور سب سے زیادہ فقیہ ہین سنتے **ناظرین** کو اس روایت سے جسکو تنے بڑے خیر خواہ بلکہ محسن ابو حنیفہ نے لکھا ہے اخلاص و محبت ابو حنیفہ کا حال بہ نسبت حضرات اہلبیت طاہرین علیہم بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا اور سلطنت کے مخالفت امام سے اور ابو حنیفہ کا لگاؤ سلطنت کے ساتھ اور خاندان رسالت سے اپنی علیحدگی جتانا خلیفہ وقت کے نزدیک جس سے خلیفہ نے جانا کہ جناب امام علیہ السلام ابو حنیفہ کو پہچانتے بھی نہونگے اسیوجہ سے ظاہر کیا کہ یہ ابو حنیفہ ہے اور فرزند رسول کا صبر و تحمل اور خوش اخلاقی سے کام لینا کہ اتنا بھی نہ فرمایا ہمارے ہی خاندان کا تعلیم یافتہ ہے یہ کل امور ایسے بدیہے ہین ہر شخص اس روایت کے دیکھنے سے سمجھ سکتا ہے پس جس شخص کی ہمت علیا بخاطر خلیفہ عباسی تذلیل و تحقیر فرزند رسول امام جناب امام ہمام علیہ السلام پر ایسے منہمک ہو کہ دربار عام مین حضرت کو لاجواب کرنے کے عیاذاً باللہ عوام پر جہالت حضرت کی ثابت کرنا چاہتا ہو اور اونکی گرویدگی و حسن عقیدت کو مٹانا چاہے تو اوسکے نزدیک امام کے اتہام لگانا کون بڑی بات ہے خصوصاً ایسے ایسے امرا و خلفا و اعدائے اہلبیت طاہرین علیہم السلام کی خوشامد مین جنسے ہزارہا روپیہ انعام پاتے تھے اور جنکو عداوت تھی اہلبیت طاہرین اور اظہار فضائل مصنوعہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلفائے ثلثہ خصوصاً خلیفہ دوم کی فکرین رہتی ہون اور انواع مکر وحیلہ
سے اسکے اشاعت اور شہرت مین سرگرم رہتے ہون پس گو اب اس
روایت کے بعد کہ ابو حنیفہ نے دربار عام مین اپنے محسن زادہ فرزند رسول
کے ساتھ یہہ برتاؤ کیا بلکہ جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کے ساتھ بھی حضرت
کے عالم صغر سنی مین یعنی پنج شش سالگی مین بھی سلوک کیا اور جواب دندان شکن
پاکر خود ذلیل ہوا اسکا موقع نہین رہا کہ انکے مخالفات کو اصحاب امام کے ساتھ
بیان کرین مگر چونکہ ظرافت آمیز ہے اور اوس مخالفت امام کی زیادہ تر
تائید ہوتی ہے لہذا ایک لطیفہ بیان کرتا ہون کہ ایک روز ابو حنیفہ اور
مومن الطاق علیہ الرحمہ سے جو صحابی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
کے تھے مسئلہ رجعت مین مباحثہ ہوا ابو حنیفہ کچھہ مونہہ آئے اور کہا کہ تم لوگو
کے عقیدہ کے مطابق مومن و منافق پھر زندہ کئے جاینگے اور اونپر قتل و
قصاص جاری ہوگا پس مجھسے اشرفیان اسوقت تمکو قرض در رجعت مین
مجھسے لے لینا مومن الطاق علیہ الرحمہ نے کہا ہان مگر ہمکو یہہ کیونکر معلوم
ہوگا کہ تم کس صورت مین مسخ ہو کر زندہ ہوگے جو ہم تمسے روپیہ وصول
کرینگے اگر اسکے اطمینان ہو جائے تو ہم قرض دینے کو حاضر ہین ابو حنیفہ
اس جواب سے شرمندہ ہو کر ساکت ہوئے علی ہذا القیاس ہزارون واقع
ہین جنمین ظاہر بظاہر عداوت و بغض و عناد اہلبیت کے ساتھ ابو حنیفہ نے
ظاہر کئے ہین پس ایسے شخص کی روایت کیونکر قابل اعتبار ہو سکتی ہے نہایت
قابل حیرت یہہ امر ہے کہ باوصفیکہ حضرات اہلسنت فضائل و مناقب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علوم و کمالات اہلبیت طاہرین ع کے مقر ہین حشر کراس شاگردی کو ابو حنیفہ
کے بڑے فخر و مباہات سے بیان کرتے ہین کہ یہ امام محمد باقر علیہ السلام کے
شاگرد تھے باہمہ نہ معلوم انکو امام اعظم کا خطاب کیونکر ملا اور امام مالک جو
انکے اوستاد تھے اس شرف سے کیون محروم ہوے شاید اسکے یہہ وجہ ہو
کہ جس خلیفہ یا عالم کو قران و رسول و اہلبیت سے زیادہ علحدگی ہو وہی اعظم
بنایا گیا چنانچہ خلیفہ دوم جنہونے سیکڑون مسائل مین خود رائی کرکے
خلاف حکم خدا و رسول اپنے قیاس و رائے سے احکام جاری کئے جنکو اصول
اجتہادات ائمہ اربعہ کہتے ہین اور مذہب فاروقی کہا جاتا ہے اونکو فاروق
اعظم کا خطاب ملا ابو حنیفہ نے جو بہ نسبت بقیہ ائمہ اربعہ کے بالکل قرآن و حدیث
و اہلبیت کے مخالفت کرکے اپنے قیاس و رائے سے حسب خواہ سلاطین
وقت احکام جاری کئے تو امام اعظم بنے چنانچہ دیکھو معاویہ و یزید و ہارون رشید
وغیرہ جو اپنی مان بہن پھوپھی کے ساتھ مرتکب فعل شنیع ہوتے تھے اونکی تالیف کو
یہہ مسئلہ بنایا کہ اگر اپنے محرمات شرعیہ کے ساتھ بلفظ حریر مرتکب حرام ہو
تو جائز ہے فرق اتنا ہوا کہ نام بردگان بلا پردہ مرتکب ہوے اس امام اعظم
نے ایک پردہ شرعی قائم کر دیا طرہ آن یہہ اختراع کیا کہ اگر اپنی مان بہن
کے ساتھ نکاح کرے تو کسیطرح اوسپر حد نہین جاری ہوگی اور چونکہ
خلفاے بنی عباسیہ کے زمانہ مین عورتون کے ساتھ لواطہ کرنا بہت
رائج تھا اسواسطے محدثین اہلسنت نے یہ روایت بنائی کہ آیہ نساؤکم حرث لکم
اسی بارہ مین نازل ہوا کہ عورتون کے دبر مین جماع کرنیکی بابت جب

سیرۃ النعمان

ہدایہ جلد اول صفحہ ۲۹۶

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مشتبہ ہو کر اخیر متاخرین نے صحیح بخاری وغیرہ سے لفظ دبر کو نکال دیا چنانچہ سابق

مذکور ہوا مگر امام ابو حنیفہ نے عام فتویٰ دیدیا کہ عورتوں کے ساتھ لواطہ جائز ہے

اور اوسکی کوئی اصلاح بھی نہ کرسکا چنانچہ امام طحاوی شرح معانی الآثار

مین لکھتے ہین کہ کہا عبدالرحمن بن قاسم نے مینے کسی ایسے شخص کو جو قابل

اقتدا ہو امر دین مین ایسا نہ پایا جو اسمین شک کرتا ہو کہ عورتون کی دبر

مین وطی کرنا حلال ہے بعد اوسکے اسی آیت کی تلاوت کی ور کہا آپ

اسکے بعد کونسی آیت صاف ہو گی اور عینی شرح ہدایہ مین لکھتے ہین کہ

اگر وطی کرے اپنے غلام کے دبر مین یا اپنی لونڈی کے دبر مین یا اپنی عورت

کی دبر مین تو اوسپر حد نہین ہے اور اسمین کسیکو اختلاف نہین ہے

اسیطرح چونکہ اون سلاطین کو شراب و کباب کا ازحد شوق تہا حتے

کہ خود قاضی یحییٰ بن اکثم جو بڑا عالم اہلسنت کا تہا ہارون رشید کو شراب

پلایا کرتا تہا تو اونکی خوشامد مین ابو حنیفہ نے یہ مسئلہ بنایا کہ اگر نو پیالہ

شراب پئے اور نشہ نہو تو اوسپر حد نہین اسیطرح نماز کی یہ گت بنائی کہ نبیذ

سے جو ایک قسم کی شراب ہے اوسکا وضو کرے اور کتے کی کہال جو دباغت

کی ہوئی ہو پہنے اور ایسی ہی جو تہائی کپڑہ نجاست سے آلودہ کرے اور اللہ اکبر کے عوض

گردو برگ سبز کہکے معرغون کیطرح دو چار ٹہوکرین لگا کر بجائے سلام

ری گوز کردے تو نماز درست ہو جائیگا کہ تفصیل اسکی ظفر المبین مین

درست ہے اور جلد ہشتم ذوالفقار حیدری مین مفصل لکہ چکا ہون اسیطرح

ان سلاطین کو چونکہ ایمان سے کوئی واسطہ نہ رہا تہا امام ابو حنیفہ نے

صفحہ ۶۷۸ عینی شرح ہدایہ ج ۲ مطبوعہ لکھنو

ظفر المبین صفحہ ۲۶۰

فتاوی عالمگیری مطبوعہ [illegible] ج ۵ صفحہ [illegible] فتاوی [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہدیا ایمان وہ چیز ہے جو نہ گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے چنانچہ کہا ایمان
ابوبکر و ایمان ابلیس واحد ہے اسیطرح اگر بغرض تقرب خدا نعلین
وکفش وغیرہ کی پرستش کرے تو جائز ہے وغیرہ وغیرہ مسائل کراجالا
جلد اوّل نمبر ۶ ذوالفقار حیدریہ مین مرقوم ہوا پس غالباً یہی وجہ ہوئے کہ اس امام کا
مذہب اہلسنّت کو نہایت درجہ مرغوب ہوا کیونکہ ع ہر عیب کہ سلطان بہ
پسندد ہنرست ۔ اہلسنّت کا نہایت ہی مضبوط اصول ہے چنانچہ ابتدا
سے اس مذہب کی بنیاد اسی اصول پر قایم ہے کہ سلطان وقت جو
فعل کرے وہ قابل اعتراض نہین ہے از نجاست کہ اصول کو تابع ان
سلاطین کا بنایا نہ یہ کہ خلفا و سلاطین کو تابع کسی اصول کا قرار دین
چنانچہ جب امام صاحب نے ان سلاطین و امرا کی رعایت مین احکام
شرعی کی یہہ حالت بنائی تو اُن سلاطین نے بھی بقاعدہ هل جزاء
الاحسان الا الاحسان اس مذہب کے ترویج مین نہایت کوشش کی سیرۃ النعمان صفحہ ۲۰
مین ہے ابن حزم جو ارباب ظاہر کے مشہور امام ہین انکا قول ہے
کہ دو مذہبون نے سلطنت کی زور سے ابتدا سے رواج عام حاصل
کر لیا ایک ابوحنیفہ کا مذہب کیونکہ جب قاضی ابو یوسف کو قاضی القضاۃ کا
منصب ملا تو انہوں نے حنفی لوگون کو عہدہ قضا پر مقرر کیا دوسرا امام مالک کا
مذہب اندلس مین کیونکہ امام مالک کے شاگرد یحیی مصمودی خلیفہ اندلس کے
نہایت مقرب تھے اور کوئی شخص بلا انکے مشورہ کے عہدہ قضا پر مقرر
ہو نہین سکتا تھا وہ صرف اپنے ہم مذہبون کو مقرر کرتے تھے سوا اسکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصنف سیر قسمت نے اور اور خلفا اور سلاطین کے حالات بھی لکھے ہیں جنہوں نے
اس مذہب حنفی کو رواج دیا اور نہایت غلو سے اسکی ترویج میں کوشاں
ہوئے مگر افسوس ہے کہ ان واقعات کے بعد بھی مولف کو خیال تردید قول
ابن حزم پیدا ہوا جو موجب صد مضحکہ ہے از انجا کہ مشاہدہ سے یہ بھی ثابت ہے
کہ اکثر ظالم لوگ اپنی سزا کو پہونچ جاتی ہیں خوشامدی کی مکاری آخر کھل جاتی ہے
ابو حنیفہ نے بھی اپنا نتیجہ اوٹھایا جن سلاطین کے واسطے دین و ایمان کو
تباہ کیا تھا پہلے اونھو نے کفر و زندقہ سے دو مرتبہ ابو حنیفہ کو توبہ کرایا
آخر میں یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے جو مروان کیطرف سے کوفہ کا گورنر تھا
حکم دیا کہ ابو حنیفہ کو ہر روز دس درے لگائے جائیں چند روز تک کوڑے
کھایا کئے جب مروانی سلسلہ سلطنت کے بعد بنی عباس کا دور آیا خلیفہ
منصور جسکی خاطر سے ابو حنیفہ نے چالیس سخت مسئلہ جناب امام جعفر صادق
سے پوچھے تھے اور معاذ اللہ حضرت کو جاہل بنانا چاہا اور دوستوں کے
محبت و گرویدگی کو کم کرنا چاہا تھا اور اسی منصور کی تعلیم سے امام مالک نے
کتاب موطا تصنیف کی کہ جسکے غرض سے اس تعلیم کو امام مالک کا
کرتے تھے جیسا کہ تاریخ ابن خلدون میں ہے اور اوسکی تعریف عدالت
و زہد و تقوے و فضل و کمال سے کتاب تاریخ خمیس و کنز الاخبار
اور تاریخ الخلفا علامہ سیوطی اور تاریخ ابن خلدون وغیرہ بالا مال ہیں ایسے
خلیفہ عادل عالم زاہد اہلسنت نے جسکو بقول صاحب سیرۃ النعمان حضرت
اچھا ہی حاضر تھا معلوم تھا فی تحقیقات واقعہ کے عدالت امام اعظم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ابو حنیفہ کو سنہ ۱۴۶ھ میں قید کیا مگر انکے مریدون اور پیرون کی جماعت ایسی لاتعداد تھے کہ منصور ایسا خلیفہ عادل امام برحق انکا باوصف ثبوت جرم ابو حنیفہ کے عام مجمع مین تعزیر نہ کر سکا اور باوصف کمال رعب و دبدبہ شاہی اور شوکت و جلالت سلطانی کے ایسا خائف رہا کہ بقول حضرات اہلسنّت ابو حنیفہ کو قتل نہ کر سکا آخر قید خانہ مین زہر دلوادیا مگر اسپر بھی فتنہ اونکا فرو نہوا اور لوگون نے اونکی پیروی نہچھوڑی علامہ خطیب بغدادی ایک سنہ ۴۶۱ھ علماے دین کا نام ایکجگہ اور پینتیس ۳۵ امامونکا نام دوسری جگہ لکھتے ہین جنہونے امام ابو حنیفہ کی تردید کی اور نہایت توہین و تحقیر سے پیش آئے حتے کہ امام بخاری کے اوستاد شیخ حمیدی نے صاف صاف کفر کا فتوے دیا اور امام غزالی کا فتوے کہ ابو حنیفہ نے شریعت کو اولٹ دیا حتی کہ جن امام غزالی کے نزدیک یزید پر لعن کرنا ناجائز ہو وہ اس سلف سے اپنے اس امام اہلسنت کے نسبت لعن نقل کرتے ہین اور علامہ خطیب کا حکم کہ ابو حنیفہ دجال ہے اور خود پیر دستگیر غوث الاعظم عبد القادر جیلانی کی شہادت انکی کفر و گمراہی اور جہنمی ہونے پر حصہ اول ذوالفقار حیدری مین تفصیل لکھ چکا ہون لہذا حاجت اعادہ نہین صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ امام صاحب کے قیاس و راے کا اور شریعت نبوی کی تخریب کے تصدیق اس تعریف سے بخوبی ہوتی ہے کہ صاحب سیرۃ النعمان ص۲۱۰ لکھتے ہین بعض لوگون کا خیال ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فقہ کی تدوین مین رومن لا سے رومیون کے قانون سے بہت کچھ مدد لی اور اوسکے بہت سے مسائل

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی فقہ مین داخل کرنے لئے اس عبارت کو مولف نے تعریف مین ابو حنیفہ کے
ذکر کیا ہے کہ مثل مقننین قوانین انگریزیہ انکا درجہ قایم کیا چنانچہ اسیوجہ سے
اس فقہ حنفی کو چار شخصون کی رایونکا مجموعہ قرار دیا مگر آخرین کچھہ سمجھ
بوجھ کر اسکی تردید کرنے چاہے ہو اور بہت کچھ دماغ سوزی کی مگر کچھہ
بن نہ پڑا آخر مین اسکا اعتراف کیا کہ مینی رومن لا انہین دیکھا جو موازنہ کرتا
بہرکیف اس جملہ سے امام غزالی کے اوس جملہ کی بخوبی تصدیق ہوئے
کہ ابو حنیفہ نے شریعت کو اولٹ دیا اور انتظام کو اوسکے بدل دیا اور
چونکہ شناخت کے لیے یہہ قاعدہ بہی نہایت ہی خوب ہی کہ جس شخص کے
حالت دریافت کرنا منظور ہو تو اوسکے ساتھی کو دیکھنا چاہئے لہذا
اس امام اہلسنّت کے شاگرد ساتھی کا حال لکھنا بہی دلچسپی سے خالی نہوگا
خصوصاً حال ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ جو بلقب احد صاحبین ملقب ہین
ص ۲۰۲
تاریخ الخلفا علامہ سیوطی مین ابن المبارک سے ہے جو مثل ابو یوسف وغیرہ کے
تلامذہ ابو حنیفہ سے ہین اور انہین چند نفرون نے ملکر ابو حنیفہ کو امام بنایا
اور فقیہ کہلوایا نقل ہی کہ ہارون رشید خلیفہ ہونیکے بعد اپنے باپ
مہدی عباسی کی ایک لونڈی پر عاشق اور فریفتہ ہوا جب قصد ہمبستری
کیا تو اوس لونڈی نے کہا کہ ہم تمپر حرام ہین کیونکہ تمہارے باپ کے
تصرف مین آچکے ہین ہارون نے ابو یوسف قاضی کو بلا بہیجا اور سارا قصہ
بیان کیا ابو یوسف نے کہا اے امیر المومنین اس لونڈی کی کہنے کا
کیا اعتبار اور اوسکے کلام کی تصدیق کرنے کی کیا ضرورت ہو جو تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جان کراہنی کار روائی کرو ابن المبارک کہتے ہین ہم نہین جانتے ان تینون
آدمی کے حال سے کسکا حال زیادہ قابل تعجب ہے آیا ہارون رشید کے
حال سے تعجب کرین جسنے ہزارون مسلمانون کا ناحق خون کیا اور مال
اونکا غصب کیا سپر بھی اپنے باپ کی حرمت کا خیال کرکے
ابو یوسف سے فتوے لیا یا اس لونڈی کے حال پر تعجب کرین کہ
بادشاہ روے زمین اوسکا قصد کرتا ہے اور یہ گریز کرتی ہے یا اس ابو
یوسف کے حال سے تعجب کرین جو فقیہ روے زمین ہے ہارون رشید
کو فتوے دیا کہ اپنے باپ کی ہتک حرمت کرے اور اپنی شہوت پوری
کرے اور گناہ اوسکا میری گردن پر رکھے لئے تھے اور نیز اوسی کتاب مین ہے
کہ ایکروز ہارون رشید نے قاضی ابو یوسف سے کہا کہ ہم ایک کنیز پر راغب ہو
جاتے ہین کہ قبل از تمامی عدہ اوس سے کاربرآری کرین کوئی حیلہ تمہارے
پاس ہے ابو یوسف نے کہا ہان اوس کنیز کو اپنے کسی لڑکے کو
ہبہ کردو بعد اوسکے نکاح کرلو اور ابن اسحق سے منقول ہے کہ ہارون رشید نے
ایک رات ابو یوسف کو بلایا اوسنے حسب خواہ خلیفہ فتوی دیا ہارون رشید
نے حکم دیا کہ لاکھ درہم انعام مین دیا جائے ابو یوسف نے عرض کیا
کہ اگر امیر المومنین اس انعام کے ادا کرنے مین تعجیل کرین تو بہتر ہے کہ قبل
از طلوع آفتاب وصول ہو جائے خلیفہ نے تعجیل کا حکم دیا ملازمین
خلیفہ نے عرض کیا کہ خزانچی اپنے گھر مین دروازے بند ہین اوسپر ابو یوسف
نے کہا کہ ہمارے یہان بھی تو دروازے بند تھے جب خلیفہ نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلایا دروازے کھلگئے اور شاہ ولی اللہ رسالہ انصاف مین لکھتے ہین کہ
ابو یوسف و محمد شاگردان ابو حنیفہ عیدین مین بطریق ابن عباس تکبیر کہتے
تھے کیونکہ ہارون رشید کو اپنے جد امجد کا طریقہ نہایت پسند تہا انتہی پھر کیف
ان شہادتوں سے دنیا طلبی ابو حنیفہ اور اونکے شاگردوں کی بخوبی
ثابت ہوئی کہ اودنے اودنے امور دنین خلیفہ کے خوشامد مین یہ لوگ اپنے
دین و ایمان کو برباد کرتے تھے افسوس کہ بوجہ اختصار زیادہ شرح و بسط
نہین کر سکتے صرف ترجمہ پر اختصار کیا جسکو شوق تفصیل ہو جلد اول
استقصاء الافحام و صریت حیدریہ ملاحظہ کرے بہر کیف بنجواے سہ
کجا بودم اکنون کجا آمدم ÷ زجائے رفتم اما بجا آمدم ÷ بعض وجوہ سے خارج
از بحث چلا گیا کیونکہ مقصود درباب جرح و قدح ابو حنیفہ ہے متعلق بفن حدیث
پس ہرگاہ یہ بزرگوار بشہادت ان ائمہ کبار کے مقدوح و مجروح ہوں
بلکہ یہ لقب دجال ہذہ الامۃ ملقب ہوں اور بقول امام غزالی ائمہ سلف سے
انکے حق مین لعن و طعن منقول ہو تو انکی روایت کیونکر قابل اعتبار ہو سکتی ہے
خصوصاً در صورتیکہ یحیی بن معین کا عام حکم ہو کہ روایات ابو حنیفہ قابل
نقل نہین اور علامہ عبد الرؤف مناوی صرف اسوجہ سے کہ ابو حنیفہ
راوی ہین حدیث کو باطل کر دیتے ہین تو اس روایت کے موضوع
اور مکذوب و باطل ہونے مین کس جاہل کو شک ہو سکتا ہے
طرہ بر این یہ ہے کہ بعض علماے اہلسنت نے روایات ابو حنیفہ کی تعداد
پچاس یا کچھ اس سے زیادہ بتائی تھی مگر بعض محققین متاخرین نے لکھی جانچ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پڑتال کے بعد ثابت کیا کہ کل سترہ روایت کا انسے وجود پایا جاتا ہے
چنانچہ علامہ ابن خلدون جو متاخرین محققین سے ہین اپنی تاریخ مسمے
به عبر دیوان المبتدا والخبر مین فرماتے ہین فابو حنیفة رح یقال بلغت روایتہ
الی سبعة عشر حدیثاً او نحوھا یعنے کہا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ کی روایتین شاید
ہین یا مثل اسکے جس سے معلوم ہوا کہ کل سترہ روایتین انسے منقول ہین
خواہ وہ صحیح ہون یا غیر صحیح بلکہ فی الواقع کل غیر صحیح ہین کیونکہ شاہ
ولی اللہ صاحب جو ابن خلدون سے بھی متاخر ہین اپنی کتاب مسوے
شرح موطا مین فرماتے ہین کہ امام ابو حنیفہ سے بطور ثقات کے روایت
نہین ہوئی انتہے پس معلوم ہوا کہ کوئی روایت انکی صحیح نہین ہے
والحمد للہ حمداً کثیراً یہانتک گفتگو اس روایت مین از روے سند تھی جس سے
ضعیف و واہی و موضوع و باطل ہونا اس روایت کا ثابت ہوا
اب ایک نظر اجمالی از راہ درایت بھی اس روایت پر کیجاتی ہے جسکے
اصول کو بقول صاحب سیرة النعمان خود بدولت نے قایم کیا ہے اس
راہ سے بھی موضوعیت اسکے بدیہی ہے کیونکہ اولاً یہ امر خارج از عقل ہے
کہ جناب امیر ع ایسا اشرف و اشجع بلا وجہ و بلا سبب اس عقد کو قبول فرماتے
کہ اپنی دختر نیک اختر چار یا پنج سالہ کو عمر اسیے پیر شصت سالہ بد خلق بد مزاج
مشکوک النسب سے بیاہ دین حالانکہ حسب وصیت رسول مقبول انکے ایسے
سیدہ کہ اونکے مجازاد بھائی محمد بن جعفر سے مقرر ہوا اور با وصفیکہ جو
حضرت کا اس امر مین متفق ہون اور تمامی خاندان از خورد تا بزرگ ناراض ہون

کما نقل فی الحطه صـ ۳۴ تصدیق حسان مطبوعہ نظامی

کما نقل عن مجاورة المشاجرة صـ ۱۹ لمحمد سعید بنارسی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بلکہ خود دختر بہی عدم رضا اپنی ظاہر کرے اسپر بہی بکمال جبر شدید عقد فرماوین
کوئی عاقل منصف مزاج قبول نہین کرسکتا تھا نہ یا ایسے امر کو جو بفرض
محال باین جبر شدید واقع ہو جیسا کہ روایات موضوعہ اہلسنت مین مندرج
ہے اور کوئی وسیر راضی ہو جناب امام علیہ السلام فضائل عمر بن
بیان کرین وہ بہی بمقابلہ ابو حنیفہ جسکو دعوائے شاگردی واخلاص ہو
کیونکہ یہ امر خود نہایت بدیہی ہے کہ جو بات کسی مجبوری کے عالم مین ہوتی ہے
اوس سے نہ کسی فضیلت پر استدلال کیا جاتا ہے نہ کسی عیب پر چہ
جائیکہ خود امامؑ اسی امر سے استدلال فرماوین اور ابو حنیفہ ساکت
ہو جاوین بلکہ اسی جملے سے حضرت کو دوستداران شیخین سے مانین اور
اون روایات کو بہی نہ پیش کرین جنمین ناراضی جناب امیرؑ اور حضرت
عقیل وعباس وجناب امام حسنؑ وامام حسینؑ مندرج ہے کما مر
پس بہ بداہت عقل سلیم معلوم ہوا کہ یہ روایت جیسے از روے سلسلہ
موضوع وغلط ہے ویسے ہی از راہ درایت محض غلط وبے بنیاد ہے
کوئی اصلیت نہین ہے من سمجھتا ہون کہ جن ہواخواہان خلیفہ دوم وابو حنیفہ
کے روایت کرنے کو صحابہ رسول سے جہوٹی جہوٹی موضوعات لغویات
سے ثابت کرنا چاہا کہ آنحضرت نہین کے ہم آوازون نے اس عقدہ سے
استعفا دیا ۱۲ ورغلط بنایا انہین لوگون نے دیگر حدیثون کی طرح بناکر ابو حنیفہ
کیطرف نسبت کردی تاکہ [illegible] اور ابو حنیفہ دونون کی خیرخواہی ہو جائے
ورنہ حقیقت مین ابو حنیفہ [illegible] روایت سے ویسے ہی بری ہین جیسے

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوم اس خیال فاسد سے یہہ صرف یاروں کے درمیانی کارروائی ہے
ازینجاست کہ یہہ روایات صحاح ستہ اہلسنت مین نہین پائی جاتی بلکہ
بلکہ صرف دار قطنی ایسے لوگون نے اپنی کتابون مین جو مجموعہ موضوعات
وضعاف ہے نقل کیا جیسا کہ سابقاً مرقوم ہوا پس الحمد للہ کہ اس روایت کے
بطلان و موضوعیت مین درایۃً و روایۃً کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہی

ساتوین روایت اوسی ازالۃ الغین[صفحہ ۹۴۰] مین محدث ابو صالح سے
روایت ہی مضمون وہی ہے کہ عمر نے خواستگاری کی اور حدیث
رسول بیان کی کہ ہر حسب و نسب منقطع ہوگا بروز قیامت مگر میرا حسب
و نسب جسپر عقد حضرت ام کلثوم ہوا اب انکی حالت سننا چاہیے کہ ابو صالح
کاتب لیث وہ ہین کہ علامہ ذہبی میزان الاعتدال[صفحہ ۲۱] مین فرماتے ہین کہ
کہا صالح جزری نے ابن معین اسکے توثیق کرتے ہین اور میری نزدیک
وہ مرتکب کذب ہوتا تھا حدیث مین اور کہا نسائی نے کہ ثقہ نہین ہے
یحییٰ بن بکر میرے نزدیک اون سے احسن ہے اور کہا ابن مدینی نے ہم
اوسے کچھ نہین دیکھتے ہین تعجب ہے کہ ایسے کاذبین غیر موثقین کے
روایات الحق کے سامنے پیش کرکے ایسے امر عظیم کا اثبات چاہتے ہین

آٹھوین روایت وہی ازالۃ الغین[صفحہ ۹۴۲] مین ہے دار قطنی از حدیث لیث
بن سعد از موسیٰ بن علی بن رباح مضمون واحد ہے لیث بن سعد کو
جو راوی روایت مین امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین مجہولین سے
شمار کیا ہے چنانچہ کہا کہ چند مقامون مین صحیح مسلم کے روایت مجاہیل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

جسکو ابو علی غسانی منقطع کہتے ہیں پہلے روایت تیمم میں ہے حدیث ابی الجہم کے
کہ روایت کیا لیث بن سعد نے الخ اور ظاہر ہے کہ روایت مجہول کی کبھے
مستند نہیں ہو سکتی جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا **نویں روایت** ادسے
ص ۹۴۳
ازالۃ العین میں ہے و مولف کتاب ذریۃ طاہرہ از عاصم بن عمر بن قتادہ
روایت ملیما ید الخ حالانکہ عاصم کے بارہ میں عام حکم ابن معین سے ہے کل عاصم
فی الدنیا ضعیف جیسا کہ کتاب الضعفا محمد طاہر گجراتی میں ہے اور عبد الحق نے
ص ۲۰۳
تضعیف اسکی علما سے بالخصوص نقل کی ہے کما فی میزان الاعتدال
دسویں روایت اوسی ازالۃ العین میں ہے ہم دار قطنی از طریق ابن مہران
از حدیث شریک بسند آوردہ الخ راوی اول بن مہران یعنی سہیل بن ابی
خرم مہران ضعیف ہے کما فی التقریب **راوی دوم** شریک ہے اسکے
ص
بارہ میں علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں شریک بن عبد اللہ — ص ۱۸۶ میزان الاعتدال جلد اول
نخعی کوفی یحیی بن سعید سے اسکی تضعیف منقول ہے کہا عبد الجبار نے
کہا مجھے یحیی بن سعید نے کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ شریک آخر عمر میں
مختلط ہو گیا یحیی نے کہا ہمیشہ سے مختلط ہے ابن معین نے کہا شریک
بن عبد اللہ بن سنان نخعی جد اوسکا قاتل حسین ع سے ہے ابن مبارک سے
نقل ہے کہ کہا حدیث شریک لیس بشیء ہے اور جوزجانی نے کہا
ص ۳۱۲
سئ الحفظ مضطرب الحدیث مائل ہے انتہے اور سعی مشکور میں ہے کہا — ص ۳۱۲ سعی مشکور مولوی عبد الحی
علی بن مدینی نے کہ کوئی روایت نہ کی شریک سے **گیارہویں روایت**
زہری سے تاریخ خمیس میں ہے کہ پہلے عمر کا عقد ام کلثوم سے ہوا — ص ۲۰۲ تاریخ خمیس جلد ۲

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لعلہ یسکر عون سی الخ یہ زہری وہ بزرگ ہین کہ ابن ابی الحدید معتزلی سنے شرح
نہج البلاغۃ مین لکھا ہے منجملہ منحرفین کے جناب امیر علیہ السلام سے زہری ہے
چنانچہ جریر بن عبد الحمید نے محمد بن شیبہ سے روایت کیا کہ مین مسجد رسول
مین تھا کہ دیکھا زہری اور عروۃ بن زبیر بیٹھے ہوے جناب امیر علیہ السلام کا تذکرہ
کر رہے ہین پس اون دونون سنے جناب امیر علیہ السلام کو برا کہنا شروع کیا یہ خبر جب
جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے سنی تو تشریف لائے اور فرمایا اے
عروہ میرے پدر بزرگوار یعنے جناب امیر علیہ السلام سے اور تیرے باپ زبیر سے
خدا کے یہان محاکمہ ہوا خدا نے میرے جد امجد کے مطابق فیصلہ کیا
اور تو اے زہری اگر مکہ معظمہ مین ہوتا تو جناب امیر علیہ السلام کی عظمت و جلالت
دکھاتا انتہے واضح رہے کہ ابن ابی الحدید گو معتزلی ہے اور اہلسنت
بمقابلہ شیعہ معتزلہ کے نام پر فوراً واویلا کرنے لگتے ہین مگر یہ معتزلی وہ شخص ہے
کہ فاضل فضل بن روزبہان صاحب ابطال الباطل اسکے کلام سے
استدلال کرتے ہین بلکہ قرین ابن جوزی ذکر کرتے ہین تاہم انحراف زہری جناب امیر علیہ السلام
سے خود استیعاب ابن عبد البر کی سے بھی ظاہر ہے کیونکہ ذکر زید بن حارثہ مین
لکھتے ہین کہ کہا زہری سنے ہم جانتک جانتے ہین زید بن حارثہ کے پہلے
کوئی اسلام نہ لایا کہا عبد الرزاق سنے سواے زہری کے اور کسینے ایسا
بیان نہین کیا ہے انتہے پس اس سے بھی انحراف زہری کا جناب امیر
علیہ السلام سے بخوبی ثابت ہوا کیونکہ باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام کا سابق الاسلام
ہونا اس درجہ مشہور و معروف و متواتر ہے کہ سب واقف ہین مگر مخض

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الغرض اغوائے عوام ایسا بیان کیا کہ سب سے پہلے زید بن حارثہ اسلام
لائے ہیں اگر ایسے معاندین جناب امیر سے روایت کرکے اثبات اس
عقد کا کیا جائے تو سخت عجب ہے با اینہمہ زہری بتصریح امام ذہبی مبتلائے
تدلیس تھا کہ روایت ہو اور کی نسبت کرین دوسرے کیطرف جسکی مذمت
سابقاً مذکور ہوئی ہیں جب بلا سبب ان لوگون کی تدلیس کارگر ہوتی ہے
تو جہان اشتراک نام ہوگا ایک ام کلثوم کے واقعات کو دوسری ام کلثوم
کیطرف منسوب کرین تو کیونکر یہہ تدلیس و تلبیس نہ کارگر ہوگی اور شیخ عبد الحق
جنکو مولوی حیدر علی محقق دہلوی سے کہتے ہین اور وہ حضرت بڑی پردہ داری
بعض جگہ بمجبوری اپنی روات کے معائب کو ظاہر کرتے ہین اسماء الرجال ص ۶۲ دہلی چھپے
مشکوۃ مین جو تحریر کرتے ہین وہ بھی ابن زہری کی ضلالت و خسران کے
لئے کافی ہے کیونکہ شیخ صاحب موصوف فرماتے ہین زہری بن شہاب
صحبت مراد سے یعنے خلفائے بنی امیہ مین مبتلا ہوا اقران اوسکے جو عباد
و زہاد سے تھے معترض ہوتے تھے اور اس حرکت کو اوسکی قبیح جانتے تھے
زہری بجواب اونکے کہتا کہ مین اونکے امر خیر مین شریک ہوں نہ امور شر کا
وہ لوگ بجواب اوسکے کہتے تھے کہ یہ تو ضرور ہوتا ہے کہ اونکے فسق و فجور کو دیکھتا ہے
اور خاموش رہتا ہے کچھ اعتراض نہین کرتا انتہیٰ مین بعبرہ سال مذا
کے انتہے ہین جو شخص بطمع دنیا شریک فسق و فجور خلفائے بنی امیہ ہوا
اوسنے اگر اونکی خوشامد مین یہہ حرکات تدلیس و تلبیس و وضع کی ہون تو کون
جائے تعجب ہے کیونکہ عناد قدیمی امیہ کا دربارہ حسب و نسب جناب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اہتمام اونکا ایسی احادیث کے ہونے مین جس سے توہین حضرت
کی ہوا اور خوشامد پرستی علماے اہلسنت کی کہ کبوترون کے واسطے
رسول پر تہمت لگا دی ہونگو رہوی پس خود صحبت خلفاے بنی امیہ
اسکے لئے کافی تھی چہ جائیکہ خود بھی اتنا بڑا دشمن ہو کہ عیاذاً باللہ حضرت کو
دشنام دے اور برخلاف جماعی فریقین صرف بغرض کسر شان علوے
زید بن حارثہ کو سب سے سابق الاسلام بتاوے بہرکیف بوجہ اختصار انہی
روایتون پر اختصار کرتے ہین جنکو مولوی حیدر علی سے عالم متبحر امام المتکلمین
اہلسنت نے انتخاب کرکے لکھا ہے بقیہ دو چار روایتین واہیہ ازالۃ الغین
کی اور صواعق محرقہ وغیرہ کی جنکی حالتین مع قدح رواۃ و جرح مخرجین روایات
اصل کتاب جلد ہفتم ذوالفقار حیدری بشرح و بسط تمام مرقوم ہے
ذکر اونکا بسبب تطویل سمجھ کر یہان حذف کیا اگر پروردگار عالم نے توفیق
اور حیات مستعار نے وفا کی اور مومنین بالیقین نے توجہ فرمائی تو عنقریب
انشاء اللہ اصل کتاب حلیہ طبع سے مجلی ہو کر ملاحظہ مومنین مین در آئیگے
ولا یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید افسوس صد افسوس کہ حضرت
اہلسنت ایسے روایات موضوعہ سے جنکی کا روای ضعیف کاذب وضاع
مفتری لیس بشئے دجال بلکہ خر دجال ہین اثبات ایسے امر عظیم کا چاہتے ہین
دشمنان و مخالفین اہلبیت طاہرین ہوا خواہان خلیفہ دوم سے
تو روایت کرتے ہی تھے نوبت بدینجا رسید کہ قاتلان ... سیدالشہدا
مظلوم کربلا روحی لہ الفداء کے اولاد ... بھی ... روایت کرنے لگے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنہونے اہلبیت نبی کی خون ریزی کی بہر اونکو یا اونکی اولاد کو آبروریزی
اہلبیت مین کہیا عذر ہوگا ناظرین بالانصاف ذرا غور کرین کہ ان راویون کے
روایتین کبہی لائق سند ہوسکتی ہین ایسا ایسے واضعین وکاذبین و
مفترین بلکہ دجالون کی روایتون پر کوی بہی اعتماد کرسکتا ہے کیا غضب ہے
کہ ذری ذری باتون پر تو روایتون کی یہانتک قدح کیجای کہ چونکہ ابو حنیفہ
راوی سے ہے لائق اعتبار نہین اور ان روایات عقد کے بارہ مین تحقیق وتفحص سے
ذرا کام بہی نہین لیا جاتا یہہ نیا ظلم ہے بدعتین خلفا اور صحابہ خصوصا بی بی
عایشہ کا احداث ایسا قطعی ویقینی کہ خود بی بی عایشہ نے کہا مجکو روضہ
رسول مین نہ دفن کرو کیونکہ مینے بعد انحضرت احداث کیا اسپر بہی
بدعتین اونکی جب کتب صحیحہ اہلسنت سے دکہائی جاتی ہین تو قدح وجرح
رواۃ کی بدولت غلط بناتے ہین مگر ان روایات واہیہ وموضوعہ مین ذرا
تامل نہین کرتے دیکہیئے خود شاہ صاحب تحفہ مین صفحہ سوان طعن بی بی
عایشہ یہ بیان کرتی ہین کہ عایشہ نے ایک اپنی لونڈی یا لیا لڑکی
کو خوب آراستہ وپیراستہ کرکے کہا کہ شاید اسکی بدولت بعض جوانان قریش
کو شکار کرین اور پہنسائین انتہی حالانکہ یہ طعن شیعون کی کتابون مین نہین
پایا جاتا شاید شاہ صاحب نے اوپج کی لی ہو کہ جن امرون کو شیعہ نہین بہی لکہتی
اونکا بہی جواب دین بہرکیف اسکی جواب مین شاہ صاحب فرماتے ہین جواب
این طعن اہلسنت کہ اول این روایت بچند وجہ مجروح است زیرا کہ شہزاد کیج
بن الجراح عن عمار بن العمران عن امرأۃ من عنزۃ عن عایشہ وردہ است عمار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن عمران مجہول الحال است وامرءۃ من عنزہ مجہولۃ الاسم والمسمی است فلا یصح الاحتجاج بہما دوم باز درین روایت عنعنہ است کہ محتمل ارسال و انقطاع باین قسم روایات بے سر و بن در مطاعن امہات المومنین تمسک جستن شان مومنین نیست سوم جائے طعن نیست زیرا کہ طلب کفو کریم برائے دختر خانہ پرورده خود چہ عیب دارد اس جائے تعجب ہی کہ راوی کی صرف مجہول الحال ہونیکے سبب سے تو یہہ روایت باطل ہو جاوے استدلال نہ درست ہو حالانکہ سیکڑوں بلکہ ہزاروں مجہول الحال کی روایتیں کتب صحاح وغیرہ مین بہری پڑی ہین اور ان روایات عقد سے کہ جو رواۃ مجہول الحال کذاب دجال وضاع مفتری ہین اوسپر بہی اس روایت کے صحت مین کوئی خلل نہ پڑے اور استدلال اس سے باطل ہو اور روایت کا بطریق عنعنہ ہونا کہ عن فلان عن فلان یہان قادح کیا جاتا ہے حالانکہ صحاح کی اکثر روایتین بہی یوہین ہین (یا) اور روایات عقد جو بطور عنعنہ ہین یہہ قدح نہ کارگر ہوا سراسر عجب ہے دیکہئے اصحابہ کی کل روایتین اس مادہ مین یوہین وارد ہین عن عمر عن محمد بن علی الخ عن عبدالرحمن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن جدہ الخ من طریق ابن اسحق عن الحسن بن علی الخ ابن سعد عن انس بن عیاض عن جعفر عن محمد عن ابیہ الخ واہ کیا خوب انصاف اہلسنت ہی کہ یہان جو چاہا بنالیا خیر یہان تو مطاعن بی بی عایشہ کا واسطہ تہا اب سنئے کہ فضائل جناب امیر جو باقرار ائمہ دین اہلسنت کیسی یقینی اور متواتر ہین وہین یہہ کوشش کیجاتی ہے کہ خود اپنے ہی یہان کی روایات مین کسی راوی کو ضعیف یا شیعہ بنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصل روایت کو باطل کریں جیسا کہ حدیث ان علیا منی وانا من علی
و هو ولی کل مومن بعدی میں شاہ صاحب فرماتے ہیں ”حدیث باطل است
زیرا کہ در اسنادش اجلح واقع شده و او شیعی است متہم در روایت و جمہور او را
تضعیف کرده اند پس بحدیث لے و احتجاج نتوان کرد“ وغیرہ وغیرہ جسکی رد مجلدات عبقات
الانوار میں موجود ہے بس سراسر حیرت ہے کہ ایسی روایات متواترہ قطعیہ تو
ایک راوی کے ضعیف یا شیعہ ہونیکی بدولت باطل ہو جائیں حالانکہ بکثرت
طرق اس روایت کے اس عیب سے خالی ہیں اور یہ الزام بھی غلط ہے جیسا
کہ جلد ثالث عبقات الانوار خاص اسی حدیث کے لیے تصنیف ہوئے
اور ان روایات موضوعہ و کاذبہ میں رواۃ دجال کذاب وضاع مفتری خادم خلیفہ
دوم اور قاتل امام حسین ع سے ہیں ایک نظر سرسری بھی نہیں ڈالی جاتی
کہ رواۃ اس قصہ کے کیسے ہیں نہ اصل واقعہ پر غور کیا جاتا ہے کہ کسطرح
یہ امور جو ان روایات میں مذکور ہیں ممکن الوقوع ہیں یا نہیں بہرکیف ان
روایات کی حالات سے بخوبی معلوم ہوا کہ انکی روایتیں بالکل موضوع ہیں
اور اصل قصہ باطل ہے کیونکہ یہ بات تو بدیہیات اولیہ سے ہے کہ توثیق حدیث
موقوف توثیق رجال پر ہے کما قال المولوی لبغیر و سلامہ المولوی عبدالحی فی
صہ ۲۹۲
السعی المشکور پس الحمد للہ کہ یہ روایات بلکہ کل روایات اس قصہ کے غلط و بے بنیاد
ہوئی کیونکہ جب صرف ایک صاحب ہدایہ کے خطا سے بیچ پیس عالم سے
اور انکی متابعت کی در بقول فاضل رشید خاطی ٹھہرے تو جہاں آنزد جال
کذاب اخوان ضلال کی لکھی ہوئی ہوا اور جس عمر عثمان متابعت کریں تو کیوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو سب خاطی وضال ومضل بنائے جائینگے حالانکہ بلا اس جرح وقدح کے
بھی یہ روایتیں عقلاً باطل ہیں چہ جائیکہ بلا سند ہوں اور روایت بلا سند
بقول شاہ صاحب قابل اعتبار نہیں بلکہ شتر بیمہار ہیں فالحمد للہ ثم الحمد للہ

بحث از دعوی اہلسنت بشہرت و تواتر این قصہ

جبکہ بحمد اللہ وحسن توفیقہ بطلان اور موضوعیت ان روایات کی اجمالاً و تفصیلاً
بخوبی ثابت ہو چکی تو اب ہمکو کوئی ضرورت انکے دعوے شہرت و تواتر سے
بحث کرنے کی نہیں رہی کیونکہ شہرت یا تواتر انہیں روایات موضوعہ کے مجموعہ
کا نام ہے نہ یہ کہ کوئی خاص جانور ہو پس جب اصل روایات موضوعہ و
غلط و باطل ہوئے تو انکے مجموعہ کے موضوع و باطل ہونے میں کیا
عذر رہا چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہیں کہ اگر احیاناً خبرے از اخبار
ایشان بروایت جمعی وارد شد بیک لفظ یا الفاظ متقاربہ نیست اختلاف
الفاظ واضطراب آن بحدے می آید کہ جمع و تطبیق دشوار میشود و تعدد
رواۃ چون باین رنگ باشد کہ ہر یکے در قصہ واحد خبرے روایت کند مخالف
دیگر باشد قادح صحت خبر میشود نہ مفید شہرت انتہی مگر بنظر مزید تسکین خاطر
مخالفین اجمالاً اس سے بھی بحث کیجاتی ہے پس واضح ہو کہ اولاً نفس وقوع
عقد کے بارے میں کوئی روایت بھی صحیح نہیں چہ جائیکہ مشہور و متواتر ہو مگر ہاں
دربارہ وفات ام کلثوم و زید بن عمر کے شاہ صاحب اور مولوی حیدر علی
نے دعوے تواتر کیا ہے چنانچہ عبارت شاہ صاحب یہ ہے کہ درینجا خود
بالقطع والتواتر ثابت است کہ زید بن عمر از بطن آن سیدہ بوجود آمد و اولاد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمر بنام برادر خود زید بن الخطاب کہ در جنگ مسیلمہ کذاب شہید شدہ بود مسمی کرد
و زید بن عمر جوان شد و بست سال عمر یافت در خانہ جنگے کہ فیما بین
بنی عدی واقع شدہ بود شب ہنگام برائے اصلاح از خانہ خود برآمدہ بود
از دست کسی در آن حیص بیص شہید شد و مادر مطہر او نیز ہمان روز بمرض
در گذشتہ بود و ہر دو جنازہ را یکوقت حاضر نمودند حضرت امام حسینؑ و عبد اللہ
بن عمر نماز جنازہ خواندہ دفن کردند انتہے اور مولوی حیدر علی نے بھی اسی
امر پر دعوے تواتر کیا ہے کہ وفات حضرت ام کلثوم و فرزند او زید بن عمر
در ایام خلافت معاویہ بن ابی سفیان رو دادہ در وقت واحد بہا بندہ محدثین
اہلحق ہمین امر تصریح کردہ اند و از قبیل متواترات شمردہ وہمی و تردد سے
درین باب بخاطر خود راہ ندادہ اند جس سے معلوم ہوا کہ اصل دعوے
تواتر وفات ام کلثوم و زید بن عمر پر ہے نہ بنفس وقوع پر جسکے بارہ میں
روایتیں مذکور ہوئیں گو بطریق لزوم دعوے کر سکتے ہیں کہ جب وفات میں
ماں بیٹے کے دعوے تواتر ہوا تو عقد پر بھی ضرور ہی ہوا لیکن اصل دعوے
اسی وفات سے متعلق ہے شاہ صاحب نے سند میں اس دعوی کے
حاشیہ پر عبارت نہایۃ الارب نقل کی ہے اور مولوی صاحب نے باوصف
تطویل لاطائل کوئی سند نہیں دی سوائے اسکے کہ عبارت اصابہ
منقولہ مولوی صاحب میں یہ مرقوم ہے ان ابن عمر صلی علی ام کلثوم و ابنہا ۲۸۹
زید الخ اور عبارت اسد الغابہ سے یہ نقل کیا ہے و توفیت ام کلثوم
و ابنہا زید فی وقت واحد [illegible] انداز کا ہی ہے کہ ام کلثوم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وزید نے ساتھہ وفات کیا امام حسن ؑ یا امام حسین ؑ یا سعد بن ابی وقاص
یا ابوہریرہ یا عبداللہ بن عمر یا سعید بن عاص نے نماز جنازہ پڑھی چاہیں
اسکو سند صحیح سے تعبیر کریں یا متواتر بتائیں یا مشہور کہیں ہمکو اصلیت
سے اس واقعہ کے مطلقاً گفتگو نہیں مگر اس سے حضرت ام کلثوم بنت
جناب امیر ؑ کی کسیطرح تعیین نہیں ہو سکتے کیونکہ اصل روایات میں صرف
نام ام کلثوم وزید وارد ہے جس سے نہ بالخصوص ام کلثوم بنت علی ؑ
کے تعیین ہو سکتی ہے نہ زید کا پسر عمر ہونا اور سابقاً ہم ثابت کر چکے ہیں
کہ خلیفہ دوم کی دو زوجہ کا نام ام کلثوم تھا ایک ام کلثوم بنت جرول
خزاعی جو ایام جاہلیت سے انکی زوجیت میں رہی اور اوس سے زید
بن عمر پیدا ہوا دوسرے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط جس سے
بمقام حدیبیہ عقد کیا اور بروایات متواترہ فریقین یہہ بھی یقیناً اور حتماً ثابت
ہو چکا ہے کہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر ؑ اپنے بھائی امام حسین ؑ
کے ساتھہ شریک معرکہ کربلا رہیں بلکہ اوسکے بعد بھی زندہ رہیں جس سے
ببداہتہ عقلیہ معلوم ہوا کہ زید کے ساتھ ان حضرت ام کلثوم علیہا السلام نے بعد
معاویہ نہیں وفات کی جو تا معرکہ کربلا زندہ رہیں بلکہ وہ ام کلثوم بنت جرول
خزاعیہ زوجہ عمر مادر زید تھی رواۃ نے تدلیس پر تلبیس بیان کیا اور علمائے
بوجہ اشتراک نام ایک ام کلثوم کا قصہ دوسری ام کلثوم کیطرف منسوب
کر دیا جیسا کہ سابقاً بصراحت تمام مع نظائر مذکور ہوا اصل قصہ وفات
ام کلثوم و زید کے متواتر یا صحیح السند یا مشتہر ہونے سے ہر چند کہ جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعریف مشہور اور متواتر کے اصول فقہ کی کتابون مین بیان ہوی ہے اور جو شرائط
مقرر ہوئے ہین کسیطرح یہان نہین پائے جاتے ہمکو بحث نہین ہے کیونکہ
مقصود ہمارا تحقیق اصل عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام سے اور اولاد
زید کا پیدا ہونا اور ساتھ مرنا ہی جو بخوبی باطل ہوا اور یقیناً ثابت ہوا کہ نہ انکا عقد
عمر سے ہوا نہ مادر زید ہوئین نہ ساتھ مرین حالانکہ بفرض محال اگر اہلسنت اسکے
مدعی بھی ہوون اور مشہور قرار دین تب بھی کوئی فائدہ نہین کیونکہ خود امام فخر الدین
رازی بانگ پکار کر کہتے ہین کہ بیس یا ہزار راوی کے اتفاق کر لینے سے
کسی امر پر تواتر واقعی حاصل ہوتا ہے نہ تواتر معنوی کیونکہ عرف مین
ہرگز مستبعد نہین ہے کہ بیس آدمی کسی دروغ واقعہ پر اتفاق کر لین اور بعبارات
مختلفہ بیان کرین اور **تصدیق** اس دعوے کی عبداللہ بن زبیر کے
حرکت سے بخوبی ظاہر ہے جیسا روضۃ الاحباب مین ہے چون اصحاب
برآمد عبداللہ بن زبیر پنجاہ مرد از سکان آن موضع نزد عایشہ آورد تا گواہی
دادند کہ این آب حواب نیست و لشکر از آب حواب در اول شب
گذشت و گویند کہ این گواہی اول شہادت دروغی بود کہ در اسلام بوقوع
پیوست پس جب بیس یا ہزار آدمیون کا دروغ واقعہ پر اتفاق کرنا ممکن ہوا
اور عہد صحابہ کبار مین جسکو خیر القرون کہتے ہین بلکہ خود صحابہ کبار روبروے
ام المومنین اس امر شنیع کے مرتکب ہوون کہ خفیف خفیف امر پر پچاس
پچاس آدمی جھوٹی گواہی دین تو دو چار یا دس پانچ راویون کا اتفاق
کر لینا اس دروغ واقعہ پر کیونکر موجب تعجب ہو سکتا ہے دیکھئے

صفحہ ۲۵۸ کا نقل نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت وقد نقل نے عبقات الانوار صفحہ ۱۱۴۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلبیت طاہرین علیہم السلام کا انکار کرنا جواز قیاس سے اور اوسکو
ناجائز جاننا باجماع علماے امامیہ و اتفاق علماے اہلسنت بحد
شہور و متواتر ہے کہ علامہ عبری قائل ہین کہ حق یہہ ہے کہ اہلبیت ع
کا قول باقر و صادق کے انکار کرنا قیاس سے ویسا ہی مشہور ہی
جیسا کہ ابو حنیفہ و شافعی و مالک سے قول بوجوب عمل بر قیاس مشہور ہے
انتہی اور خود مخالفت ان حضرات ع کی ابو حنیفہ کے قیاس سے حیوۃ الحیوان
اور تاریخ ابن خلکان اور تاریخ یافعی وغیرہ مین بھی مذکور ہے اور اصل
حدیث معاذ جسکو جواز قیاس کی سند قرار دیتے ہین ایسی غلط و باطل ہی
کہ خود علامہ سیوطی مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داود مین جوزقانی سے
ناقل ہین کہ یہہ حدیث باطل ہے لوگ شعبہ سے نقل کرتے ہین مینے متعدد سند
صغار و کبار مین اس حدیث کو تفحص و تلاش کیا اور جن اہل علم سے ملاقات
ہوئی اونسے بھی دریافت کیا مگر بجز اس طریق کے یعنی جس مین حارث بن
عمرو داخل ہے دوسرے طریق سے یہ روایت نہین پائی جاتی اور یہہ
حارث بن عمرو مجہول ہے اور اصحاب معاذ شہر حمص کے بھی معروف
نہین ہین اور ایسی سند پر اصول شریعت مین اعتما نہین ہوسکتا اگر
کوئی کہے تمامی فقہا نے اس روایت کو اپنی کتابون مین لکھا ہے اور
اوسپر اعتماد کیا ہی تو کہا جائیگا اس روایت کا یہی طریق ہی اور متاخرین نے متقدمین
کی اسمین تقلید کی اگر اس طریق روایت کے سوا دوسرے طریق سی کوئی روایت
قابل قبول اہل نقل پیش کرینگے تو ہم اوسکے قول کیطرف رجوع کرینگے مگر یہہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرتبے امکان میں نہیں ہے البتہ اسنے تھے جس سے معلوم ہوا کہ خود اہلسنت
کے یہان بھی ایسی حدیث قابل اعتماد دربارہ قیاس نہیں ہے اور خود
فاضل رشید بھی اشتہار انکار اہلبیت اطہار کے مقر ہیں چنانچہ شوکت عمریہ
میں کہتے ہیں اشتہار انکار بر قیاس و منع آن از ائمہ اطہار در حق قدمائے
شیعہ مسلم است پیرا کہ در اکثر جامے بودند الخ با اینہمہ بطلان واقعی روایت
قیاس و اشتہار بہ اشتہار انکار اہلبیت اطہار علیہم الصلوۃ والسلام من الملک
العفار فاضل ملتانی بھی تنبیہ السفیہ میں بہ نسبت اسکے کہتے ہیں خبرہا
کہ کذابین و وضاعین مشتہر ساختہ اند و در حقیقت اصلے ندارد بمجرد اشتہار احتجاج
نتوان کرد انتہے و تفصیلہ فی المجلد الاول من استقصاء الافحام لیکن جب
واقعی ایسے مشہور و متواتر ہیں یہ احکام انکے نافذ ہوں تو نہ معلوم کہ ہم لوگ
اہلحق ان روایات موضوعہ و واہیہ عقد کے بارے میں جسکی حالت مذکور ہوئے
بشرط تسلیم شہرت بطور واقعی کیوں نہ کہینگے کہ خبرہا است کہ کذابین و وضاعین
مشتہر ساختہ اند و در حقیقت اصلے ندارد لہٰذا بمجرد اشتہار احتجاج نتوان کرد
سبحان اللہ نسبت شیعون کی جناب امیر علیہ السلام اور اہلبیت طاہرین علیہم السلام
کیطرف کس درجہ یقینی اور متواتر ہے کہ جو حضرات اہلسنت بھی بالاتفاق کہتے ہین
ہے کہ اسی جرم پر شیعے مورد طعن ہوتے ہیں جیسا کہ کلام عضدی و دوانی
و مولوی عبدالحلیم سابقاً مذکور ہوا اینہمہ صاحب رجوم الشیاطین اس
تواتر کو مفید علم قطعی نہیں جانتے چنانچہ کہتے ہیں و نیز این تواتر کہ منحصر در جماعت
خاص باشد لغرض من الاغراض ہرگز مفید علم قطعی نیست چہ جائے آنکہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

از بدیہیات باشد و جوابہ فی معین الصواد قین پس جب اسکے اسنے
اغراض جنکے لیے جو ہوئے اور غلط اور متواتر کرنا اور اسکو مشہور کرنا ممکن ہے
تو اگر بفرض محال یہ روایات عقد اہلسنت کے نزدیک ایسا ہی مشہور
و متواتر ہوں جیسا کہ انتساب شیعہ اہلبیت کیطرف یقیناً واقعاً مشہور ہے
تو بھی بوجہ انحصار اوسکی جماعت کا ذہین و ریخ اپنی آپس میں بغرضہا
من الاغراض مفید علم قطعی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ شہرت اسکی عشر عشیر شہرت انتساب
تشیع کی برابر بھی نہو چنانچہ فی الواقع ایسا ہی ہے پس صاحبان عقل و ادراک ایسی لغویات
اور مزخرفات کو کیونکر قبول کر سکتے ہیں پس الحمد للہ کہ بتقریر وافی و کافی ان روایات کا بشرط
تسلیم شہرت بھی غیر مفید علم ہونا ثابت ہوا اگر بنا بر احتمال اول اشتباہ رواۃ اور خطائے
علما کی قایل ہوں تو بھی عدم وقوع عقد مسلم ہوگا چنانچہ اسباب اشتباہ و دلائل و قرائن
و شواہد و نظایر اوسکی سابقاً مذکور ہوئی کہ بڑے بڑے علمائے متبحرین جیسے فقہا و محدثین و مورخین
و متکلمین سیکڑوں اغلاط میں ایسا مبتلا ہوئے کہ اپنی دہوکھونکی بدولت روایات صحیحہ کو باطل کر دیا
چنانچہ قصہ وفات ام رومان کی نسبت متعطرف امام مالک کے اعتماد کرنا تمامی فقہا کا
روایت باطل جواز قیاس پر سابقاً مذکور ہوا پس بعض فقہا کا ان
روایات موت ام کلثوم و زید بن عمر سے جناب ام کلثوم علیہا السلام
کو سمجھ لینا اور سارے واقعی کو ادہر منسوب کرنا اسی قبیل سے ہوگا
اور اگر بنا بر احتمال ثانی وضعیت روایات اور وضاعی رواۃ کی قایل ہوں
تو بھی عدم وقوع عقد مسلم ہوگا چنانچہ دلائل اور شواہد اور نظایر اسکی
اور احوال شہرت و تواتر ابھی مذکور ہوئے جس سے بطور حتم و یقین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت ہوا کہ یہ قصہ عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام کا محض غلط اور موضوع
اور باطل اور تہمت و افترا ہے نہ خلیفہ نے خطبہ کیا نہ عقد ہوا نہ زید پیدا ہوا
نہ بعد معاویہ وفات کیا وغیرہ واضح ہو اول نے اصل خطبۂ ام کلثوم
بنت ابو بکر کے قصہ کو کچھ تبدیل و تغیر کر کے بغرض اصلاح خرافت خلیفہ
حضرت ام کلثوم علیہا السلام کی طرف منسوب کیا ما بعد والی راویوں اور
عالموں نے بالعمد یا بلا عمد زید و ام کلثوم کے اصلی حالات کو اور منسوب
کر دیا اور متاخرین نے اپنے متقدمین کی تقلید کر لی تحقیق امر واقعی
نہ کی از انجا است کہ حالات صدر اول کے غور کرنے سے کوئی نشان
اور اصلیت اس قصہ کی مطلقاً معلوم نہیں ہوتی بلکہ خلاف اسکے
ثابت ہوتا ہے چنانچہ بعض حالات کی طرف اجمالاً اشارہ کیا جاتا ہے
اول یہ کہ جب خلیفہ دوم پر ابو لولو کا وار کاری لگا تو عبد اللہ بن عباس سے
کہا کہ کیا یہ امر تم لوگوں کے مشورہ سے تھا ابن عباس نے انکار کیا جس سے
معلوم ہوا کہ خلیفہ صاحب بنی ہاشم کو کس طرح سے اپنا دشمن سمجھتے تھے
پس اگر یہ نکاح ہوا ہوتا تو کس طرح خلیفہ صاحب ایسی تہمت نہ لگاتے
نہ ایسا خیال دوڑاتے دوسرے یہ کہ جب خلیفہ دوم نے وقت موت
اضطراب و قلق و بے چینی شروع کی تو بروایت بخاری وغیرہ حضرت ابن عباس
نے یوں تسکین دینا شروع کیا کہ تم صحبت رسول میں رہے اور حضرت
راضی گئے ابو بکر سے صحبت رہی وہ بھی راضی گئے اور لوگوں کے
ساتھ بھی اچھی سلوک کرتے رہے پھر کیوں جزع کرتے ہو اوس پر خلیفہ نے

ص ۱۱۲ ازالۃ الخفا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا کہ جو کچھ ہمکو خوف والم ہے وہ سب بدولت تمہارے اور تمہارے
اصحاب کے سبب سے اٹھتے اسیطرح اور لوگون کے فہمالنشین ہی مرقوم ملت
بکہ یہہ کسینے نہ کہا کہ آپ کیا جزع و فزع کرتے ہو کہ ان سب فضایل و مناقب
وصحبت نبوی کے ساتھ رسول سے تمکو ایسی قرابت قریبہ اور ایسا وسیلہ
حاصل ہے کہ خود حضرت نے فرمایا سب حسب و نسب بروز قیامت
منقطع ہونگے مگر سبب و نسب جسکو بقول اہلسنت خلیفہ نے اپنی نجات
کے لیے اسدرجہ کا عروۃ الوثقے جانا کہ بمقابلہ اسکے تمامی فضائل
ومناقب کو ہیچ و پوچ سمجھا ہیں اگرچہ بھی اس واقعہ کے اصلیت ہوتے
تو ممکن نہ تہا کہ صحابہ ایسے بزرگ فضیلت کو وقت تسکین جزع و فزع
خلیفہ تنبیش کرتے اور اس نعمت عظمی سے اونکی تسلی و تشفی نہ کرتے
کیونکہ کوی عاقل نہین مانسکتا کہ جس فضیلت کو خلیفہ صاحب یہ عظمت
سمجھین صحابہ کبار اوسکو عدل خلیفہ وصحبت رسول وصحبت ابوبکر کے
برابر بھی نہ جانین کہ ایسے وقت نازک مین اوسکا اظہار کرتے حالانکہ
عقلا و نقلا مسلم ہے کہ ایسے جانکاہ وقت مین کہ مومنین کو رحمت
خدا کا مشاہدہ ہوتا ہے اور فساق اور فجار کو غضب جبار و قہار کا
سامنا رہیں ایسی حالت مین قاعدہ مقررہ ہے کہ وہ باتین تسکین بخش
ذکر کرتے جس سے نہایت درجہ کا اطمینان اور پوری تسکین حاصل ہو اور
پہلے سے کے فضایل و بزرگیان بیان کرتے ہین کہ دل قوی ہے
اور مسرور و خوش رہے چنانچہ دیکھئے بنا بر مزعوم اہلسنت بیبی عایشہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ وقت موت حضرت ابن عباسؓ نے اونہین فضائل و مناقب سے تسلی
اور تشفی دی جو انتہا درجہ کے فضایل سے انکے تھے چنانچہ صحیح بخاری سے
منتہی الکلام مین منقول ہے کہ قبل موت عایشہ ابن عباسؓ آئے اور خیریت
مزاج پوچھی اسکے بعد کہا تم بخیر ہو انشاء اللہ کیونکہ زوجہ رسول ہو اور سوا
تمہارے کسی باکرہ سے رسول نے نکاح نہین کیا اور تمہارا عذر آسمان سے
نازل ہوا الخ اور ظاہر ہے کہ یہ اوصاف فضائل عالیہ بی بی عایشہؓ مین
مذکور ہوتے ہین اور ایسا کوئی وصف ونمین نہ تھا پس اگر خلیفہ کا عقد ہوا
ہوتا تو اسوقت یہ امر بہی ان کلمات تشفی سمات مین پیش کرتے جس سے
بڑھ کر کوئی فضیلت نہتھی حالانکہ کسی نے بجز صحبت رسول و ابوبکر و عدالت
جو انکے فضیلت خلیفہ مین مذکور ہوتے ہین اس امر کو نہ بیان کیا
جس سے معلوم ہوا کہ اسکی کچھہ اصلیت نہین ہی ورنہ ایسے وقت نازک
مین ضرور ذکر کرتے تیسرے یہ کہ بجواب ابن عباس خلیفہ صاحب یہ
نہ فرماتے کہ میری بھتیجی یہ اضطراب سب تمہاری بدولت اور تمہارے
اصحاب کے سبب سے ہے کیونکہ جب اسدرجہ محبت و موافقت تھی کہ بقول
اہلسنت تو پھر انکے سبب سے خوف عذاب کیون ہوتا جو کہا قسم بخدا
اگر تمامی روے زمین طلا ہوجاتا تو قبل مشاہدہ عذاب خدا اوسکو تصدق
کرتا چوتھی یہہ کہ اگر واقعی یہہ عقد ہوا ہوتا تو کچھہ تو خلیفہ صاحب جناب امیرؑ
کی خلافت مین سعی کرتے جیسا کہ عبدالرحمن بن عوف نے عثمان کے
لیے سعی کی لا اقل صرمان کی تو سعی نہ کی ہوتی جیسا کہ ذوالفقار حیدر جلد ثالث

منتہی الکلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مین مفصلاً لکھ چکا ہون پانچوین یہ کہ نواصب جنکو محبت شیخین سے
اور عداوت اہلبیت طاہرین سے باقرار اہلسنت انسے زیادہ ہے
وہ بھی اس امر غلط کا ادعا نہین کرتے چنانچہ شاہ صاحب نے جو اقوال انکے
نقل کیے ہین اونسے بخوبی اسکی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ حاشیہ تحفہ مین ص ۶۹۱
فرماتے ہین بدان وفقک اللہ کہ تزویج حضرت زہرا با سناد مردان
فضیلتے ست کہ مختص باوست و نواصب گفتہ اند کہ رسول دو دختر بعثمان
داد و فرمود اگر صد دختر بودے ہمہ را بعثمان میدادم یکے پس دیگرے
پس عثمان افضل باشد ازین باب از علی و تخصیص این فضیلت بعلی
روا نبود و نیز گفتہ کہ رسول دو دختر از شیخین گرفت پس ہر چہار را اصہار یافت
و فضیلت مصاہرت بدو مختص نباشد اہلسنت جواب گفتہ اند کہ حضرت
زہرا از جملہ دختران بزرگتر در مرتبہ و محبوب تر بود نزد پدر دیگر آنکہ حضرت زہرا
اولاد گذاشت و پس از پدر زندہ ماند پس مصاہرت اینجانب اقوی بود
از آنچہ نسبت غیر وے بود نواصب درین سخن قدح کردہ اند کہ بزرگی
زہرا مقابل زیادتی منکوحات عثمان است چہ آن دو بودند و ضعیفان
یعلبان قویا را اولاد گذاشتن و پس از پدر زندہ ماندن در امر میراث سود میکند
و آن نزد شما باطل است و در اصل مصاہرت مردن منکوحہ ضرر نمی کند
چہ بعد از وفات حضرت زہرا حضرت علی را معزول نمی فہمید و نیز خود
روایت کردہ اید کہ کل صہر و نسب ینقطع یوم القیامۃ الا صہری و نسبی
پس عثمان و علی در صہر دو برابر اند و آنکہ منکوحات ایشان مردند در زندگی

Presented by: Rana Jabir Abbas

ورمنکوحات ایشان بر انگیختہ شوند پس بہشتیں عمرون اجہا اعتبار رسے
جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ نواصب نے شیخین کو خسر حضرت کا بنایا:
یکو داماد حضرت کا قرار دیا ہو پس اگر یہ عقد ہوا ہوتا تو عمر کو خسر اور داماد
رسول دونو قرار دیتے جیسا کہ عثمان کو اس وجہ سے کہ دو بیٹیاں بیاہی گئیں
جناب امیر سے افضل کہتے ہین حالانکہ اوس روایت کل صہر و نسب
کو بھی لکھتے ہین معہذا اس شرف دامادی رسول مین جناب امیر اور
عثمان ہی کو داخل کرتے ہین نہ عمر کو بلکہ عمر و ابوبکر کو صرف سسر جانتے ہین
پس بالیقین معلوم ہوا کہ نواصب بھی اسکے مدعی نہین ہین کہ یہ عقد واقع
ہوا اور سچ ہے وہ کیونکر مدعی ہون ایسے امر کذب کے جسکے کہ بقول اہلسنت
وہ لوگ پابند راستی و صدق مقال ہین پس جیسا اس تقریر سے عدم وقوع
عقد مسلم ہوا ویسا ہی اہلسنت کا نواصب سے زیادہ مفتری اور دروغگو
اور وضاع ہونا بلکہ زیادہ دشمن اہلبیت ہونا بھی ظاہر ہوا کہ باوصف
عدم ادعاے نواصب اہلسنت ایسے امر لغو کے مدعی ہین اور بے محابا
کذب و افترا کے مرتکب ہوتے ہین اور خوف خدا و رسول نہین ہوتا پس
درمیان نواصب و اہلسنت وہی فرق ٹھہرا جو درمیان کافر و منافق
کے ہے جسکے بارے مین پروردگار عالم یہ شہادت ادا کرتا ہے واللہ
یشہد ان المنافقون لکاذبون واضح رہے کہ شاہ صاحب نے اعتراضات
خوارج و نواصب کو بڑے استحکام اور مضبوطی سے بیان کیا ہے
ایک اعتراض کا تو ٹوٹا پھوٹا کچھ جواب بھی دیا جس سے خود اس جواب کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضعف ظاہر ہے اور اعتراض ثانی کا بالکل جواب ہے نہ یا جس سے
تسلیم کرنا دوسرے اعتراض کا اور لاجواب ہونا اہلسنت کا ظاہر ہے چونکہ ہم کو یہاں
کسیکے سوال و جواب سے غرض نہیں ہے لہذا اسکا جواب نہیں دیتے مگر
اتنا کہے دیتے ہیں کہ بنا بر تسلیم عثمان کے مشابہت یا مماثلت جناب امیر ع
کے ساتھ امر دامادی نبوی میں محض لغو ہے کیونکہ عثمان کی مثال وہ ایسے
اشخاص ہو سکتے ہیں جو بقول اہلسنت داماد رسول تھے اور اون کے
ازواج نے روبروے آنحضرت وفات کی یا طلاق پائی مثل ابو العاص
شوہر زینب و عتبہ و عتیبہ شوہران سابق رقیہ و ام کلثوم جنکی طلاق کے بعد عثمان
اونہیں دختروں کا عقد ہوا بلکہ وہ تینوں باعتبار شرف تقدم حضرت عثمان سے
اشرف ہوے اور شیخین کا خسر رسول ہونا ویسا ہی ہے جیسا کہ کفار
مردگان کے سوا زندوں میں ابو سفیان کو یہ شرف ملا اور رسول کا سسر بہتر
خلیفہ دوم مثل خلیفہ اول سسری رہے داماد ہوے اور اگر عقد اونکا حضرت
ام کلثوم علیہا السلام سے عیاذاً باللہ ہوا ہوتا تو وہ بھی داماد رسول کہلاتے
جیسا کہ عثمان سمجھے گئے بلکہ اونکی دامادی عثمان سے افضل ہوتی پس
اس سے بھی معلوم ہوا کہ ہرگز ہرگز یہہ عقد واقع ہوا نہ اسکی کچھہ اصلیت ہے
بہرکیف ان روایات عقد کے موضوع اور باطل اور افترا و تہمت ہونیمیں عقلاً و
نقلاً و سنداً و متناً کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہے اور ان راویوں کے
کذاب و وضاع و دجال مفتری غیر ثقہ ہونے میں ذرا شک و شبہہ
نہ رہا اور اہلسنت کے بدتر از نواصب و خوارج ہونیمیں ذرا تامل کی گنجائش نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فانقشع الحق والحق یعلو ولا یعلی والسلام علی من اتبع الھدیٰ

خاتمہ

باقی رہا یہ امر کہ جناب ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام کا عقد کس سے ہوا اور اونکا شوہر کون تھا پس یہ امر حسب روایات فریقین ثابت ہے کہ جسطرح سائر بنات جناب امیرؑ کا عقد اپنے ہی خاندان بنی ہاشم یعنی اولاد حضرت عقیل و جعفر وغیرہ سے ہوا گو وہ کل بیٹیاں دختر جناب سیدہؑ نہ تھیں اوسیطرح عقد حضرت ام کلثوم کا اپنے ہی خاندان میں حضرت محمد بن جعفر طیار کے ساتھ ہوا فقط اختلاف تھا تو اسمیں کہ آیا عمر کے ساتھ عقد ہوا یا نہیں جسکو ہمنے بخوبی ثابت کیا کہ ہرگز خلیفہ دوم سے عقد نہیں ہوا اور اونکے ساتھ یہ بیان اہلسنت بھی باطل ہوا کہ بعد عمر عون بن جعفر سے بحکم جناب امیرؑ عقد ہوا کیونکہ بالاتفاق علماء اہلسنت کا بیان ہے کہ عون بن جعفر نے عہد خلافت عمر میں جنگ تستر میں شہادت پائی پھر وہ زندہ کہاں سے تھے جو بعد عمر اونسے عقد ہوتا گو یہ ممکن ہے کہ پہلے عون سے عقد ہوا ہو تب محمد بن جعفر سے مگر خلاف عقل ہے کہ محمد کے ہوتے اونکو چھوڑ کر دون سے کیوں ہونے لگا یا انہمہ عمر سے عقد ہونا بطرح محال ٹھہرا اور اسیکے ساتھ یہ دعوے بھی زیادہ تر غلط ہوا کہ بعد عمر محمد بن جعفر سے عقد ہوا بعد اونکے عون بن جعفر سے کیونکہ شہادت عون مقدم ہے وفات محمد بن جعفر پر بلکہ قتل عمر پر ازینجاست کہ جن جن علما نے بالاتفاق بذریعہ روایات بیان کیا ہے کہ بعد محمد یا قبل از محمد عون سے عقد ہوا جہان ذکر وفات عون لکھا ہے مطلقاً عقد وغیرہ کو نہیں لکھا بلکہ یہی بیان کیا کہ بجنگ تستر عہد عمر میں لاولد انتقال کیا جیسا کہ سابقاً عبارت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصابہ و استیعاب مذکور ہوئے مگر شیخ عبد الحق صاحب جنکو لقب محقق دہلوی کا
ملا ہے سبکے خلاف بلا سند کسی کتاب وغیرہ کی زہری سے ناقل ہین کہ بعد
عمر عون سے عقد ہوا اور اون سے ایک لڑکی پیدا ہوئی بعد عون کے
عبد اللہ سے عقد ہوا ان محقق صاحب نے محمد کو ایک دم غایب کر دیا اور صاحب
تاریخ خمیس وہی زہری سے بالکل خلاف اونکے ناقل ہین کہ بعد عمر عون
سے عقد ہوا اور کوئی لڑکا نہین ہوا بعد عون محمد سے عقد ہوا او سنے
ایک لڑکی ہوئی بعد محمد عبد اللہ سے عقد ہوا اور اوسنے کوئی اولاد نہین ہوئی
اور نہین کی زوجیت مین وفات کی نہین اختلاف سے انکی تحقیقات کا حال بخوبی
معلوم ہوتا ہے اور اسیکے ساتھ یہ بیان بھی ہے جو تمامی روایات مین مذکور
کہ بعد محمد و عون عبد اللہ بن جعفر سے عقد ہوا بلکہ بقول مولوی حیدر علی
خود جناب امیر نے یہ عقد کیا غلط ٹھرا کیونکہ عبد اللہ بن جعفر شوہر حضرت
زینب علیہا السلام تھے مہر باوصف موجودگی ویسے یہ عقد جس سے جمع بین
الاختین لازم آوے کیونکر ممکن ہے پس یہ کل بیانات ان روایات کے
غلط ٹھرے اور صحیح یہی قرار پایا کہ عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام کا محمد بن
جعفر سے ہوا چنانچہ یہ امر استیعاب اصابہ تاریخ خمیس اسد الغابہ سرور المحزون
شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا تحفۃ العین مولوی حیدر علی وغیرہ مین مرقوم ہے مگر اون مین
مہملات کے ساتھ جسکو ہم باطل کرچکے لیکن عبارت استیعاب اور اصابہ
البتہ تعیین محمد بن جعفر کے بخوبی ظاہر ہے چنانچہ عبارت اصابہ سے ہے
کہ محمد بن جعفر بن ابیطالب بن عبد المطلب بن ہاشم ہاشمی برادر عبد اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعون جو حبان وغیرہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے دار قطنی نے کہا مقام
حبشہ پیدا ہوے اور ابن مندہ وغیرہ نے کہا کہ عہد نبی مین اونکی ولادت
ہوئی اور ابو عمر نے کہا کہ کنیت اونکی ابو القاسم ہے انہین کا عقد حضرت
ام کلثوم بنت جناب امیر سے بعد عمر ہوا الخ جب سے بخوبی تحقیق ہو انحصار
عقد محمد کے ساتھ ظاہر ہوا اور چونکہ جملہ اخیرہ یعنی بعد بیعت عمر غلط ہے جیسا کہ
مذکور ہوا پس صحیح یہی قرار پایا کہ عقد حضرت ام کلثوم کا حضرت محمد بن جعفر سے
ہوا نہ عمر سے نہ عون سے نہ عبداللہ سے اور از انجا کہ حسب تصریحات
علماے اہلسنت ہمسن و ہمعمر ہونا جناب زینب و عبداللہ بن جعفر کا و جناب
ام کلثوم و محمد بن جعفر کا اور باہم تفاوت سنی بہت نہ درمیان ہر دو خواہر
مسلم ہے پس نہایت قرین قیاس بلکہ مطابق واقع ہے کہ عقد ہر دو
خواہر کا زمانہ واحد ہوا جو مقدم ہے اوس زمانہ سے جسمین خطبہ خلیفہ دوم
وغیرہ بیان کرتے ہین جیسا کہ مفاد تمامی ان روایات کا ہے اور تائید
اس امر کی اون روایات سے بھی ہوتی ہے جسمین دربارہ تعجیل نکاح دختران
یہانتک تاکید کی گئی ہے کہ بلوغ اونکا اپنے شوہرون کے گھر ہو کیونکہ
ظاہر ہے کہ مکارم اخلاق کے منبع اور اصول کرم حضرات اہلبیت
طاہرین ہین پس کب ممکن ہے کہ خود جناب امیر نے تاخیر کی ہو اور اتنی
مہلت دی ہو خصوصًا درصورتیکہ ہر دو خواہر ہمسن ہون اور اس عسرت
کے ساتھ گھر ہی مین اپنے بھتیجون سے جنکی پرورش جناب امیر علیہ السلام سے ہی
متعلق ہو بیاہ دیا ہو کہ وہ دونون خود بھی ہمسن اور ازواج بھی ہمعمر و ہمسن ہون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ضرورت امداد و رفت بہی خصوصاً بوجہ اسکے کہ اسما بنت عمیس مادر حضرت عبداللہ و محمد و عون فرزندان جعفر جناب امیرؑ کی زوجیت مین ہمیشہ ہمہ وقت رہتی تہے اور پردہ شرعی مانع و عایق اسکا تہا پس ایسی صورتون مین عموماً عقد مین تعجیل کیجاتی ہے اگرچہ احد الزوجین صغیر ہون چہ جائیکہ حد بلوغ شرعی پر پہونچ بہی گئے ہون چنانچہ جناب رسالتمآبؐ نے بہی رقیہ و ام کلثوم کا عقد ساتہی کیا تہا پس اس سے بہی معلوم ہوا کہ عقد حضرت زینبؑ و ام کلثوم کا زمانہ خلافت خلیفہ اول ہی مین انجام پا گیا تہا اور وفات محمد بن جعفر جنگ صفین کے بعد ہو چنانچہ اصابہ مین ہے کہ محمد بن جعفر جناب امیر علیہ السلام کے ساتہہ شریک معرکہ صفین رہے عبید اللہ بن عمر معاویہ کیطرف سے اور محمد بن جعفر جناب امیرؑ کیطرف سے میدان مین لڑنے گئے دونوں مین لڑائی ہوئی ایک نے دوسرے کو مار ڈالا اور دونوں وہین قتل ہوے اور بعض کا بیان ہے کہ محمد بن جعفر محمد بن ابی بکر کے ساتہہ مصر مین تہے اور بعد شہادت محمد بن ابی بکر مخفی ہوے اور وہاں سے فلسطین گئے اور ایک شخص نے اونکے مادری رشتہ دارون سے حفاظت کی اور معاویہ کے ظلم و ستم سے نجات دی اور یہی امر محقق ہے انتہے عبارۃ الاصابہ بہر کیف بعد وفات محمد بن جعفر حضرت ام کلثوم یقیناً معرکہ کربلا تک زندہ رہین اور پہر کسی سے عقد نہین ہوا کیونکہ سابقاً اہلسنت کی روایات کا یہ بیان کہ بعد محمد انکا عبداللہ سے ہوا غلط ہو چکا ہے اور سواے عبداللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلسنت کے یہان بھی کسیکا نام نہین ہے پس معلوم ہوا کہ یہی امر صحیح ہے اور دعواے عقد ثالث و رابع مثل دعواے عقد عمر محض غلط و افترا ہے باقی رہی وفات حضرت ام کلثوم پس اہلسنت کی یہین تین قول ہین ایک یہہ کہ قبل عبداللہ وفات کیا دوسرے یہ کہ بعد عبداللہ تیسرا واہی وہی قول ہے کہ عہد معاویہ مین زید کے ساتھ وفات کیا جسکا بطلان سابقا مذکور ہوا کہ وہ دوسرے ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ عمر اور زید ہے کہ بجہت اشتراک نام ایک ام کلثوم کا تمام دوسرے ام کلثوم کیطرف منسوب ہوا اور اصل یہی ہے کہ وفات حضرت ام کلثوم و حضرت زینب علیہا السلام بعد معاودت مدینہ از کربلا دفعتا واقع ہوئی کہ دونوں معظمہ نے اپنے بھائی سید الشہدا روحی لہ الفدا کی مصیبت مین رو رو کر جان دی اور چونکہ وفات اون دونون معظمہ کے اور عبداللہ بن جعفر کے کہ شوہر تھے قریب زمانہ مین ہوی کسیتے پہلے عبداللہ کہا کسینے بعد عبداللہ کہا حالانکہ منشا اون قائلین اور ناقلین کا تعین کرنا زمانہ کا تھا مگر ناواقفون نے بوجہ اپنی غلط فہمی کے اسی قرب وفات سے اونکی زوجیت کے قائل ہوے هذا ما تیسر لی فی هذا المقام بفضل اللہ الفضل المنعام و لاغرو انکم ترک الاوائل للاواخر وللارض نصیب من کاس الکرام والحمد للہ اولا و آخرا والصلوۃ علی نبیہ واهل بیتہ الطاهرین ما تعاقبت اللیالی والایام

تمت

اعلان ـ یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے اہلسنت نہ اسے دیکھین نہ خرید کریں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas